عمران سیریز
سپیشل نمبر
جناتی دنیا
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

سپیشل نمبر

جناتی دنیا

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

ذیشان کتاب گھر اینڈ
سپورٹس

یوسف

ناشران ------- اشرف قریشی
------------ یوسف قریشی
نٹر -------- محمد یونس
-------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
پے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول " جناتی دنیا" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول کا نام یقیناً آپ کو چونکا دے گا۔ یہ ناول واقعی جنات کی دنیا کی کہانی ہے۔ جنات ایک حقیقت ہیں لیکن ان کی طبعی ساخت اس قسم کی ہے کہ وہ انسانوں کو نظر نہیں آتے لیکن ان کے وجود سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جس طرح خیر و شر میں آویزش انسانی دنیا میں چلی آ رہی ہے اسی طرح خیر و شر کی آویزش سے جناتی دنیا بھی خالی نہیں ہے لیکن چونکہ اس آویزش میں انسان عام طور پر داخل نہیں ہوتا اس لئے یہ آویزش انسانوں کی نظروں سے اوجھل رہتی ہے لیکن اس بار اس آویزش میں عمران کو داخل ہونے کا موقع مل گیا ہے اس لئے " جناتی دنیا" آپ کے سامنے آشکار ہو رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میرے کچھ قارئین اسے مکمل طور پر فرضی اور تخیلی کہانی سمجھیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس ناول میں جنات کی دنیا کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ محض خیالی اور تخیلی نہیں ہے۔ وہ قارئین جن کا کسی نہ کسی انداز میں اس دنیا سے رابطہ اور تعلق رہتا ہے وہ یقیناً میری اس بات کی تصدیق کریں گے کیونکہ میں نے اس ناول میں جو کچھ لکھا ہے اس میں بہت سی باتوں کا میں عینی شاہد بھی ہوں اور بہت سے واقعات ذاتی طور پر

میرے علم میں رہے ہیں۔ چونکہ اس سے پہلے خیر و شر کی آویزش میرے تحریر کردہ ناول جن میں مثالی دنیا، سفلی دنیا، بلیک ورلڈ اور بلیک پاور تو سرفہرست ہیں۔ قارئین نے بے حد پسند کئے ہیں اس لئے خیر و شر کی اس چھپی ہوئی سطح کو میں نے قارئین کے سامنے بے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے اور شاید یہ کسی بھی زبان میں لکھا گیا پہلا ناول ہے جس میں ان حقیقتوں کو اس طرح کھل کر بے نقاب کیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس پراسرار اور ان دیکھی لیکن حقیقی دنیا کے بارے میں پڑھ کر قارئین کو پہلی بار یہ معلوم ہو گا کہ ان کے ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔ البتہ یہ بات میں پہلے ہی قارئین کے گوش گزار کر دینا چاہتا ہوں کہ اس ناول کو پڑھنے کے بعد اس دنیا سے متعلق اپنے کسی قسم کے بھی مسائل کے سلسلے میں مجھ سے کسی طرح کا بھی رابطہ نہ کریں کیونکہ میں اس سلسلے میں عملی طور پر ان کی کسی طرح بھی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ البتہ ناول کے متعلق اپنی آرا۔ سے مجھے ضرور مطلع کریں کیونکہ آپ کی آرا۔ حقیقتاً میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں لیکن اس دلچسپ اور پراسرار ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

فورٹ عباس سے ضیاالرحمٰن تبسم لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر "سپیشل ایجنٹ برونو" تو بے حد پسند آیا ہے۔ آپ نے اب تک کیپٹن شکیل پر کوئی خصوصی ناول نہیں لکھا حالانکہ یہ ہمارا پسندیدہ کردار ہے"۔

محترم ضیاالرحمٰن تبسم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ کیپٹن شکیل پر خصوصی ناول "پاور ایجنٹ" تو شائع ہو چکا ہے۔ شاید آپ کی نظروں سے نہیں گزرا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

حویلی لکھا سے محمد یٰسین لکھتے ہیں۔ "ہم سب دوست آپ کے ناول انتہائی شوق سے پڑھتے ہیں کیونکہ آپ کا طرز تحریر ہی ایسا ہے کہ ایک بار ناول شروع کر لینے کے بعد اسے ختم کئے بغیر اس پر سے نظریں ہٹانا ہی دشوار ہو جاتا ہے۔ وادی مشکبار پر آپ کا ناول "بیس کیمپ" انتہائی شاندار ناول ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس پر مزید ناول بھی لکھتے رہیں گے"۔

محترم محمد یٰسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے پر آپ کا اور آپ کے دوستوں کا بیحد مشکور ہوں۔ وادی مشکبار تحریک ایک مقدس تحریک ہے اس لئے اس پر انشاء اللہ آئندہ بھی ناول لکھتا رہوں گا۔ امید ہے آپ بھی آئندہ خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے محمد ندیم لکھتے ہیں۔ "طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں اور آپ کے ناول مجھے بیحد پسند ہیں لیکن ایک شکایت ہے کہ جب سے کرنل فریدی کافرستان چھوڑ کر گیا ہے آپ نے عمران فریدی پر مشترکہ ناول لکھنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ ان دونوں پر مشترکہ ناول ضرور لکھیں"۔

محترم محمد ندیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد

شکریہ۔ کرنل فریدی اور عمران کا مشترکہ ناول "گرین ڈیتھ" حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ شاید یہ ناول آپ کی نظروں سے نہیں گزرا ورنہ آپ شکایت نہ کرتے۔ انشاء اللہ آئندہ بھی اس سلسلے میں ناول شائع ہوتے رہیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کوٹ اللہ دین ساہیوال سے غلام عباس لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول ایک بار نہیں کئی بار پڑھے ہیں اور اب تو یہ حالت ہے کہ ایک لحاظ سے آپ کے ناول مجھے زبانی یاد ہو گئے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمیں آپ کے ناول کس قدر پسند ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ ہمارے پسندیدہ کردار ٹائیگر پر ضرور علیحدہ خصوصی ناول لکھیں"۔

محترم غلام عباس صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ ٹائیگر پر انشاء اللہ جلد ہی خصوصی ناول لکھنے کی کوشش کروں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا اخبارات پڑھ رہا تھا جبکہ سلیمان باورچی خانے میں ناشتہ تیار کرنے میں مصروف تھا۔ چونکہ آج ناشتے کو قدرے دیر ہو گئی تھی اس لئے عمران بار بار کلائی کی گھڑی میں وقت دیکھتا اور پھر اخبار کے مطالعہ میں مصروف ہو جاتا۔

"کیا بات ہے جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ آج ناشتے میں سری پائے تو نہیں پک رہے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا لیکن عمران اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ سلیمان ٹرالی دھکیل کر لے آنے کی بجائے ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہو رہا تھا۔

"آج سپیشل ناشتہ تھا۔ اس لئے دیر ہو گئی"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرے میں رکھا ہوا دودھ کا گلاس اور ساتھ ہی ایک پلیٹ دلیہ اٹھا کر میز پر رکھی اور واپس

مڑنے لگا۔

"یہ۔یہ کیا ہے"...... عمران نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ناشتہ ہے"...... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"یہ ناشتہ ہے۔کیا مطلب۔وہ توس۔شہد۔مکھن۔بالائی۔ انڈے اور چائے۔وہ کہاں ہیں۔یہ ایک پلیٹ دلیہ اور ایک دودھ کا گلاس۔کیا مطلب"...... عمران نے حقیقتاً حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ کا حکم ہے جناب کہ آپ کو آئندہ ایسا ناشتہ دیا جائے۔اس لئے مجبوری ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"بڑی بیگم صاحبہ۔تمہارا مطلب ہے کہ اماں بی کا حکم ہے۔کیا مطلب۔کب دیا ہے انہوں نے یہ حکم اور کیوں"...... عمران نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کل بڑی بیگم صاحبہ کو سلام کرنے گیا تھا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ میں آپ کو کیا کھلاتا ہوں۔کیونکہ ان کا خیال تھا کہ آپ کی صحت کمزور ہوتی جا رہی ہے اور آپ کا رنگ بھی کالا ہوتا جا رہا ہے۔ میں نے انہیں پوری تفصیل بتا دی چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ اب یہ نیا ناشتہ آپ کو دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ آئندہ آپ کو چائے قطعاً نہ دی جائے"...... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم نے اپنے ناشتے کی تفصیل بتائی تھی انہیں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔میں نے انہیں بتایا تھا کہ میں تو ناشتہ کرتا ہی نہیں کیونکہ آپ کے ناشتے کے بعد کچھ بچتا ہی نہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔تو تم ناشتہ نہیں کرتے اور وہ جو ناشتے میں حریرے کھاتے رہتے ہو۔وہ حریرہ بادام۔حریرہ خشخاش اور حریرہ فلاں اور حریرہ فلاں۔وہ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"انہیں حریرہ جات کہا جاتا ہے۔ناشتہ تو نہیں کہا جاتا"۔ سلیمان نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"سنو۔اٹھاؤ یہ دودھ کا گلاس اور دلیے کی پلیٹ اور ناشتہ لے کر آؤ اور ساتھ چائے۔سمجھے۔یہ میرا حکم ہے"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی بہتر"...... سلیمان نے بڑے سعادت مندانہ لہجے میں کہا اور دلیے کی پلیٹ اور دودھ کا گلاس اٹھا کر اس نے واپس ٹرے میں رکھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہونہہ۔دودھ کا گلاس اور دلیہ۔مجھے مریض سمجھ لیا ہے"۔عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوبارہ اخبار اٹھا لیا۔لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور سلیمان واپس نہ آیا تو عمران نے اخبار میز پر پھینک دیا۔

"سلیمان کیا ہو رہا ہے۔اتنی دیر ہو گئی ہے اور ناشتہ نہیں آیا۔کیا کر رہے ہو"...... عمران نے اونچی آواز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"ناشتہ تو آیا تھا جناب۔لیکن آپ نے واپس کر دیا۔اب آپ بچے

تو نہیں ہیں کہ میں آپ کو بہلا پھسلا کر یا زبردستی ناشتہ کراتا"۔
سلیمان نے وہیں سے ہی جواب دیا۔

"پھر وہی بات۔ میں نے تمہیں جو حکم دیا تھا۔ اس کی تعمیل کرو"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم پر بڑی بیگم صاحبہ کا حکم حاوی ہے جناب۔ اس لئے مجبوری ہے اور اب تو یہ ناشتہ بھی نہیں مل سکتا کیونکہ یہ بھی ختم ہو چکا ہے"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اماں بی کا حکم وہاں کوٹھی پر چلتا ہوگا سمجھے یہاں میرا حکم چلے گا۔ لے آؤ ناشتہ"...... عمران نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہمارے معاشرے میں خواتین کا حکم چلتا ہے جناب۔ جب تک آپ کی شادی نہیں ہو جاتی۔ آپ کی والدہ کا حکم چلے گا اور جب آپ کی شادی ہو جائے گی تو آپ کی بیگم صاحبہ کا حکم چلے گا اور جب آپ بوڑھے ہو جائیں گے تو پھر آپ کی صاحبزادیوں کا حکم چلے گا آپ کا حکم بہرحال نہیں چل سکتا۔ مجبوری ہے"...... جواب میں سلیمان نے فلسفہ بگھارتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ حریرے کھا کھا کر تم اب بڑے فلسفی بن چکے ہو۔ لیکن مجھے ناشتہ چاہئے۔ فلسفہ نہیں چاہئے۔ سمجھے۔ لے آؤ ناشتہ"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں بڑی بیگم صاحبہ سے پوچھ لوں۔ پھر جیسے وہ حکم دیں گی ویسے ہی ہوگا"...... چند لمحوں بعد سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے

کہا۔

"دیکھو سلیمان۔ تم میرے باورچی ہو۔ سمجھے۔ تنخواہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ تمہاری تنخواہوں کا بل میرے ذمے واجب الادا ہے لیکن بہرحال اسے میں نے ہی ادا کرنا ہے۔ اس لئے پیارے سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ پلیز ناشتہ لا دو"...... عمران نے بڑے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو میں نہیں کرتا۔ بڑی بیگم صاحبہ سے آپ خود بات کر لیں۔ لیکن یہ بات نوٹ کر لیں کہ بڑی بیگم صاحبہ کی اجازت کے بغیر آپ کو آپ کا مطلوبہ ناشتہ نہیں مل سکتا"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر جا کر ہوٹل سے ناشتہ کر لیتا ہوں"...... عمران نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ظاہر ہے یہ سب کچھ ڈرامہ تھا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ سلیمان اسے تنگ کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہا ہے۔

"بے شک کر لیں۔ بڑی بیگم صاحبہ کا فون آئے گا تو میں انہیں بتا دوں گا"...... سلیمان نے کہا تو عمران اس طرح واپس کرسی پر ڈھیر ہو گیا جیسے اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو۔

"یا اللہ۔ اب میں کیا کروں"...... عمران نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"دودھ کا گلاس پیئیں اور دلیہ کھائیں اور اللہ کا شکر ادا کریں۔ لے آؤں"...... سلیمان نے کہا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ لے آؤ۔ اب مجھے اماں بی کے پاس جا کر انہیں قائل کرنا پڑے گا۔ ورنہ یہ ناشتہ تو نہیں چل سکے گا"...... عمران نے بے بس ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ وعدہ کریں کہ آپ زیادہ چائے نہیں پیئیں گے تو میں اپنے خصوصی اختیارات استعمال کر کے آپ کو آپ کا مطلوبہ ناشتہ دے سکتا ہوں"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارے اختیارات اماں بی کے حکم کے باوجود بھی استعمال ہو سکتے ہیں"...... عمران نے اس انداز میں آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"جی ہاں۔ بڑی بیگم صاحبہ کو آپ کا پتہ ہے کہ آپ نے بچوں کی طرح مچل جانا ہے۔ اس لئے انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ اگر آپ زیادہ مچلیں تو آپ کو ایک کپ چائے کا دے دیا جائے اور بس"۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اماں بی نے صرف چائے سے منع کیا ہو گا اور یہ دودھ کا گلاس اور دلیہ کی میخ تم نے خود ہی لگا دی ہے۔ کیوں"۔ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے کہا تھا کہ جب آپ چائے مانگیں آپ کو دودھ کا گلاس دے دیا جائے اور ظاہر ہے دودھ کے گلاس کے ساتھ تو دلیہ ہی کھایا جا سکتا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

"تمہارا اب علاج کرانا ہی پڑے گا۔ تم ضرورت سے زیادہ ہی

پھیلتے جا رہے ہو"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ بولنے والا کوٹھی کا بوڑھا ملازم احمد دین ہے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ بابا احمد دین۔ کیا حال ہیں آپ کے"...... عمران نے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے چھوٹے صاحب۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے"...... دوسری طرف سے بابا احمد دین نے دعائیں دیتے ہوئے کہا۔

"اماں بی کیا کر رہی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بڑی بیگم صاحبہ اپنے کمرے میں ہیں چھوٹے صاحب"...... بابا احمد دین نے جواب دیا۔

"ان سے میری بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"جی اچھا"...... بابا احمد دین نے کہا۔

"خیریت ہے عمران۔ اتنی صبح صبح فون کیا ہے"...... چند لمحوں بعد اماں بی کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم اماں بی۔ بس دل چاہا کہ آپ کو سلام کیا جائے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"وعلیکم السلام۔ یہ تمہارا دل صرف فون کرنے کو ہی چاہتا ہے۔

یہاں آتے ہوئے تمہارے پیروں کی مہندی اترتی ہے۔یہاں آکر سلام نہیں کر سکتے۔کیوں"...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اماں بی۔میرا تو بڑا دل چاہتا ہے لیکن سلیمان کا کہنا ہے کہ میں ناشتہ کئے بغیر کہیں نہ جاؤں۔اس لئے مجبوری ہے اور پھر ناشتے کے بعد کوئی نہ کوئی کام پڑ جاتا ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر سلیمان پر بات رکھتے ہوئے کہا۔

"سلیمان ٹھیک کرتا ہے۔مجھے معلوم ہے کہ تم ناشتہ کئے بغیر بھاگ جاتے ہو گے اور پھر پورا دن چائے پی پی کر اپنے آپ کو تباہ کرتے رہتے ہو۔اور ہاں۔مجھے کل سلیمان بتا رہا تھا کہ تم آج کل بہت چائے پینے لگ گئے ہو۔کیوں۔کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چائے نقصان دیتی ہے"...... اماں بی نے کہا۔

"اماں بی۔چائے پینے سے جسم میں چستی پھرتی آجاتی ہے۔دماغی صلاحیتیں بڑھ جاتی ہیں"...... عمران نے چائے کی خوبیاں گنوانا شروع کر دیں۔

"تمہارا مطلب ہے کہ جو لوگ چائے نہیں پیتے۔وہ کاہل اور سست ہوتے ہیں اور وہ ذہنی طور پر بھی پاگل ہو جاتے ہیں کیوں اور یہ تم نے چستی پھرتی کا کیا کرنا ہے۔کیا سرکس میں کام کرتے ہو تم"۔ اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا اماں بی۔وہ دراصل ....." عمران نے ہچکچاتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اماں بی خود چائے نہیں

پیتیں۔اس لئے بات ان پر بھی جا سکتی تھی کہ وہ کاہل، سست اور ذہنی طور پر کند ہیں۔

"سنو۔میں نے سلیمان کو کہہ دیا ہے کہ اب تمہاری چائے بند کر دے۔بس زیادہ سے زیادہ ناشتے میں ایک کپ پی لیا کرو۔سمجھے۔اب اگر مجھے معلوم ہوا کہ تم نے زیادہ چائے پی ہے تو پھر میں دیکھوں گی تمہاری چستی، پھرتی اور دماغی صلاحیتیں"...... اماں بی نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اماں بی۔میں تو بے حد کم چائے پیتا ہوں۔بس یہی زیادہ سے زیادہ روزانہ بیس پچیس پیالیاں۔اب اس سے کیا ہوتا ہے۔اتنی چائے سے تو کچھ نہیں بگڑتا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔بیس پچیس پیالیاں روزانہ۔کیا کہہ رہے ہو...... سلیمان تو کہہ رہا تھا کہ تم چار پانچ پیالیاں روز پیتے ہو۔تو کیا واقعی تم بیس پچیس پیالیاں چائے روز پیتے ہو۔اوہ خدایا"...... اماں بی نے بے حد پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اماں بی۔بیس پچیس پیالیاں دودھ کی چائے کی نہیں۔چائے تو صرف ذائقہ بدلنے کے لئے ڈال دیتا ہوں ان میں"...... عمران نے جلدی سے بات بناتے ہوئے کہا۔اسے معلوم تھا کہ اس کی چائے ہمیشہ کے لئے بھی بند ہو سکتی ہے۔

"لیکن کیوں ڈلتے ہو اس میں چائے۔یہ تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کی

ناشکری ہے۔ ٹھیک ہے میں نے آج سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جانا ہے۔ میں انہیں کہوں گی کہ وہ دعا کریں کہ تمہیں اس نامراد چائے سے نجات مل جائے۔ ہونہہ۔ موئے کافروں کا مشروب۔ خواہ مخواہ صحت کا نقصان"...... اماں بی نے اس بار قدرے دھیمے لہجے میں کہا اور عمران نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا کہ بات بن گئی ہے ورنہ نجانے کیا قیامت آجاتی۔

"میرا بھی سلام عرض کر دیں شاہ صاحب کے حضور میں اماں بی۔ سلیمان کے لئے بھی دعا کرائیں۔ وہ نجانے کون کون سے حریرے کھاتا رہتا ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا کیونکہ سلیمان ناشتے کی ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آرہا تھا۔

"اچھا کرتا ہے۔ حریرے تو مقوی غذا ہوتے ہیں۔ بیچارہ سارا دن کولہو کے بیل کی طرح کام میں جتا رہتا ہے"...... اماں بی نے سلیمان کی طرفداری کرتے ہوئے کہا اور عمران نے چونکہ سلیمان کی بات کرتے کرتے جان بوجھ کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا تاکہ اماں بی جب سلیمان پر غصے ہوں تو سلیمان بھی سن لے۔ لیکن اماں بی نے تو الٹا سلیمان کی طرفداری کر دی تھی۔ اس لئے عمران نے بے اختیار منہ بنالیا جبکہ سلیمان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"لیکن اماں بی۔ بیل تو حریرے نہیں کھاتے۔ وہ تو چارہ کھایا کرتے ہیں"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس بس۔ اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو۔ یہ مذاق نہیں ہے۔

ہمارے دین کا حکم ہے کہ جو خود کھاؤ وہی اپنے ملازموں کو کھلاؤ بلکہ اپنے سے زیادہ اچھا کھلاؤ"...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اماں بی۔ اچھا خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس دوران سلیمان نے ناشتہ میز پر لگا دیا تھا۔

"آپ نے سن لی بڑی بیگم صاحبہ کی بات۔ اس لئے آئندہ میرے حریرہ جات پر کوئی اعتراض نہ ہوگا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کولہو کے بیل صاحب۔ ہم بھلا کون ہوتے ہیں اعتراض کرنے والے"...... عمران نے کہا اور ناشتے میں مصروف ہو گیا۔

"آپ کو شاید ابھی معلوم نہیں کہ جس کولہو کو بیل کھینچتا ہے اس کولہو میں جو کچھ ڈالا جاتا ہے اس کا کیا حشر ہوتا ہے"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے واپس چلا گیا اور عمران اس کے خوبصورت اور طنزیہ جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر عمران نے ابھی ناشتہ ختم ہی کیا تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"دیکھنا سلیمان۔ یہ صبح صبح کون آگیا"...... عمران نے اخبار اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا"...... سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر اس کے قدموں کی آواز راہداری میں گونج اٹھی۔

"کون ہے"...... سلیمان کی آواز سنائی دی۔ وہ یقیناً دروازہ کھولنے سے پہلے عادت کے مطابق پوچھ رہا تھا۔

"عمران صاحب سے ملنا ہے"...... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ یہ آواز اس کے لئے نامانوس تھی۔ پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب سے کہو کہ اختاش ملنے آیا ہے"...... وہی بھاری آواز سنائی دی اور عمران یہ نام سن کر چونک پڑا۔ اختاش عجیب سا نام تھا۔

"آیئے۔ تشریف لایئے"...... سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور عمران سلیمان کے جواب سے ہی سمجھ گیا کہ آنے والا کوئی مرعوب کن شخصیت کا مالک ہے۔ ورنہ سلیمان تو اچھے اچھوں سے مرعوب ہونے والا نہیں۔

"کوئی صاحب ہیں اختاش صاحب"...... تھوڑی دیر بعد سلیمان نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی غیر ملکی ہیں"...... عمران نے اخبار رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"غیر ملکی تو نہیں ہیں لیکن انہیں دیکھ کر نجانے دل کیوں سہم سا گیا ہے"...... سلیمان نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل کر ملحقہ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم"...... عمران نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا ایک قوی ہیکل آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے جسم پر مقامی لباس تھا۔ لیکن لباس خاصا قیمتی تھا۔ اس آدمی کی چھوٹی سفید داڑھی تھی جو اس کے بھرے ہوئے چہرے پر بے حد خوبصورت لگ رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں تیز سرخی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس نے اپنی آنکھوں میں باقاعدہ سرخی ڈال رکھی ہو۔ اس کا چہرہ اور شخصیت واقعی بے حد بارعب تھی۔

"وعلیکم السلام۔ میرا نام اختاش ہے اور مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے آپ کے پاس بھیجا ہے"...... اختاش نے بھاری لہجے میں جواب دیا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"تشریف رکھیں"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ ویسے اسے مصافحے سے ہی آنے والے کی جسمانی طاقت کا اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا لیکن عمران سید چراغ شاہ کے حوالے پر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"فرمایئے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ سید چراغ شاہ صاحب کے حوالے کے بعد اسے بہرحال سنجیدہ ہونا پڑا تھا۔

"آپ کی والدہ صاحبہ بھی سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جاتی رہتی ہیں اور آپ بھی ایک بار وہاں گئے تھے اور آپ نے سفلی دنیا کے خلاف کام کرتے ہوئے ایک شیطانی طاقت گمباگا کو بھی ہلاک کیا تھا"۔

اختاش نے کہا۔

"جی ہاں۔آپ فرمائیں آپ کو کیا کام ہے اور میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا تعلق بھی اسی قوم سے ہے جس سے گمباگا کا تعلق تھا"۔ اختاش نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اسے یاد تھا کہ سفلی دنیا والے کیس میں گمباگا نے اپنا تعلق قوم جنات سے بتایا تھا۔

"کیا۔کیا مطلب۔کیا آپ کا تعلق قوم جنات سے ہے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ لاشعوری طور پر سامنے بیٹھے ہوئے اختاش کو دیکھنے لگا۔اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا اور اس نے کافی اور سنیکس میز پر لگانے شروع کر دیئے۔اختاش خاموش بیٹھا رہا۔کافی اور سینکس میز پر رکھ کر سلیمان باہر چلا گیا۔

"میں آپ کے ملازم کے سامنے بات نہ کرنا چاہتا تھا۔میرا تعلق واقعی قوم جنات سے ہے۔میں اختاش قبیلے کا سردار ہوں ہمارے ہاں قبیلے کے سردار کا نام قبیلے کے نام پر ہی رکھا جاتا ہے۔مجھے آپ سے ملنے کے لئے اس روپ میں یہاں آنا پڑا ہے"...... اختاش نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اسی لئے آپ کی آنکھوں میں تیز سرخی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔اصل میں ہماری آنکھوں کی ساخت انسانوں سے مختلف ہوتی ہے۔انسانوں کی آنکھوں میں سیاہ پتلی گول ہوتی ہے جبکہ

ہماری آنکھوں میں سیاہ پتلی لمبی ہوتی ہے۔اس کو چھپانے کے لئے ہمیں آنکھوں کو سرخ کرنا پڑتا ہے"...... اختاش نے جواب دیا۔

"آپ آنکھوں پر گاگل بھی تو لگا سکتے ہیں"...... عمران نے ہاٹ کافی بناتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔گاگل میری جیب میں ہے لیکن میں یہاں اسے لگانا نہ چاہتا تھا"...... اختاش نے جواب دیا۔

"لیجئے"...... عمران نے کافی کی پیالی اختاش کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی سنیکس کی پلیٹ بھی رکھ دی۔

"شکریہ"...... اختاش نے کہا اور پیالی اٹھا کر اس نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کافی کی چسکی لی۔

"میں آپ کا کیا کام کر سکتا ہوں۔میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔میں زیادہ تفصیل میں تو نہیں جانا چاہتا کیونکہ یہ اس کا موقع نہیں ہے۔مختصر طور پر اتنا بتا دیتا ہوں کہ جس طرح آپ انسانوں میں مختلف مذاہب کے ماننے والے ہوتے ہیں اسی طرح ہم جنات میں بھی مختلف مذاہب کے پیروکار ہوتے ہیں۔الحمد اللہ میں مسلمان ہوں اور میرا قبیلہ بھی مسلمان ہے۔ہم یہیں پاکیشیا کے دارالحکومت میں ہی رہتے ہیں۔جس طرح آپ کا تعلق کسی ملک سے ہوتا ہے اسی طرح ہمارا تعلق ملک کی بجائے کسی نہ کسی بڑے قبیلے سے ہوتا ہے۔اس لئے آپ جسے ملک کہتے ہیں ہم اسے قبیلہ کہتے ہیں۔

ہمارا تعلق جس بڑے قبیلے سے ہے اس کا نام اخنوخ ہے اور ہمارا قبیلہ پاکیشیا میں ہی رہتا ہے۔ جس طرح انسانوں میں سے انسان شیطان کے پیروکار ہو جاتے ہیں اسی طرح جنات میں سے بھی قبیلے کے قبیلے شیطان کے پیروکار ہوتے ہیں اور ان کا کام ہی شر پھیلانا ہوتا ہے۔ اسی طرح کا ایک قبیلہ جو مصر کے صحرا میں رہتا ہے۔ اس کا نام کنٹیلا قبیلہ ہے۔ یہ پورے کا پورا قبیلہ شیطان کا پیروکار ہے اور اس نے پوری دنیا کے جنات میں اودھم مچا رکھا ہے۔ اس کا سردار کنٹیلا چاہتا ہے کہ اخنوخ قبیلے کو یا تو شیطان کا پیروکار بنا دیا جائے یا پھر اسے ختم کر دیا جائے۔ اس کے لئے اس نے ہمارے قبیلے میں سے بھی بہت سے افراد اپنے ساتھ ملائے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے ہمارے قبیلے کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ ہمارے قبیلے کی ایک مرکزی کونسل ہوتی ہے جو تمام اہم فیصلے کرتی ہے۔ چنانچہ ہماری مرکزی کونسل جس کو ہم گھو کہتے ہیں کا میں بھی ممبر ہوں اور چونکہ میرا قبیلہ سب قبیلوں سے بڑا ہے اس لئے میں گھو کا سرپنچ بھی ہوں۔ ہم نے جب بیٹھ کر اس بارے میں غور کیا تو ہم نے سوچا کہ اس سلسلے میں کسی نیک بزرگ کی خدمات حاصل کی جائیں کیونکہ ہم باوجود کوشش کے اس قبیلے کے سردار کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ میں سید چراغ شاہ صاحب سے جا کر ملا۔ وہ ہمارے بھی مرشد ہیں۔ انہوں نے مجھے آپ کے پاس بھیج دیا ہے اور کہا ہے کہ سردار کنٹیلا کو جب تک ہلاک نہ کیا جائے گا اس وقت تک یہ قبیلہ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئے گا انہوں نے کہا ہے

کہ اگر آپ اس سلسلے میں کام کریں تو اللہ تعالیٰ کی خوشی اور رضامندی کا باعث ہو گی"...... اختاش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ سنتا رہا۔ اس کے لئے یہ سب کچھ واقعی نیا تھا۔

"کیا آپ پڑھے لکھے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن آپ کی طرح ہم کالجوں اور یونیورسٹیوں سے ڈگریاں نہیں لیتے۔ ہمارے اپنے مکتب ہوتے ہیں البتہ ہم انسانی زبانوں کا علم ضرور حاصل کرتے ہیں"...... اختاش نے جواب دیا۔

"ادریس علیہ السلام کا مطلب تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن اخنوخ شاید پیغمبر حضرت ادریس علیہ السلام کا نام ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ نے درست کہا ہے۔ اختاش ہماری خاص زبان کا لفظ ہے اور ہماری زبان میں اختاش رحمدل کو کہتے ہیں"...... اختاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کنٹیلا اور گھو بھی آپ کی زبان کے الفاظ ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن یہ الفاظ آپ کی زبان میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ کنٹیلا کانٹے دار کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ قبیلہ صحرا میں رہتا ہے جہاں صرف کانٹے دار جھاڑیاں ہوتی ہیں اور پھر اس کی سرشت بھی کانٹے دار ہے اس لئے اسے کنٹیلا کہا جاتا ہے۔ گھو دراصل گچھے کا بگڑا ہوا لفظ ہے گچھا آپ کی زبان میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے مجموعہ

چونکہ مرکزی کونسل بھی قبیلے کے سرداروں کا مجموعہ ہوتا ہے اس لئے اسے کھو کہتے ہیں"...... اختاش نے جواب دیا۔

"بہت خوب۔ آپ تو عالم فاضل ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات ابھی تک نہیں آئی کہ میں کسی جن قبیلے کے خلاف کیا کر سکتا ہوں اور کس طرح اس کنٹیلا کو ہلاک کر سکتا ہوں۔ ظاہر ہے میں جن تو نہیں ہوں اور یہ کام تو بہرحال جنات کا ہی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ انسانوں کی تخلیق سے پہلے جنات تخلیق ہو چکے تھے لیکن بہرحال انسانوں کو جنات پر فضیلت حاصل ہے جو آپ کا ذہن ہے اور جو کچھ آپ کر سکتے ہیں وہ ہم نہیں کر سکتے اور کنٹیلا جس قسم کا جن ہے اور جس قدر شاطر ہے اس کا مقابلہ بہرحال ہم نہیں کر سکتے اور اگر آپ نے ہماری مدد نہ کی تو پھر نتیجہ یہ ہوگا کہ اخنوخ قبیلہ یا تو اسلام چھوڑ کر شیطان کا پیروکار ہو جائے گا یا پھر فنا ہو جائے گا۔ اسے یوں سمجھئے کہ پاکیشیا کے کروڑوں مسلمانوں کے بارے میں آپ کو خطرہ ہے کہ یہ لوگ شیطان کے زیر اثر ہو جائیں گے یا کروڑوں انسان ہلاک کر دیئے جائیں گے تو کیا آپ پھر بھی حرکت میں نہ آئیں گے"...... اختاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن ظاہر ہے کہ انسانوں اور جنوں میں طبعی طور پر اور ساخت کے لحاظ سے بے حد فرق ہوتا ہے۔ مثلاً آپ

جنات انسانوں کو دیکھ سکتے ہیں لیکن انسان آپ کو نہیں دیکھ سکتے۔ آپ انسانوں اور جانوروں کا روپ بھی دھار سکتے ہیں لیکن انسان یہ بھی نہیں کر سکتا۔ پھر آپ کے کام کرنے کا انداز بہرحال انسانوں سے مختلف ہوگا۔ آپ کے لئے زبان اور فاصلہ شاید کوئی حیثیت نہیں رکھتا لیکن انسانوں کو تو فاصلہ اور زمان ومکان کی حدود میں رہ کر کام کرنا پڑتا ہے۔ پھر جو ہتھیار انسان استعمال کرتا ہے ظاہر ہے وہ ہتھیار آپ جنات پر اثر انداز نہیں ہو سکتے ہوں گے۔ اسی طرح جنات کو ہلاک کرنے کا طریقہ بھی انسانوں سے مختلف ہوگا۔ یہ سارے کام میں کس طرح کر سکتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں نے خود یہ باتیں سید چراغ شاہ صاحب سے کی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر عمران تیار ہو جائے تو اسے ایسی طاقتیں دی جا سکتی ہیں جن کی مدد سے وہ جنات کا مقابلہ آسانی سے کر سکے گا۔ وہ صاحب تصرف بزرگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے حد روحانی قوتیں دی ہیں اور وہ انہیں انسانوں اور جنات کی بھلائی کے لئے استعمال کرتے رہتے ہیں"...... اختاش نے جواب دیا۔

"لیکن سید چراغ شاہ صاحب نے آخر میرا ہی انتخاب کیوں کیا۔ کیا قوم جنات میں سے کوئی ایسا جن نہیں ہے جو یہ کام کر سکتا ہو"۔ عمران نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کا انتخاب کیوں کیا ہے۔ بہرحال میں نے ان کا پیغام آپ تک پہنچا دیا ہے اب آپ جو جواب

دیں گے وہ میں ان تک پہنچا دوں گا"...... اختاش نے جواب دیا۔

"آپ برائے کرم میری طرف سے معذرت کر لیں کیونکہ میں اپنے آپ کو اس کام کا اہل نہیں سمجھتا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کو بہرحال مجبور نہیں کر سکتا۔ مجھے اجازت خدا حافظ"...... اختاش نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اختاش خاموشی سے ڈرائینگ روم سے نکلا اور راہداری سے گزر کر دروازے سے باہر چلا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اللہ تعالیٰ کی یہ دنیا بھی عجیب مخلوقات سے بھری ہوئی ہے۔ لیکن میں خواہ مخواہ ان جنات کے درمیان بھڑکتی ہوئی آگ میں کیوں کود دوں۔ خود ہی اپنا مسئلہ حل کریں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور واپس سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ دوبارہ اخبارات کا مطالعہ شروع کرے۔

ایک ویران علاقے میں واقع قدیم معبد کے اندر ایک آدمی آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا کپڑا لپٹا ہوا تھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ اس نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں اور سیدھا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا منہ دیوار کی طرف تھا۔ اس کا چہرہ اس قدر سرخ تھا جیسے آگ جل رہی ہو۔ اچانک معبد کے اس کمرے میں ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا ایک نوجوان داخل ہوا اور اس آدمی کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔

"آپ نے طلب فرمایا ہے جناب۔ یابس حاضر ہے"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو آنکھیں بند کئے بیٹھے ہوئے آدمی نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں میں بے حد سرخی تھی۔

"ہاں یابس۔ میں نے تمہیں طلب کیا ہے کیونکہ مجھے بڑے شیطان کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے کہ سردار کنتیلا کے خلاف خوفناک

سازش ہو رہی ہے اور اخنوخ قبیلہ جس کو کنٹیلا کے خلاف حرکت میں
لانا چاہتا ہے اگر وہ حرکت میں آگیا تو سردار کنٹیلا کو شدید نقصان بھی
پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے بڑے شیطان نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس سے پہلے
کہ وہ سردار کنٹیلا کے خلاف حرکت میں آئے ہم اس کے خلاف حرکت
میں آجائیں"...... اس آدمی نے بھاری لہجے میں کہا۔

" جناب موگ، سردار کنٹیلا تو بے حد طاقتور ہے اور اخنوخ قبیلے
والے تو سارے ہی سیدھے سادھے ہیں وہ کس طرح سردار کنٹیلا کو
نقصان پہنچا سکتے ہیں"...... نوجوان یابس نے کہا۔

" جس کی میں بات کر رہا ہوں یابس۔ وہ ہماری طرح جن نہیں
ہے انسان ہے۔ اس کا نام عمران ہے اور وہ پاکیشیا کے دارالحکومت
میں رہتا ہے۔ اس کی پشت پر بڑی بڑی نوری طاقتیں ہیں اور اس نے
بڑے شیطان کو کئی بار خوفناک زک پہنچائی ہے"...... موگ نے کہا تو
سامنے بیٹھا ہوا نوجوان چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے
تاثرات ابھر آئے۔

" لیکن جناب موگ۔ انسان جنوں کے سردار کو کیسے نقصان پہنچا
سکتا ہے۔ کیا وہ عامل ہے"...... یابس نے کہا۔

" نہیں وہ عامل نہیں ہے۔ ایک عام انسان ہے لیکن انسانوں کے
لحاظ سے وہ انتہائی خوفناک اور ناقابل تسخیر انسان سمجھا جاتا ہے۔ اس
میں بے پناہ ذہانت بھی ہے اور وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام بھی کرتا
ہے اور میں نے پہلے بتایا ہے کہ اس کے پیچھے بڑی بڑی نوری طاقتیں

ہیں اور یہ نوری طاقتیں اسے ایسی طاقتیں بھی بخش سکتی ہیں کہ وہ
سردار کنٹیلا کا خاتمہ کر دے"...... موگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر میرے لئے کیا حکم ہے"...... نوجوان یابس نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" بڑے شیطان کا حکم ہے کہ ہم اسے فوری طور پر ختم کر دیں"۔
موگ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ انکے حکم کی تعمیل ہم پر فرض ہے۔ آپ مجھے بتائیں
کہ وہ کہاں رہتا ہے۔ میں اسکا خاتمہ کر دوں گا"۔ یابس نے جواب دیا

" کس طرح ختم کرو گے اسے"...... موگ نے کہا۔

" میں اس کی جا کر گردن توڑ دوں گا"...... یابس نے بڑے مطمئن
سے لہجے میں کہا۔

" اس طرح تو الٹا تم اپنی گردن تڑوا بیٹھو گے۔ ہم نے اسے باقاعدہ
گھیرنا ہے اور پھر اسے ہلاک کرنا ہے"...... موگ نے کہا۔

" وہ کس طرح جناب موگ۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔ وہ مجھ
سے کیسے طاقتور ہو سکتا ہے۔ میں جن ہوں اور وہ انسان ہے اور جن
انسانوں سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں"...... یابس نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

" تم جسمانی طاقت کے لحاظ سے ہو سکتا ہے اس سے بڑھ کر ہو۔
لیکن اس کے پاس جسمانی طاقت کے ساتھ ساتھ ذہنی طاقت بھی ہے۔
تم نے گمباگا کے بارے میں تو سنا ہو گا جو بڑے شیطان کی خاص طاقت

تھی"...... موگ نے کہا۔

"ہاں نہ صرف سنا ہے بلکہ میں تو اس سے دو بار مل بھی چکا ہوں کیا ہوا ہے اسے"۔ یابس نے کہا تو موگ بے اختیار مسکرا دیا۔

"گمباگا جسمانی طور پر تم سے زیادہ طاقتور تھا یا نہیں"۔ موگ نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ مجھ سے ہزاروں گنا زیادہ طاقتور ہوگا"...... یابس نے جواب دیا۔

"اسے اسی عمران نے فنا کر دیا تھا"...... موگ نے جواب دیا تو یابس بے اختیار اچھل پڑا۔

"گمباگا کو فنا کر دیا اس انسان نے۔ یہ کیسے ممکن ہے جناب موگ۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... یابس نے کہا۔

"اس عمران اور گمباگا کے درمیان باقاعدہ جسمانی لڑائی ہوئی اور پھر اس عمران نے اسے زیر کر لیا اور پھر اسے آگ کے الاؤ میں ڈال کر فنا کر دیا۔ اب تم خود اندازہ کر سکتے ہو کہ وہ کس طرح کام کرتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ عام انسان ہوتا تو کیا اخنوخ قبیلہ سردار کنٹیلا کے مقابلے کے لئے عام انسان کو سامنے لے آنے کی کوشش کرتا اور بڑا شیطان بھی اس اطلاع پر فکر مند ہو جاتا۔ اس بات کو ذہن سے نکال دو کہ تم اسے آسانی سے ہلاک کر دو گے۔ بڑے شیطان نے مجھے یہ کام اس لئے سونپا ہے کہ اسے معلوم ہے کہ میں منصوبہ بنانے اور اس میں دوسروں کو جکڑ کر بے بس کر دینے کا ماہر ہوں۔ میں نے تمہیں اس لئے

بلایا ہے کہ تم میرے نائب ہو اور تم میں بھی ایسی خصوصیات موجود ہیں کہ تم آسانی سے شیطانی کھیل کھیل سکتے ہو"...... موگ نے کہا

"ٹھیک ہے۔ اب میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔ آپ بتائیں۔ آپ نے کیا منصوبہ بندی کی ہے"...... یابس نے کہا۔

"اس عمران کی چند خصوصیات ایسی ہیں جن کی بنا پر کوئی شیطانی حربہ اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ مثلاً شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار عورت ہوتی ہے اور عمران کا مزاج اور کردار ایسا ہے کہ وہ اس جال میں کسی طرح بھی نہیں پھنس سکتا۔ شیطان کا دوسرا بڑا حربہ دولت ہوتی ہے لیکن یہ شخص دولت سے بھی بے پرواہ رہتا ہے۔ پھر اس کے پیچھے بڑی بڑی نوری طاقتیں بھی موجود ہیں۔ اس لئے اس پر کوئی ایسا حربہ استعمال کیا گیا جس سے اس کی عزت پر حرف آیا تو وہ نوری طاقتیں حرکت میں آجائیں گی اور ہماری منصوبہ بندی یکسر ناکام ہو جائے گی۔ اس لئے میں نے سوچ سمجھ کر آخر کار ایک منصوبہ بنایا ہے اور وہ یہ کہ اسے افریقہ کی شیطان جادوگرنی وٹولی کے ذریعے اغوا کر کے کالے معبد میں قید کر دیا جائے۔ کالے معبد کی یہ خصوصیت ہے کہ وہاں نہ ہی اس عمران کے اندر موجود روشنی کی طاقت کام کرے گی اور نہ ہی کوئی روشنی کی بڑی سے بڑی طاقت اس کالے معبد کے اندر داخل ہو سکتی ہے البتہ اس کا ایک ساتھی ہے جوزف۔ صرف وہ ایسا آدمی ہے جو اسے وہاں سے نکال سکتا ہے۔ اس لئے وٹولی کے ذریعے اسے بھی ساتھ ہی اغوا کر کے کالے معبد میں قید کر دیا جائے"۔ موگ

نے کہا۔

"پھر کیا ہوگا۔ کیا وہ وہاں ہلاک ہو جائے گا"...... یابس نے کہا۔

"نہیں۔ ہلاک تو نہیں ہوگا البتہ اس کی مدد کوئی نہ کر سکے گا۔ اس کے بعد اسے اس قدر پیاسا ر کھا جائے گا کہ پیاس کی شدت سے وہ کوئی حرام مشروب پینے پر آمادہ ہو جائے۔ پھر جیسے ہی کوئی حرام مشروب اس کے حلق سے نیچے اترے گا اسے انتہائی آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے اور یہ کام تم آسانی سے کر سکتے ہو"...... موگ نے کہا۔

"میں وہاں کس حیثیت سے جاؤں گا"...... یابس نے کہا۔

"تم اس سیاہ معبد کا بڑا پجاری بن جانا۔ چونکہ تم اصل پجاری نہ ہو گے اس لئے وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ باقی جو حالات جو بھی ہوں تم اس سے آسانی سے نمٹ سکتے ہو"...... موگ نے کہا۔

"کیا وہ جادوگرنی وہاں نہیں ہوگی"...... یابس نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ وہاں نہیں رہ سکتی۔ وہ صرف اسے وہاں لے جا کر بند کرے گی اور پھر واپس چلی جائے گی کیونکہ اگر وہ وہاں رہی تو اسے آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... موگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ کا خیال ہے کہ اس طرح یہ کام ہو سکتا ہے تو ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں"...... یابس نے کہا۔

"تم جاؤ۔ تمہیں خود ہی اطلاع مل جائے گی"...... موگ نے کہا تو یابس اٹھا۔ اس نے موگ کو سلام کیا اور واپس چلا گیا تو موگ نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔

تیز بدبو عمران کی ناک سے ٹکرائی تو عمران کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اپنا ہاتھ سائیڈ ٹیبل پر موجود لیمپ جلانے کے لئے بڑھایا لیکن جب اس کا ہاتھ زمین سے ٹکرایا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر بیٹھ گیا اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"یہ۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کی نظریں ساتھ ہی پڑے ہوئے جوزف پر پڑیں تو وہ ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ جوزف۔ یہاں۔ یہ کون سی جگہ ہے اور میں یہاں کیسے آ گیا ہوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ رات کو اپنے فلیٹ میں اپنے بیڈ پر سویا تھا لیکن اب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ زمین پر

موجود تھا۔ اس کے گرد سیاہ رنگ کی دیواریں تھیں۔ یہ اونچی چھت والا کوئی کمرہ تھا اور شاید اس کی دیواروں پر سیاہ پینٹ کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جوزف بھی موجود تھا۔ عمران نے بے اختیار اپنے بازو میں چٹکی لی اس کا خیال تھا کہ وہ شاید خواب دیکھ رہا ہے لیکن جب چٹکی لینے سے اس کے بازو میں درد کی تیز لہر دوڑی تو اسے یقین آگیا کہ وہ خواب نہیں دیکھ رہا۔ اسی لمحے جوزف کی کراہ سنائی دی۔

"جوزف۔ جوزف اٹھو۔ یہ ہم کہاں آگئے ہیں۔ یہ سب کیا ہے"۔ عمران نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو جوزف بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

"باس آپ۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ میں تو رانا ہاؤس میں سویا تھا۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے"۔۔۔۔ جوزف کی حالت بھی وہی ہوئی تھی جو اس سے پہلے عمران کی ہوئی تھی اور پھر جوزف نے زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا۔

"باس۔ یہ جگہ گھنے جنگل کے اندر ہے۔ میں گھنے جنگل کی مخصوص خوشبو سونگھ رہا ہوں"۔ جوزف نے کہا تو عمران ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"گھنا جنگل۔ کیا مطلب۔ ہم یہاں کیسے آگئے۔ ویسے میری ناک سے تیز بدبو ٹکرائی تھی تو میری آنکھیں کھلی تھیں لیکن اب وہ بدبو نہیں آرہی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ یہ بات تو طے ہے کہ ہم گھنے جنگل میں ہیں اور یہ جنگل بھی افریقہ کا ہے کیونکہ میں افریقہ کے جنگلوں کی مخصوص بو کو پہچانتا

ہوں۔ مجھے معلوم کرنا ہوگا"۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ زمین پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ جوزف کافی دیر تک اسی طرح لیٹا رہا پھر اچانک ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

"باس۔ باس۔ ہم واقعی افریقہ کے انتہائی گھنے جنگل کے سیاہ شیطانی معبد میں قید ہیں۔ میں نے عظیم وچ ڈاکٹر ہاکانی کی روح سے رابطہ کیا ہے۔ عظیم وچ ڈاکٹر ہاکانی کی روح نے مجھے بتایا ہے کہ ہمیں شیطان کی پیروکار جادوگرنی وٹولی نے کسی بڑی شیطانی طاقت کے کہنے پر پاکیشیا سے اغوا کر کے یہاں سیاہ شیطانی معبد میں قید کر دیا ہے اور اب ہم یہاں سے نکل نہ سکیں گے۔ میں نے عظیم وچ ڈاکٹر ہاکانی کی روح سے درخواست کی ہے کہ وہ ہمیں یہاں سے نکالے۔ لیکن عظیم وچ ڈاکٹر ہاکانی کی روح نے بتایا ہے کہ آپ نے کسی بڑی روشنی کی طاقت کے حکم سے جوجو کی ہے۔ اس لئے آپ سے روشنی کی طاقتوں نے منہ پھیر لیا ہے۔ اس لئے اب آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی"۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوجو کا مطلب معذرت ہوتا ہے ناں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہونہہ۔ میں سمجھ گیا"۔ عمران نے کہا۔ اس کے ذہن میں فوراً اختاش کی آمد اور اس سے ہونے والی بات چیت آگئی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ اس نے اس کی امداد کرنے سے معذرت کر لی تھی اس لئے

یہ مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے دل ہی دل میں معافی مانگنے کا فیصلہ کیا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس کے ذہن میں نہ ہی روشنی کی اس طاقت کا نام آ رہا تھا اور نہ ہی دوسرا مقدس کلام۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن پر سیاہ پردہ سا پڑ گیا ہو۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ہم کسی شیطانی چکر میں پھنس گئے ہیں۔ لیکن اب ہم نے یہاں سے بہر حال نکلنا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جوزف بھی کھڑا ہو گیا۔ اب اس جگہ جہاں وہ موجود تھے خاصی روشنی سی ہو گئی تھی یہ روشنی چھت کے قریب سے آ رہی تھی۔ اس روشنی میں انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی دیواریں کچی مٹی کی تھیں لیکن ان میں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ کوئی کھڑکی۔ عمران نے دیواروں پر ہاتھ مارا لیکن دیواریں بے حد موٹی اور مضبوط تھیں۔ عمران کے جسم پر رات کا لباس تھا۔ اس لئے اس کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ بھی موجود نہ تھا حتیٰ کہ خنجر بھی نہ تھا اور ظاہر ہے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے وہ اس قدر مضبوط اور موٹی دیوار کو کھود نہ سکتا تھا۔ ابھی عمران جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک چھت کے قریب سے جہاں سے روشنی دیوار سے نکل کر اندر آ رہی تھی ایک چھوٹی سی کھڑکی کھلی اور اس کے ساتھ ہی تیز روشنی اندر آنے لگی۔ عمران اور جوزف دونوں چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ دوسرے لمحے اس کھڑکی میں سے ایک بوڑھے آدمی کا چہرہ نظر آنے لگا۔ یہ افریقی ہی تھا

لیکن اس کے چہرے پر شیطنیت جیسے ثبت نظر آتی تھی۔ آنکھوں میں تیز سرخی تھی۔ اس نے سر پر سیاہ رنگ کی عجیب سی ساخت کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی جیسے سرنگ کو لپیٹا گیا ہو۔

"تم دونوں سیاہ معبد میں ہو اور اب تم دونوں یہاں سے کبھی نہ نکل سکو گے اور یہاں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے"۔ اس بوڑھے نے گونج دار آواز میں کہا۔

"تم کون ہو"...... عمران نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"میرا نام یابس ہے اور میں سیاہ معبد کا بڑا پجاری ہوں"...... اس بوڑھے نے جواب دیا۔

"ہمیں یہاں کیوں قید کیا گیا ہے اور کس نے ایسا کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ سب کچھ بڑے شیطان کے حکم پر کیا گیا ہے۔ بڑے شیطان نے جناب موگ کو حکم دیا کہ تمہیں ہلاک کیا جائے کیونکہ اخنوخ قبیلہ سردار کنٹیلا کے خلاف تمہاری امداد حاصل کر رہا تھا اور سردار کنٹیلا بڑے شیطان کا خاص چیلا ہے۔ اس لئے بڑے شیطان نے منصوبے بنانے کے ماہر اپنے خاص چیلے جناب موگ کو حکم دیا کہ تمہیں اس سے پہلے ہلاک کر دیا جائے چونکہ تمہاری پشت پر روشنی کی طاقتیں تھیں اس لئے وہ تم پر براہ راست ہاتھ نہ ڈال سکتا تھا چنانچہ جناب موگ نے افریقہ کی سب سے بڑی شیطان جادوگرنی وٹولی کی خدمات حاصل کیں اور وٹولی نے تمہیں تمہاری خوابگاہ سے اٹھا کر یہاں پہنچا

دیا ہے چونکہ تمہارا یہ افریقی ساتھی وچ ڈاکٹروں کا پسندیدہ آدمی ہے۔ اس لئے جناب موگ کو خطرہ تھا کہ کہیں یہ تمہاری مدد نہ کرے اور تمہیں یہاں سے چھڑا کر نہ لے جائے اس لئے اسے بھی تمہارے ساتھ ہی یہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ یہاں نہ باہر کا کوئی آدمی تمہاری مدد کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی وچ ڈاکٹر اور نہ کوئی روشنی کی طاقت۔ تم یہاں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے"...... اس بوڑھے پجاری یا بس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم انسان ہو یا جن"...... عمران نے پوچھا۔

"تمہارے اس سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ میں نے تمہیں یہ ساری باتیں اس لئے بتائی ہیں تا کہ تم خواہ مخواہ یہاں سے نکلنے کے لئے اپنے آپ کو ہلکان نہ کرتے رہو۔ البتہ اگر تم اپنی روح شیطان کے حوالے کر دو تو پھر تمہیں یہاں سے رہائی مل سکتی ہے اور شیطانی طاقتیں بھی۔ میں کل پھر آؤں گا"...... اس بوڑھے پجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ غائب ہو گیا اور پھر وہ کھڑکی بھی۔

"یہ انسان نہیں تھا باس۔ یہ کالی طاقت تھی۔ اس شیطانی معبد کی کالی طاقت"...... جوزف نے کہا۔

"جو کچھ بھی تھا اس بارے میں بعد میں غور کر لیں گے۔ فی الحال ہمیں یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"شیطان کے سیاہ معبد سے کوئی نہیں نکل سکتا باس۔ یہ بات پوری دنیا میں مشہور ہے"...... جوزف نے کہا۔

"ہو گی مشہور۔ لیکن دنیا کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کا کوئی نہ کوئی حل نہ ہو۔ مجھے سوچنے دو"...... عمران نے کہا اور جوزف خاموش ہو گیا۔ عمران واقعی یہاں سے نکلنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ یہ بات تو طے تھی کہ یہاں بہرحال کوئی نہ کوئی دروازہ موجود ہے جس کے ذریعے ان دونوں کو اندر لایا گیا ہو گا اور عمران اس دروازے کو تلاش کرنا چاہتا تھا پھر اسے خیال آیا کہ جہاں یہ کھڑکی کھلی تھی وہاں دروازہ ہو اور یہ کمرہ زمین کے اندر کنوئیں کے انداز میں نہ بنایا گیا ہو۔

"جوزف۔ تم مجھے کاندھوں پر اٹھا لو۔ میں اس جگہ کو چیک کرنا چاہتا ہوں جہاں سے اس بڑے پجاری نے بات کی تھی"...... عمران نے کہا تو جوزف نیچے بیٹھ گیا۔ عمران اس کے کاندھوں پر چڑھ گیا تو جوزف کھڑا ہو گیا۔ لیکن اس کے باوجود عمران کے ہاتھ چھت تک نہ پہنچ سکے۔ چھت کافی بلندی پر تھی۔ عمران نے واپس نیچے چھلانگ لگا دی۔

"باس۔ باس۔ ایک بات مجھے یاد آ گئی ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ٹھہرو۔ مجھے سوچنے دو۔ ہم یہاں سے نکل سکتے ہیں"...... یکلخت جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس کمرے کی ایک دیوار پر اپنی انگلی سے عجیب لیکن بڑی بڑی لکیریں ڈالنا شروع کر دیں۔ عمران خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ کافی دیر تک جوزف انگلی سے دیوار پر لکیریں ڈالتا رہا۔ وہ لکیروں کو عجیب انداز میں ڈال رہا تھا جیسے کوئی خاص نشان بنا رہا ہو اور پھر وہ پیچھے ہٹ کر

کھڑا ہو گیا۔

" باس۔ ابھی یہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور ہم آزاد ہو جائیں گے "۔ جوزف نے انتہائی یقین بھرے لہجے میں کہا اور پھر چار پانچ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ یکلخت ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور کمرے کے اندر مٹی کا بادل سا بھر گیا۔ عمران نے بے اختیار سانس روک لیا۔ چند لمحوں بعد جب مٹی کا بادل بیٹھ گیا تو واقعی سامنے دیوار کا ایک کافی بڑا حصہ غائب تھا اور باہر موجود درخت اور جھاڑیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

" ویری گڈ جوزف۔ آؤ"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے اس سوراخ سے نکل کر دوسری طرف آ گیا۔ اس کے پیچھے جوزف بھی باہر آ گیا۔ وہ واقعی گھنے جنگل میں موجود تھے اور جس جگہ سے وہ نکلے تھے وہ واقعی معبد تھا اور باہر آتے ہی عمران کے ذہن پر جیسے پڑا ہوا پردہ ہٹ گیا اور اس نے بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا شروع کر دیا۔

" باس۔ مجھے یاد آ گیا تھا۔ ایک بار وچ ڈاکٹر ہاکانی نے مجھے بتایا تھا کہ ماجورا کا نشان جس جگہ بنایا جائے وہ جگہ شیطان اور گندی روحوں سے پاک ہو جاتی ہے۔ چنانچہ میں نے دیوار پر ماجورا کا نشان بنا دیا اور آپ نے دیکھا باس کہ وچ ڈاکٹر ہاکانی کی بات درست ثابت ہوئی ہے"...... جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وچ ڈاکٹر ہاکانی روحوں کا عامل تھا ناں"۔ عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" ہاں ہاں۔ وچ ڈاکٹر ہاکانی روحوں کا بہت بڑا عامل تھا۔ روحیں اس کے قبضے میں تھیں۔ اچھی اور بری تمام روحیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

" بہرحال تمہارے اس وچ ڈاکٹر ہاکانی کا بھی شکریہ کہ اس نے تمہیں یہ بات بتا دی تھی۔ جو آج کام آ گئی ہے۔ آؤ اس معبد کو دیکھیں۔ وہاں وہ بوڑھا پجاری موجود ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ نہیں باس۔ ہم دوبارہ اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ ہمیں یہاں سے فوراً نکل جانا چاہئے"...... جوزف نے خوفزدہ سے لہجے کہا۔

" فکر مت کرو۔ اب یہ شیطان اور اس کی ذریات ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ اس معبد کی دوسری طرف پہنچ گیا لیکن پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ معبد چاروں طرف سے بند تھا۔ اس میں کوئی دروازہ وغیرہ کہیں بھی موجود نہ تھا۔

" عجیب سلسلہ ہے۔ بہرحال اب ہمیں کسی آباد جگہ پہنچنا چاہئے۔ آؤ"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" یہاں سے قریب ہی کوئی آبادی موجود ہے۔ میں وہاں رہنے والوں کی بو سونگھ رہا ہوں۔ آؤ باس"...... جوزف نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران چونکہ جانتا تھا کہ جنگل میں پہنچتے ہی جوزف کی مخصوص صلاحیتیں جاگ اٹھتی ہیں۔ اسلئے اسے معلوم تھا کہ واقعی قریب ہی کوئی آبادی موجود ہو گی۔ اسلئے وہ جوزف کے پیچھے چل پڑا۔

ویران علاقے میں بنے ہوئے معبد کے ایک کمرے میں موگ آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ لیکن چہرے پر شدید غصے اور خشونت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے چہرے پر عام حالات میں جلنے والی آگ کے شعلے اس وقت زیادہ تیز دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لمحے کمرے کے کھلے دروازے سے یابس اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے اور اس کا جسم لرز رہا تھا۔ وہ موگ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔

"آقا موگ۔ تمہارا خادم حاضر ہے"...... یابس نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا تو موگ کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"ہونہہ۔ تو تم ناکام رہے ہو۔ تم ان دو انسانوں کو شیطانی معبد سے نکلنے سے نہیں روک سکے۔ کیوں"...... موگ نے انتہائی کڑکدار لہجے میں کہا۔

"آقا۔ میں تو مطمئن تھا کہ وہ کسی صورت بھی یہاں سے نہیں نکل سکیں گے لیکن نجانے کس طرح وہ نکل گئے۔ میں جب گیا تو عقبی دیوار ٹوٹی ہوئی تھی اور وہ دونوں غائب تھے"...... یابس نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس ناکامی کی مجھے کیا سزا ملی ہے"...... موگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"خادم کیسے جان سکتا ہے آقا"...... یابس نے کہا۔

"مجھے بڑے شیطان نے دربار سے نکال دیا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اگر میں نے ایک ماہ کے اندر اندر اس انسان کو ہلاک نہ کیا تو مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا کر دیا جائے گا"...... موگ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بول نہ رہا ہو بلکہ یابس کے جسم پر کوڑے برسا رہا ہو۔

"ہم بے بس تھے آقا"...... یابس نے آہستہ سے کہا۔

"میں نے تمہیں فنا کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور یہ سب تمہاری ناکامی کی وجہ سے ہوا ہے۔ تم نے ان کی حفاظت نہیں کی"...... موگ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"آقا۔ میں یابس ہوں اور یابس کا مطلب ویران ہوتا ہے۔ اس لئے میں ویرانے میں تو کام کر سکتا ہوں۔ آپ نے مجھے جنگل میں بھیج دیا۔ میں وہاں کیسے رہ سکتا تھا۔ اس لئے مجھے ویرانے میں آنا پڑا اور اس دوران وہ دونوں نکل گئے"...... یابس نے اپنے طور پر دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہارے آقا موگ نے غلطی کی ہے۔ تم مجھ
پر الزام لگا رہے ہو۔ لپنے آقا پر۔ جاؤ فنا ہو جاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے"۔
موگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی یابس کے
جسم میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی اور اس کے چیخنے چلانے کی آوازوں
سے کمرہ گونج اٹھا اور پھر یہ چیخیں مدھم پڑتے پڑتے کراہوں میں تبدیل
ہوئیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد جہاں یابس موجود تھا وہاں
راکھ کا ایک ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ موگ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو راکھ اس
طرح ہوا میں اڑتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی جیسے کمرے میں تیز ہوا
چل رہی ہو جبکہ کمرے کا ماحول ساکن تھا۔

"ہونہہ۔ اب میں کیا کروں۔ کیسے اس کا خاتمہ کروں"...... موگ
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک وہ چونک پڑا۔

"ہاں۔ مجھے ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے۔ مجھے
اسے ہلاک کرنے کے لئے کسی انسان کو استعمال کرنا چاہیئے"۔ موگ
نے اچانک بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔
تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا تو
اچانک اس کا جسم غائب ہو گیا۔ اب کمرہ خالی تھا۔ پھر موگ نے
آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ تیر گئی۔ وہ پاکیشیا میں
موجود ایک شاندار ہوٹل کی عقبی طرف گلی میں موجود تھا۔ اس کے
جسم پر انتہائی شاندار لباس تھا۔ اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور پھر
تیزی سے گلی سے سڑک کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سڑک کا چکر کاٹتا ہوا

ہوٹل کے سامنے کے رخ پر آ گیا۔ وہاں انسانوں کا کافی ہجوم تھا۔
عورتیں اور مرد ہوٹل میں آ جا رہے تھے۔ موگ بڑے وقار سے قدم
بڑھاتا ان کے درمیان سے گزرتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف
بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل کے ہال میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھا لفٹ کی
طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد وہ ہوٹل کی تیسری منزل پر پہنچ گیا۔
تیسری منزل کے کمرہ نمبر آٹھ کا دروازہ بند تھا۔ موگ نے دروازے پر
دستک دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک غیر ملکی موجود
تھا۔ یہ لمبے قد اور بھاری جسم کا ایکریمین تھا۔ اس کا چہرہ لمبوترا سا تھا اور
چہرے کے تاثرات سے ہی وہ خاصا بے رحم اور سفاک آدمی نظر آ رہا تھا۔

"چلو اندر۔ تم سے کام ہے"...... موگ نے سرد لہجے میں کہا تو غیر
ملکی ایک طرف ہٹ گیا اور موگ تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس غیر
ملکی نے دروازہ بند کر دیا۔

"تم کون ہو"...... غیر ملکی نے دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے
حیرت سے بھرے لہجے میں کہا۔

"بیٹھو۔ تمہارے فائدے کا کام ہے"...... موگ نے اسی طرح سرد
لہجے میں کہا تو غیر ملکی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ لیکن وہ
کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے سامنے دوسری کرسی پر موگ بیٹھ گیا تھا۔

"میرا نام موگ ہے۔ میرا تعلق مصر سے ہے اور مجھے معلوم ہے کہ
تمہارا نام کلائیڈ ہے اور تمہارا تعلق ایکریمیا سے ہے اور تم ایکریمیا میں
ایک تنظیم کافاس کے ممبر ہو۔ یہ تنظیم پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ہے اور

تم یہاں بھی ایک بہت بڑے تاجر کو قتل کرنے آئے ہو اور میں بھی تمہیں ایسا ہی ایک کام دینا چاہتا ہوں۔ معاوضہ بھی سب سے زیادہ دوں گا اور جسے میں ہلاک کرانا چاہتا ہوں وہ ایک عام سا آدمی ہے جو ایک فلیٹ میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے۔ تم اسے آسانی سے ہلاک کر سکتے ہو"...... موگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب میں سے بڑی مالیت کے ڈالروں کے کئی بنڈل نکال کر میز پر کلائیڈ کے سامنے رکھ دیئے۔

"یہ پیشگی ہے۔ جب تم کام کر لو گے تو اس سے ڈبل مزید دوں گا"..... موگ نے جواب دیا۔

"تم کون ہو اور تم میرے بارے میں کیسے جانتے ہو۔ کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے یا انٹیلی جنس سے"..... کلائیڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ میرا تعلق مصر سے ہے اور میرا نام موگ ہے اور بس اس سے زیادہ جاننا تمہارے فائدے میں نہیں ہے۔ رہی یہ بات کہ میرا تعلق پولیس یا انٹیلی جنس سے ہے تو پولیس اور انٹیلی جنس والے اس طرح بھاری رقمیں نہیں دیا کرتے۔ میں نے تم سے کوئی رسید تو طلب نہیں کی اور رہی یہ بات کہ میں تمہارے بارے میں کیسے جانتا ہوں تو میں تو تمہارے باس بروک کے بارے میں بھی پوری تفصیل جانتا ہوں اور مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ تم اب تک کتنے افراد کو ہلاک کر چکے ہو۔ مجھے ان سب افراد کے ناموں اور پتوں کا

بھی علم ہے اس لئے تم ان چکروں میں نہ پڑو اور کام کرو بس"۔ موگ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"سوری۔ نہ میں پیشہ ور قاتل ہوں اور نہ ہی میں نے آج تک کسی کو قتل کیا ہے اور نہ میرا کسی تنظیم سے کوئی تعلق ہے میں تو بزنس مین ہوں"...... کلائیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اگر تم دولت نہیں کمانا چاہتے تو نہ سہی۔ کام تو بہر حال تمہیں کرنا ہی ہوگا"...... موگ نے میز پر پڑے ہوئے ڈالروں کے بنڈل اٹھا کر واپس جیب میں ڈالے اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ایک ہاتھ بڑھا کر سامنے بیٹھے ہوئے کلائیڈ کے منہ پر اس طرح رکھ دیا کہ اس کے پنجے نے کلائیڈ کے پورے چہرے کو ڈھانپ لیا۔ کلائیڈ کے دونوں بازو اس کے ہاتھ کو ہٹانے کے لئے اٹھے لیکن پھر بے جان ہو کر گر پڑے۔ وہ ساکت بیٹھا ہوا تھا۔

"تم کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو پر جاؤ گے۔ وہاں عمران نام کا آدمی ہے اسے ہلاک کرو گے اور جب تک تم اسے ہلاک نہیں کر دو گے اس وقت تک تم اور کوئی کام نہیں کرو گے اور تم نے عمران کو ہر حالت میں ہلاک کرنا ہے۔ ہر حالت میں"...... موگ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ ہٹایا تو ساکت بیٹھے ہوئے کلائیڈ کے جسم نے بے اختیار جھرجھری لی۔ اس کی آنکھیں بھی سرخ ہو گئی تھیں۔

"جاؤ اور جو میں نے کہا ہے وہ کرو"...... موگ نے کہا تو کلائیڈ

خاموشی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ موگ اسی طرح خاموش بیٹھا رہا۔ کلائیڈ نے دروازہ کھولا اور کمرے سے باہر آگیا۔

"اب یہ اسے ہر صورت میں ہلاک کرے گا اور پھر میں دوبارہ بڑے شیطان کے دربار میں جگہ پالوں گا"...... موگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں چند لمحوں بعد جب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ اسی انسانی روپ میں ایک ویران علاقے میں موجود تھا۔ یہاں ریلوے لائن کی پٹڑی گزر رہی تھی اور دور دور تک کوئی انسان نظر نہ آرہا تھا۔ موگ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف پڑے ہوئے گندگی کے ڈھیر کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ابھی وہ اس ڈھیر کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک ڈھیر کے پیچھے سے ایک آدمی نکلا اور پھر اس سے پہلے کہ موگ سنبھلتا، وہ شخص یکلخت چیختا ہوا اس پر کسی بھوکے عقاب کی طرح ٹوٹ پڑا اور دوسرے لمحے موگ کا جسم اس کے ہاتھوں میں ہوا میں اٹھا ہوا تھا۔ موگ نے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن سوائے ہاتھ پیر مارنے کے وہ کچھ بھی نہ کر پا رہا تھا۔

"ہا۔ ہا۔ آج قابو آئے ہو موگ۔ مجھے بڑی مدت سے تمہاری تلاش تھی۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب میں تمہیں فنا کر دوں گا"...... اس آدمی نے کہا جس کا چہرہ ویران سا تھا اور جس کے جسم پر چیتھڑے سے لٹک رہے تھے، بال گرد اور مٹی میں اٹے ہوئے تھے لیکن اس کا جسم کافی مضبوط تھا اور اس آدمی کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو"..... موگ نے بری طرح مچلتے ہوئے کہا۔

"کیسے چھوڑ دوں، تم گندگی کے کیڑے ہو۔ شیطان کی ذریت کو چھوڑ دوں تاکہ تم انسانوں کو گمراہ کرتے رہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری وہ حیثیت نہیں رہی۔ تمہارے شیطانی اختیارات چھین لئے گئے ہیں۔ اس لئے اب تم نہ اپنے اصل جون میں جا سکتے ہو اور نہ ہی تم اب کچھ کر سکتے ہو"...... اس آدمی نے ہذیانی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں دولت دوں گا جتنی تم چاہو۔ میں تمہیں ہر وہ چیز دوں گا جو تم مانگو گے۔ مجھے چھوڑ دو"...... موگ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"مجھے دولت کی کیا ضرورت ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ مجھے دولت کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے تو اپنی ڈیوٹی انجام دینی ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"...... اس آدمی نے ایک بار پھر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر وہ موگ کو دونوں ہاتھوں پر اٹھائے تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ موگ مسلسل ہوا میں ہاتھ پیر چلا رہا تھا لیکن اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں معمولی سی بھی طاقت نہ رہی ہو۔ جبکہ وہ آدمی موگ کو اس طرح اٹھائے ہوئے تھا جیسے بچے کسی کھلونے کو اٹھاتے ہیں۔ موگ اس کی منتیں کرتا رہا۔ اسے لالچ دیتا رہا لیکن وہ آدمی مسلسل ہذیانی انداز میں قہقہے لگاتا ہوا ریل کی پٹڑی کو کراس کر کے دوسرے طرف ویران علاقے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہ ایک جھونپڑی کے پاس جا کر وہ

رک گیا۔

" باہر آؤ بابا جیون ۔ دیکھو میں کسے لے آیا ہوں "...... اس آدمی نے اونچی آواز میں کہا تو جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور اس جیسا ہی ایک مجہول سا بوڑھا باہر آگیا۔

" ارے واہ ۔ یہ تو موگ ہے۔ شیطانی ذریت ۔ یہ کہاں سے ہاتھ لگ گیا تمہارے جانو "...... اس بوڑھے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بعد میں بتاؤں گا۔ جلدی کرو آگ جلاؤ تا کہ اسے فنا کر دیا جائے "...... اس آدمی نے جس نے موگ کو اٹھایا ہوا تھا کہا تو بوڑھا تیزی سے واپس جھونپڑی میں چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹوٹا پھوٹا سا کنستر تھا۔ دوسرے ہاتھ میں ایک ماچس کی ڈبیا۔ پھر آگے بڑھ کر اس نے قریب ہی موجود ایک خشک جھاڑیوں کے ڈھیر پر کنستر میں موجود گاڑھا سا محلول پھیلا کر انڈیلا اور جلدی سے تیلی جلا کر اس نے آگ لگا دی۔ دوسرے لمحے آگ اس قدر تیزی سے بھڑک اٹھی کہ جیسے آتش فشاں پھٹتا ہے۔

" چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو اور ساری دنیا کی دولت لے لو۔ چھوڑ دو مجھے۔ میں تمہارا غلام بن کر رہوں گا "...... موگ نے انتہائی خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ کیسے چھوڑ دوں تمہیں شیطان کے چیلے ۔ کیسے چھوڑ دوں "...... اس آدمی نے جسے جانو کہا گیا تھا ہذیانی انداز میں قہقہہ

مارتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے موگ کو اچھال کر اس بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا۔ موگ کے حلق سے ہولناک چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کے پورے جسم میں آگ بھڑک اٹھی تھی اور پھر اس کے ہوش و حواس سب اس آگ میں فنا ہوتے چلے گئے۔

عمران کو افریقہ سے آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ جوزف اور وہ
دونوں اس شیطانی معبد سے نکل کر قریب آبادی میں پہنچ گئے تھے۔ یہ
آبادی افریقی مزدوروں کی تھی جو قریبی گاؤں میں لگی ہوئی لکڑی کی چھوٹی
سی فیکٹری کے لئے درخت کاٹتے تھے۔ انہیں اس گاؤں میں پہنچا دیا گیا
اور پھر وہاں سے وہ فیکٹری کے مینجر کی کار میں لفٹ لے کر قریبی شہر
پہنچے۔ انہوں نے مینجر سے یہی کہا تھا کہ وہ سیاح ہیں اور جنگلات دیکھتے
دیکھتے بھٹک گئے تھے۔ قریبی شہر پہنچ کر عمران نے بڑے شہر جانے والی
ایک کار میں لفٹ لے لی۔ انہیں گاؤں میں ہی معلوم ہو گیا تھا کہ وہ
افریقی ملک ٹاگو میں ہیں۔ کار میں لفٹ لے کر وہ ٹاگو کے دارالحکومت
ہساری پہنچ گئے۔ عمران چاہتا تو ہساری کے کسی جوئے خانے میں
بھاری رقم جیت سکتا تھا لیکن اس نے ایسا کرنے کی بجائے ایک آدمی
کو کہہ کر قریبی ملک ماتابی میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام

کرنے والے ایک آدمی پوبے کو فون کیا اور پوبے ٹاگو پہنچ گیا اور پھر
پوبے کی مدد سے وہ دونوں افریقہ سے فلائٹ کے ذریعے واپس پاکیشیا
پہنچ گئے تھے۔ یہاں پہنچ کر جب عمران کو معلوم ہوا کہ وہ سلیمان کو یہ
کہہ کر گیا ہے کہ وہ ایک کیس کے سلسلے میں ایکریمیا جا رہا ہے تو وہ
بے حد حیران ہوا۔ اس نے بلیک زیرو کو فون کر کے جب بات کی تو
بلیک زیرو نے بھی اسے یہی بتایا کہ عمران نے اسے فون کیا تھا کہ وہ
جوزف کے ساتھ ایکریمیا جا رہا ہے تو عمران خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا
تھا کہ یہ سب شیطانی جادوگری کا کھیل ہے البتہ اس نے سید چراغ شاہ
صاحب سے ملاقات ضروری سمجھی تھی لیکن وہاں جا کر جب اسے معلوم
ہوا کہ شاہ صاحب تو عمرہ اور مقدس مقامات کی زیارت کے لئے گئے
ہوئے ہیں تو وہ واپس فلیٹ میں آگیا۔ اس نے سوچا تھا کہ جب شاہ
صاحب عمرہ سے واپس آئیں گے تو پھر ان سے مل کر مزید بات چیت
کرے گا۔ چونکہ آج کل نہ ہی سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام تھا اور
نہ ہی فور سٹارز کے پاس کوئی مشن تھا اس لئے عمران کا زیادہ وقت
فلیٹ پر ہی گزرتا تھا۔ وہ رسائل اور کتابیں پڑھتا رہتا تھا لیکن چونکہ
اماں بی نے حکم دے رکھا تھا کہ اسے چائے نہیں پینی۔ اس لئے عمران
بغیر چائے کے ہی مطالعہ میں مصروف رہتا تھا۔ گو شروع میں
اسے چائے نہ ملنے کی وجہ سے خاصی ذہنی کوفت سی محسوس ہوئی تھی
لیکن پھر اس نے خود ہی اپنے آپ پر کنٹرول کر لیا۔ کیونکہ اسے خود بھی
خیال آگیا تھا کہ اس طرح تو وہ چائے کے نشے کا عادی ہو جائے گا اور وہ

ایسا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے اب وہ بڑے اطمینان اور سکون سے بیٹھا مطالعہ کرتا رہتا تھا۔ اس کا فائدہ دراصل سلیمان کو پہنچا تھا کہ اسے مسلسل بار بار چائے نہ بنانی پڑتی تھی۔ اس وقت بھی عمران مطالعہ میں مصروف تھا اور سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"اس وقت کون آگیا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کتاب کو اس نے میز پر رکھا اور اٹھ کر راہداری میں سے ہوتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے عادت کے مطابق کنڈی کھولنے سے پہلے پوچھا۔

"میرا نام کلائیڈ ہے۔ کیا یہ عمران کا فلیٹ ہے"...... باہر سے ایک آواز سنائی دی۔ آواز اور لہجہ ایکریمین تھا اور عمران نے چٹخنی کھول دی۔ سامنے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی کھڑا تھا۔

"تمہارا نام عمران ہے"...... اس آدمی نے پوچھا۔

"ہاں۔ اندر آجاؤ"...... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس آدمی کا بازو جیب سے باہر آیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ہوا ریوالور تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے لات ماری اور ریوالور اچھل کر سیڑھیوں میں جا گرا۔ دوسرے لمحے عمران نے جھپٹ کر اسے گردن سے پکڑا اور اسے اٹھا کر اندر راہداری میں اس طرح پھینک دیا کہ آنے والا قلابازی کھا کر

ایک دھماکے سے نیچے گرا تھا۔ عمران تیزی سے باہر نکلا اور اس نے ریوالور اٹھایا اور ادھر ادھر دیکھ کر وہ واپس آیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور تیزی سے راہداری میں پڑے ہوئے اس ایکریمین کی طرف بڑھ گیا۔ ایکریمین کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو چکا تھا۔ اس کا سانس تقریباً رک چکا تھا کہ عمران نے تیزی سے جھک کر اس کے کاندھے اور سر پر ہاتھ رکھے اور پھر سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اس کی گردن میں آنے والا بل ختم کر دیا تو اس ایکریمین کا مسخ شدہ چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔ عمران نے اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر سٹنگ روم میں لے آکر اس نے اسے کرسی پر ڈالا اور پھر سپیشل روم سے رسی لا کر اس نے اسے رسی کی مدد سے کرسی پر اچھی طرح باندھ دیا۔ اس آدمی کا چہرہ دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ جرائم کی فیلڈ کا آدمی ہے لیکن اس کی حرکات وسکنات میں تیزی اور پھرتی بہرحال نہیں تھی۔ اسی لئے وہ عمران سے مار بھی کھا گیا تھا ورنہ شاید عمران اس اچانک وار سے نہ بچ سکتا۔ اس نے اس کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر اس کی جیبوں سے جو کاغذات برآمد ہوئے ان کے مطابق اس کا نام واقعی کلائیڈ تھا اور اس کا تعلق ایکریمیا سے تھا اور یہ آٹو سپیئر پارٹس کو ڈیل کرنے والی کسی ایکریمین کمپنی کا سیلز پروموٹر تھا۔ اس کے علاوہ پاکیشیائی دارالحکومت کی ایک آٹو سپیئر پارٹس ڈیل کرنے والی کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر عامر کا کارڈ بھی اس کی جیب میں موجود تھا اس کے ساتھ ہی ہوٹل ہالی ڈے کا کارڈ بھی موجود

تھا اور اس کارڈ کے مطابق کلائیڈ ہوٹل ہالی ڈے کی تیسری منزل کے کمرہ نمبر آٹھ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ کاغذات کے مطابق وہ آج صبح ہی ایکریمیا سے پاکیشیا پہنچا تھا۔ عمران نے کاغذات ایک طرف میز پر رکھے اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے کلائیڈ کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کلائیڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور تھوڑی دیر بعد کلائیڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

" تمہارا نام عمران ہے۔ تم کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہتے ہو۔ میں نے تمہیں ہلاک کرنا ہے اور ہر صورت میں ہلاک کرنا ہے۔ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں تمہیں ہلاک کر دوں۔ میں نے تمہیں ہلاک کرنا ہے" ...... کلائیڈ نے ہوش میں آتے ہی ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کے منہ سے الفاظ خود بخود پھسل کر نکلتے چلے آ رہے ہوں۔ عمران نے چونک کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں لیکن پھر اس نے ایک جھٹکے سے نظریں ہٹا لیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ کلائیڈ بظاہر تو ہپناٹائز کا معمول لگتا تھا لیکن عمران نے دیکھ لیا تھا کہ وہ ٹرانس میں نہیں تھا۔ ادھر کلائیڈ مسلسل ایک ہی گردان کئے چلا جا رہا تھا۔

" کس کے کہنے پر تم یہاں آئے ہو" ...... عمران نے پوچھا لیکن

کلائیڈ نے اس کی کسی بات کا جواب دینے کی بجائے وہی فقرہ کہ اس نے ہر صورت میں عمران کو ہلاک کرنا ہے۔ دوہرائے چلا جا رہا تھا۔ اب عمران نے سوچا کہ کلائیڈ پر آئی ٹی کا عمل کر کے اس سے اصل حالات معلوم کرے کہ اچانک کلائیڈ کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اسے یہاں اپنے آپ کو دیکھ کر حیرت ہو رہی ہو۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو اور یہ میں بندھا ہوا کیوں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ موگ۔ وہ پراسرار آدمی۔ وہ کہاں گیا" ...... کلائیڈ نے کہا۔ اس کا نہ صرف لہجہ بدل گیا تھا بلکہ اس کا رویہ اور اس کا انداز بھی بدل گیا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اچانک ہوش میں آ گیا ہو۔

" میرا نام عمران ہے۔ تم یہاں مجھے ہلاک کرنے آئے تھے اور تم نے مجھ پر فائر کرنے کی کوشش بھی کی تھی" ...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو اس پراسرار آدمی نے مجھ پر قابو پا لیا تھا۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ سوری مسٹر۔ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے تو اس پراسرار آدمی کو جواب دے دیا تھا لیکن پھر اچانک میری آنکھوں کے سامنے پردہ سا چھا گیا اور اب یہ پردہ ہٹا ہے" ...... کلائیڈ نے کہا۔

" وہ پراسرار آدمی کون تھا اور تم نے کس بات سے انکار کیا تھا۔ تفصیل بتاؤ۔ ورنہ تمہارے ہی سائیلنسر لگے ریوالور کی ایک گولی

تمہارے دل میں اتار دی جائے گی اور تمہاری لاش برقی بھٹی میں ڈال دی جائے گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا تو ہے کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور میں تو بزنس مین ہوں۔ میرا کسی کو قتل کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں واپس چلا جاتا ہوں"...... کلائیڈ نے کہا۔

"تمہاری بہتری اسی میں ہے کلائیڈ یا جو بھی تمہارا نام ہے کہ تم سب کچھ سچ بتا دو۔ اس صورت میں تمہیں معافی مل سکتی ہے ورنہ نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سچ بتا رہا ہوں۔ میں آج صبح کی فلائٹ سے ایکریمیا سے یہاں پاکیشیا پہنچا ہوں۔ میں ہوٹل ہالیڈے میں ٹھہرا ہوں۔ کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل۔ میں نے یہاں اپنی آٹو سپیئر پارٹس کمپنی کے بزنس کے سلسلے میں یہاں کے تاجروں سے ملاقاتیں کرنی تھیں چونکہ میں طویل سفر کر کے یہاں پہنچا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا تھا کہ ایک روز آرام کر کے کل سے کام شروع کروں گا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے دروازہ کھولا تو ایک لحیم شحیم آدمی جس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا اور جس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں اندر آ گیا"...... کلائیڈ نے بتانا شوع کر دیا اور عمران اس کی یہ بات سن کر کہ آنے والے کی آنکھیں گہری سرخ تھیں بے اختیار چونک پڑا لیکن اس نے کوئی بات نہ کی۔

"اس آنے والے نے مجھے بتایا کہ اس کا نام موگ ہے اور اس کا

تعلق مصر سے ہے اور وہ میرے ذریعے یہاں پاکیشیا میں کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہنے والے آدمی عمران کو ہلاک کرانا چاہتا ہے۔ جس پر میں نے اسے بتایا کہ میں تو بزنس مین ہوں اور پھر اچانک اس کا ایک ہاتھ تیزی سے میرے منہ کی طرف بڑھا اور اس کے بعد مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہوا۔ اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے"...... کلائیڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو کچھ بتایا ہے۔ وہ تو سچ ہے لیکن تم نے یہ نہیں بتایا کہ تمہارا تعلق پیشہ ور قاتلوں کی کس تنظیم سے ہے اور تم یہاں کس کو قتل کرنے آئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں تو بزنس مین ہوں"...... کلائیڈ نے جواب دیا۔

"بزنس مین سائیلنسر لگا ریوالور جیب میں رکھ کر نہیں پھرتے مسٹر کلائیڈ یہ تمہارا چہرہ۔ تمہارا جسم اور تمہارا انداز سب کچھ بتا رہا ہے کہ تم واقعی پیشہ ور قاتل ہو۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم سچ سچ بتا دو۔ اگر تم نے اب تک یہاں کسی کو قتل نہیں کیا تو پھر تو بچ سکتے ہو۔ کیونکہ تم نے یہاں کوئی جرم نہیں کیا۔ اگر ایکریمیا میں تم کچھ کرتے رہے ہو تو اس سے پاکیشیا کا کوئی مطلب نہیں ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں بزنس مین ہوں۔ بے شک میری کمپنی سے معلوم کر لو"...... کلائیڈ نے کہا تو عمران نے میز پر پڑا ہوا اس کا سائیلنسر لگا ریوالور اٹھایا اور اس کی نال کلائیڈ کی کنپٹی سے لگا دی۔

"میں صرف پانچ تک گنوں گا۔ اس کے بعد ٹریگر دبا دوں گا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میرا تعلق واقعی ایکریمیا کی ایک پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم سے ہے اور میں یہاں ایک بزنس مین کے قتل کے لئے آیا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ میں نے یہاں کوئی جرم نہیں کیا اور تم مجھے چھوڑ دو۔ میں واپس چلا جاؤں گا"...... کلائیڈ نے کہا۔

"کیا نام ہے اس تنظیم کا"...... عمران نے پوچھا تو کلائیڈ نے تنظیم کا نام بتا دیا۔

"اس موگ کا حلیہ بتاؤ"...... عمران نے پوچھا تو کلائیڈ نے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"تمہارا باس کون ہے"...... عمران نے پوچھا تو کلائیڈ نے بروک کا نام بتا دیا۔ پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے اس کا پتہ اور فون نمبر بتا دیا تو عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بروک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری لیکن کرخت سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ وہ بروک کی آواز پہچان گیا تھا۔ اس کا اصل نام راجر جیک تھا اور یہ ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی کا ایجنٹ بھی تھا۔ وہ عمران سے اور عمران اس سے اچھی طرح واقف تھا۔

"عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے راجر جیک"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ لیکن آپ نے یہاں کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"راجر جیک۔ مجھے بہرحال یہ جان کر افسوس ہوا کہ تم نے کافاس کے نام سے پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم بنائی ہوئی ہے اور بروک کے نام سے اس کے تم چیف بنے ہوئے ہو۔ تمہارا آدمی کلائیڈ اس وقت میرے سامنے موجود ہے۔ گو اس نے یہاں کوئی جرم تو نہیں کیا لیکن یہ بعد میں بھی آکر جرم کر سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ تم نے چونکہ بکنگ کی ہوئی ہے اس لئے تم کوئی دوسرا قاتل بھی بھیج سکتے ہو۔ اس لئے اب تم خود بتاؤ کہ اس کا حل کیا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آئی ایم ویری سوری۔ میں نے یہ تنظیم نہیں بنائی۔ تنظیم کا سربراہ کوئی اور ہے۔ میں تو صرف ڈمی کے طور پر سامنے رہتا ہوں اور اس کا مجھے معاوضہ ملتا ہے۔ بہرحال آپ نے مجھے واقعی بے حد شرمندہ کیا ہے حالانکہ یہاں آج تک کسی کو بھی میری اصل حیثیت کا علم نہیں ہو سکا۔ آپ بے فکر رہیں۔ کلائیڈ جس مشن پر گیا ہے۔ اس کی بکنگ ہی میں کینسل کر دیتا ہوں"...... راجر جیک نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا مشورہ یہی ہے کہ یہ دھندہ چھوڑ دو۔ آگے تمہاری مرضی۔

لیکن بکنگ کینسل کرنے کے ساتھ ساتھ جس نے بکنگ کرائی ہے اسے بھی دھمکی دے دو کہ اگر اب اس نے کسی کو بک کیا تو پھر ساتھ ہی اسے بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ مجھے لگتا ہے کہ بزنس حسد کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن میں اس معاملے میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے ابھی تک میں نے کلائیڈ سے یہ بھی نہیں پوچھا کہ وہ کسے ہلاک کرنے آیا ہے اور نہ ہی میں نے تم سے پوچھا کہ کس نے یہ بکنگ کرائی ہے"...... عمران نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں۔ وہ آدمی آئندہ ایسا سوچے گا بھی نہیں۔ آپ کلائیڈ کو چھوڑ دیں۔ میرا وعدہ کہ وہ واپس آجائے گا اور آئندہ وہ اس کام کے لئے پاکیشیا نہیں آئے گا"...... راجر جیک نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تم نے لاؤڈر کی وجہ سے اپنے باس کی بات سن لی ہے"۔ عمران نے کلائیڈ سے کہا۔

" تم۔ تم کون ہو۔ میں تو تمہیں عام سا آدمی سمجھ رہا تھا لیکن تم نے جس انداز میں باس سے بات کی ہے اس نے تو مجھے حیران کر دیا ہے"...... کلائیڈ نے کہا۔

" تم ان باتوں کو چھوڑو۔ تمہارا یہ فیلڈ نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اٹھ کر اس کی رسیاں کھول دیں۔

" اپنے کاغذات بھی لے جاؤ اور اپنا ریوالور بھی۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اگر تم نے یہاں کوئی جرم کیا تو پھر چاہے تم پاتال میں

کیوں نہ گھس جاؤ۔ تمہاری عبرتناک موت اٹل ہو جائے گی"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں واپس چلا جاؤں گا۔ اب جبکہ باس نے بکنگ ہی کینسل کر دی ہے تو مجھے کیا ضرورت ہے یہ کام کرنے کی"...... کلائیڈ نے کہا اور کاغذات اور ریوالور اٹھا کر اس نے جیبوں میں ڈالے اور پھر عمران اسے دروازے سے باہر بھیج کر دروازہ بند کر کے واپس آگیا۔ اب اس کے ذہن میں کھلبلی ہو رہی تھی کہ یہ موگ کون ہے۔ کلائیڈ نے اس کی آنکھوں کی گہری سرخی کا بتا کر اسے چونکا دیا تھا کیونکہ اس سے پہلے اختاش نے جو کہ جن تھا اسے یہی بتایا تھا کہ جن جب انسان کے روپ میں آتا ہے تو اپنی آنکھوں کی ساخت چھپانے کے لئے آنکھوں کو گہری سرخ کر لیتا ہے۔ اس لحاظ سے تو یہ موگ بھی جن تھا لیکن اگر وہ جن تھا تو پھر اسے کلائیڈ کا سہارا لینے، اسے رقم دینے اور اس سے کام کرانے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر اس کلائیڈ کا حیرت انگیز طور پر خود بخود ٹھیک ہو جانا یہ ساری باتیں اسے شدید الجھن میں ڈال رہی تھیں لیکن اسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ وہ اس سلسلے میں کس سے رابطہ کرے۔ سید چراغ شاہ صاحب عمرہ پر گئے ہوئے تھے۔ کچھ دیر عمران بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" سٹی بنک رحمان پورہ برانچ"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" منیجر الطاف صاحب سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"الطاف صاحب تو یہاں سے دو ماہ پہلے تبدیل ہو چکے ہیں جناب۔ وہ پہلے ہیڈ آفس گئے اور پھر وہاں سے انہیں ایک خصوصی کورس کے سلسلے میں گریٹ لینڈ بھجوا دیا گیا تھا۔ وہ اب گریٹ لینڈ میں ہیں اور چھ ماہ بعد واپس آئیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سفلی دنیا" والے سلسلے میں اس کی جن جن لوگوں نے مدد کی تھی وہ ان سے اس سلسلے میں رابطہ کرنا چاہتا تھا۔ بنک مینجر الطاف نے بھی اس کی مدد کی تھی لیکن اب وہ یہاں موجود نہیں تھے۔ اس کے ذہن میں ایک اور نام موجود تھا۔ پروفیسر دلشاد کا اور وہ اب پروفیسر دلشاد صاحب کو کال کر رہا تھا لیکن پھر یہ سن کر اسے بے حد افسوس ہوا کہ پروفیسر دلشاد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ عمران نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب صوفی جبار سے بات کرنا چاہتا تھا جو اسے پروفیسر دلشاد صاحب کے پاس لے گئے تھے۔ صوفی جبار نے اسے ایک دکان کا نمبر دیا تھا جہاں وہ جنرل سٹور کا سامان سپلائی کرتے تھے لیکن جب وہاں سے بھی یہی جواب ملا کہ وہ دارالحکومت سے باہر گئے ہوئے ہیں تو عمران نے ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔ اب آخری صورت اس کے ذہن میں یہی رہ گئی تھی کہ وہ سفلی دنیا میں اس کے کام آنے والے رفوگر بابا عاجز سے جا کر ملے۔ ابھی عمران اس بارے میں بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور سلیمان اندر داخل

ہوا۔

"سلیمان۔ ادھر آؤ"...... عمران نے کہا تو سلیمان سٹنگ روم میں آ گیا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اس کے دونوں ہاتھوں میں شاپرز تھے۔

"یہ سامان رکھ کر آؤ۔ میں نے تم سے تفصیلی بات کرنی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آ گیا۔

"کیا بات ہے صاحب۔ آپ کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں"۔ سلیمان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا تم کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جسے جنات کے بارے میں معلومات ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سلیمان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے

"ج۔ ج۔ جنات۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کو بیٹھے بٹھائے جنات کیسے یاد آ گئے"...... سلیمان نے ہکلاتے ہوئے کہا تو عمران اس کی حالت پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آج کل جنات میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اچھے بھی اور برے بھی۔ اس روز جو اختاش صاحب آئے تھے۔ وہ بھی جنوں کے ایک قبیلے کے سردار تھے اور پھر میں ایکریمیا نہیں گیا تھا بلکہ مجھے رات کو یہاں

سے اغوا کر کے افریقہ لے جایا گیا تھا اور ظاہر ہے کسی جن نے میری شکل میں تمہیں کہا ہو گا کہ میں ایکریمیا جا رہا ہوں۔ اب ایک جن نے ایک پیشہ ور قاتل کو مجھے ہلاک کرنے بھجوا دیا۔ ابھی اسے واپس بھیجا ہے۔ میں سید چراغ شاہ صاحب کے پاس گیا تھا تاکہ اس بارے میں بات کروں لیکن وہ عمرہ پر گئے ہوئے ہیں۔ سفلی دنیا والے سلسلے میں جن لوگوں نے ہماری مدد کی تھی ان میں سے کوئی بھی نہیں مل رہا۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ اس رفوگر بابا عاجز سے بات کروں کہ تم آ گئے۔ میں نے سوچا کہ شاید تم جانتے ہو"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں۔ یہ جنات آپ سے کیا چاہتے ہیں"...... سلیمان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اپنی کسی خوبصورت جننی سے میری شادی کرنا چاہتے ہوں گے"۔ عمران نے جواب دیا تو سلیمان بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے لئے واقعی کسی جننی بیوی کی ہی ضرورت ہے لیکن آپ مجھے سچ سچ بتائیں۔ پھر میں آپ کو ایک ایسے آدمی کے پاس لے چلوں گا جو جنات کا عامل ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"جنات کا عامل۔ کیا مطلب۔ یہ جنات کا عامل کیا ہوتا ہے"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"ایسے لوگ ہوتے ہیں جو کسی مقدس کلام کی بنیاد پر جنوں کو اپنے قبضے میں کر لیتے ہیں اور پھر ان کی مدد سے لوگوں کے کام کراتے

ہیں۔ انہیں جنات کا عامل کہا جاتا ہے"...... سلیمان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"جنات پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ جنات اور انسان علیحدہ علیحدہ مخلوق ہیں۔ ایک انسان کیسے کسی جن پر قبضہ کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جب جنات انسان پر قبضہ کر لیتے ہیں تو انسان جن پر قبضہ کیوں نہیں کر سکتا۔ انسان تو پھر بھی اشرف المخلوقات ہے"...... سلیمان نے کہا تو عمران کے ذہن میں فوراً کلائیڈ آ گیا۔ اس کا ہوش میں آنے سے پہلے واقعی رویہ ایسا تھا جیسے وہ کسی کے قبضے میں ہو۔ اسی لئے تو عمران سمجھا تھا کہ وہ ہپناٹزم کی ٹرانس میں ہے لیکن ایسا نہ تھا۔

"حیرت ہے۔ نجانے اس دنیا میں کیا کیا ہو رہا ہے۔ بہرحال اختاش صاحب سید چراغ شاہ صاحب کا پیغام لے کر آئے تھے کہ میں ان کے کسی شیطان جن قبیلے کے خلاف کام کروں لیکن میں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد یہ واقعات شروع ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا تو سلیمان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ نے غلطی کی سید چراغ شاہ صاحب کا پیغام آپ کو رد نہیں کرنا چاہئے تھا۔ میں جانتا ہوں انہیں۔ وہ بہت بڑے بزرگ ہیں۔ بہرحال آئیں میرے ساتھ۔ میں آپ کو بابا محمد بخش کے پاس لے چلتا ہوں۔ وہ جنات کا عامل ہے۔ وہ خود ہی آپ کو ساری بات بتا دے گا"...... سلیمان نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ

دونوں کار میں بیٹھے شہر کے گنجان آباد علاقے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران کار چلا رہا تھا جبکہ سلیمان ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور عمران کی رہنمائی کر رہا تھا۔

"ان بابا محمد بخش کی ہسٹری تو بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے بھی اس کے بارے میں مارکیٹ کے ایک دکاندار سے سنا تھا۔ اس کی بیوی پر جن نے قبضہ کر لیا تھا۔ وہ اسے بابا محمد بخش کے پاس لے گیا اور وہ ٹھیک ہو گئی"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہمارے ملک سے جہالت نہیں جا رہی۔ بیوی پر جن نے قبضہ کر لیا۔ ہونہہ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن سلیمان نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان نے کار ایک گنجان علاقے کے آغاز میں رکوا دی۔

"یہاں سے ہمیں پیدل جانا ہو گا۔ تنگ گلی میں ان کا مکان ہے"...... سلیمان نے کہا تو عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے اسے لاک کیا۔

"جب بابا محمد بخش کے قبضے میں جن ہیں تو پھر وہ اس تنگ گلی میں کیوں رہ رہے ہیں۔ کسی بڑی کالونی میں ان کا تو محل ہونا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"صاحب۔ یہ آپ کی اور میری دنیا کے لوگ نہیں ہوتے اور نہ ہی ہمارے انداز میں سوچتے ہیں۔ اس لئے آپ کو ان کا مذاق اڑانے کی

ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے دیکھا کہ رفوگر بابا عاجز میں کس قدر روحانی طاقت تھی لیکن پھر بھی وہ شدید گرمی میں بیٹھا رفوگری کر رہا تھا۔ یہ دنیا ہی علیحدہ ہوتی ہے"...... سلیمان نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ واقعی سلیمان کی بات سچ تھی۔ پھر ایک تنگ سی گلی میں واقع ایک دکان جس پر ایک پرانا سا اور خستہ حال سا بورڈ لگا ہوا تھا۔ یہ حکیم محمد بخش کا بورڈ تھا اور دکان کے اندر ایک بوڑھا آدمی چٹائی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے مختلف رنگوں اور سائزوں کی شیشیاں رکھی ہوئی تھیں۔ دو عورتیں اور چار مرد اس کے سامنے چٹائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"السلام علیکم بابا۔ کیا ہم حاضر ہو سکتے ہیں"...... سلیمان نے کہا تو بابا نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

"وعلیکم السلام۔ آؤ بیٹھو"...... بابا نے کہا اور دوبارہ اس عورت کی طرف متوجہ ہو گیا جس سے وہ بات کر رہا تھا۔ عمران اور سلیمان اندر داخل ہوئے اور پھر چٹائی پر ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ بابا محمد بخش نے وہاں پہلے سے موجود لوگوں کو شیشیوں سے دوائیں نکال کر دیں اور پھر انہیں کھانے کی ہدایات دے کر انہوں نے انہیں بھیج دیا۔ ان لوگوں نے انہیں چند روپے دیئے تھے جو انہوں نے ساتھ پڑی ہوئی پرانی سی صندوقچی میں ڈال دیئے۔

"ہاں جناب فرمایئے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ بوڑھے بابا محمد بخش نے عمران اور سلیمان کی طرف متوجہ ہوتے

ہوئے کہا۔

"میرا نام سلیمان ہے اور یہ میرے صاحب ہیں۔ ان کا نام علی عمران ہے۔ ان کے والد سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔ انہیں جنات کے بارے میں آپ سے بات کرنی ہے۔ مجھے افضل مارکیٹ کے دکاندار عالم خان نے آپ کے متعلق بتایا تھا اس لئے میں انہیں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں"...... سلیمان نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جنات کے بارے ہیں۔ لیکن کیا"...... بابا نے چونک کر عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ واقعی جنات کے عالم ہیں"...... عمران نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو ایک گناہ گار آدمی ہوں جناب۔ عامل تو بہت بڑے لوگ ہوتے ہیں۔ بہرحال آپ فرمائیں۔ آپ کیا چاہتے ہیں"...... بابا محمد بخش نے کہا۔

"کیا جنات آپ کے قبضے میں ہیں"...... عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"میرے قبضے میں تو نہیں البتہ میری مدد ضرور کرتے ہیں اور وہ بھی لوگوں کی بھلائی کے لئے۔ لیکن آپ چاہتے کیا ہیں۔ آپ اپنی بات کریں"...... اس بار بابا محمد بخش کے لہجے میں ہلکی سی ناگواری کا عنصر موجود تھا۔

"آپ سید چراغ شاہ صاحب کو جانتے ہیں جو گاؤں میں رہتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو بابا محمد بخش بے اختیار اچھل پڑے۔

"ہاں ہاں۔ وہ تو میرے پیر و مرشد ہیں۔ وہ تو بہت بڑے بزرگ ہیں۔ آپ انہیں کیسے جانتے ہیں"...... بابا محمد بخش نے کہا۔

"میری والدہ ان کے پاس دعا کے لئے جایا کرتی ہیں۔ ایک بار میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ آج کل وہ عمرے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ اس لئے ہمیں آپ کے پاس آنا پڑا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تو ان کے مقابل کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن بات کیا ہے۔ آپ کا مسئلہ کیا ہے"...... بابا محمد بخش نے کہا تو عمران نے انہیں اختاش کی آمد۔ اس کی باتیں۔ اپنے انکار۔ پھر اغوا ہو کر افریقہ میں شیطانی معبد میں قید ہونا اور پھر وہاں سے نکلنا۔ پھر کلائیڈ کا آنا۔ اس کا مصر کے کسی موگ کے بارے میں بتانا۔ یہ ساری باتیں عمران نے مختصر طور پر بتا دیں۔ بابا محمد بخش خاموش بیٹھے رہے۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... بابا محمد بخش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے آنکھیں بند کیں اور چند لمحوں بعد ان کا جسم اس طرح تڑنے مڑنے لگا جیسے کوئی ان کے جسم کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بری طرح مروڑ توڑ رہا ہو۔ ان کا چہرہ سرخ پڑتا جا رہا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ ان کا جسم نارمل ہو گیا اور انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

" میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو تکلیف اٹھانی پڑی" ...... عمران نے ان کی حالت کے پیش نظر معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ اب تو میں اس کا عادی ہو گیا ہوں۔ بہر حال میں نے مطلوبہ معلومات حاصل کر لی ہیں۔ موگ شیطان کا ایک بہت بڑا چیلا تھا۔ جس طرح کسی بادشاہ کا درباری ہوتا ہے اسی طرح وہ شیطان کا درباری تھا۔ اختاش نے آپ سے ملاقات کی تو شیطان کو اس بات کی فکر ہو گئی کہ اگر آپ نے اختاش کی مدد کی تو آپ شیطان کے چیلے کنٹیلا کو فنا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے موگ کو حکم دیا کہ اس سے پہلے کہ آپ اختاش کی مدد کریں وہ آپ کو ہلاک کر دے۔ چونکہ وہ آپ پر براہ راست حملہ نہ کر سکتے تھے اور نہ ہی آپ پر قبضہ کر سکتے ہیں کیونکہ آپ پر ان کا براہ راست قابو پانا ناممکن تھا چنانچہ موگ نے افریقہ کی ایک شیطان جادوگرنی ڈٹولی کی خدمات حاصل کیں۔ وہ آپ کو صرف اغوا کر سکتی تھی چنانچہ اس نے آپ کو اور آپ کے ایک ساتھی کو اغوا کر لیا اور پھر آپ کو شیطانی معبد میں قید کر دیا گیا۔ وہاں سے آپ نکل آئے تو موگ کو ناکامی کی سزا دی گئی اور اسے دربار سے نکال دیا گیا اور اسے ایک ماہ کی مہلت دی گئی کہ اگر وہ ایک ماہ تک آپ کو ہلاک نہ کر سکا تو اسے فنا کر دیا جائے گا۔ موگ کا ایک نائب جن تھا جس کا نام یابس تھا۔ موگ نے اسے ناکامی کی وجہ گردانتے ہوئے اسے فنا کر دیا۔ پھر اس نے سوچا کہ کسی پیشہ ور قاتل کے ذریعے آپ کو ہلاک کرا دیا جائے۔ چنانچہ وہ انسانی روپ میں یہاں آیا اور اس نے

ایکریمیا کے ایک پیشہ ور قاتل پر قبضہ کر کے اسے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے آپ کے پاس بھیجا۔ موگ چونکہ ویرانوں کا جن ہے اس لئے وہ زیادہ دیر آباد جگہ میں نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ اس ایکریمین قاتل کو بھیج کر وہ ویرانے میں آگیا اور پھر اس کی شامت آگئی کیونکہ وہاں بابا جانو موجود تھا۔ بابا جانو ایک مجذوب ہے جس کی ڈیوٹی ہی ایسے شیطان جنات کا خاتمہ کرنا ہے جو انسانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس نے موگ کو پکڑ لیا اور پھر اپنے دوسرے ساتھی بابا جیون کے ساتھ مل کر اس نے موگ کو آگ میں ڈال کر فنا کر دیا۔ جیسے ہی موگ فنا ہوا۔ وہ ایکریمی قاتل بھی ہوش میں آگیا۔ یہ ہے ساری بات" ...... بابا محمد بخش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا ان مجذوبوں کے پاس کوئی خاص طاقتیں ہیں جن سے وہ ایسا کرتے ہیں اور ہاں آپ نے فنا کا لفظ بار بار استعمال کیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے" ...... عمران نے کہا۔

" آپ کے پہلے سوال کا جواب تو ہاں میں ہے۔ اس دنیا میں ایسے لوگ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں جنہیں ایسی ڈیوٹی ملی ہوتی ہے اور وہ اپنا کام کرتے رہتے ہیں اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ انسان جب مرتے ہیں تو انہیں ہلاک ہونا کہا جاتا ہے جبکہ جنات جب آگ میں جل کر راکھ ہوتے ہیں تو انہیں فنا ہونا کہا جاتا ہے" ...... بابا محمد بخش نے کہا۔

" تو اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ موگ کے فنا ہونے کے بعد بہر حال

شیطان کسی اور جن کو میرے پیچھے لگا دے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن آپ کو سید چراغ شاہ صاحب کا پیغام رد نہیں کرنا چاہئے تھا۔ آپ نے گستاخی کی ہے جس کی وجہ سے آپ پر یہ عذاب ٹوٹنے شروع ہو گئے ہیں۔ اس بار تو آپ بچ گئے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ آئندہ نہ بچ سکیں"...... بابا محمد بخش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے اپنی غلطی کا اعتراف ہے میں نے بہرحال کسی گستاخی کی نیت سے انکار نہ کیا تھا۔ مجھے دراصل سمجھ ہی نہ آئی تھی کہ میں جنات کی کیا مدد کر سکتا ہوں اور کس طرح جنوں کے کسی قبیلے یا اس کے سردار سے لڑ سکتا ہوں۔ پھر آپ نے بتایا ہے کہ ایسے لوگ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں جو ایسے شیطان جنوں کو فنا کر دینے کی ڈیوٹی دیتے رہتے ہیں۔ کیا وہ لوگ یہ کام نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

"جو کچھ آپ کر سکتے ہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے اور پھر آپ کا انتخاب کیا گیا تھا تو کچھ سوچ کر ہی کیا گیا ہو گا اور آپ نے دیکھا کہ اختاش جیسے ہی آپ سے ملا شیطان بوکھلا گیا۔ ورنہ ایسے لوگ تو کام کرتے رہتے ہیں اور شیطان جن ان کے ہاتھوں فنا ہوتے رہتے ہیں لیکن ان کی حدود ہوتی ہیں اور وہ اپنی حدود سے باہر نہیں جا سکتے۔ جبکہ آپ پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے"...... بابا محمد بخش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"آپ اختاش سے ملیں"...... بابا محمد بخش نے کہا۔

"وہ کہاں ملے گا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"بڑے پل کی دوسری طرف پل سے ملحقہ ان کی بڑی آبادی ہے۔ اختاش وہاں رہتا ہے"...... بابا محمد بخش نے جواب دیا۔

"بڑے پل کی دوسری طرف تو ویران علاقہ ہے اور گندے پانی کا جوہڑ ہے اور وہاں جھاڑیاں وغیرہ ہیں۔ وہاں تو کوئی آبادی نہیں ہے"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو بابا محمد بخش بے اختیار مسکرا دیئے۔

"انسانوں کو یہ آبادی نظر نہیں آ سکتی جب تک کہ سردار اختاش یا وہاں کا رہنے والا کوئی جن نہ چاہے۔ انسانوں کو تو وہ علاقہ ویران اور جھاڑیوں سے پر ہی نظر آئے گا"...... بابا محمد بخش نے جواب دیا۔

"تو پھر مجھے آبادی کیسے نظر آئے گی اور میں کیسے سردار اختاش سے مل سکوں گا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بڑے پل سے پہلے ایک کچی آبادی ہے۔ وہاں ایک مسجد ہے جسے موتیوں والی مسجد کہا جاتا ہے اس مسجد کے امام ایک بوڑھے آدمی ہیں جنہیں بابا مولوی کہا جاتا ہے۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ وہ تمہاری اور اختاش کی ملاقات کا بندوبست کر دیں گے"...... بابا محمد بخش نے کہا۔

"اگر انہوں نے انکار کر دیا تو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ انکار نہیں کریں گے۔ انہیں معلوم ہے سب کچھ"۔ بابا محمد بخش نے کہا۔

"آپ جنات کے عامل ہیں اور میں نے جنات کے خلاف کام کرنا ہے۔ کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ ان شیطان جنوں سے تحفظ کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جن بھی بالکل اسی طرح کام کرتے ہیں اور اسی طرح سوچتے ہیں اور اسی طرح عمل کرتے ہیں جس طرح انسان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ان پر اسی طرح اثر کرتا ہے جس طرح انسانوں پر کرتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ ان کی جسمانی ساخت انسانوں سے مختلف ہوتی ہے ان کا مزاج انسانوں سے مختلف ہوتا ہے اور ان کی ذہنی استعداد انسانوں سے کافی کم ہوتی ہے اس لئے اگر تم باوضو رہو گے۔ مقدس کلام سے مدد لو گے تو تمہارا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا البتہ ایک بات میں تمہیں مزید بتا دوں کہ شیطانی جنات کو فنا کرنے کا طریقہ تو آگ میں انہیں جلانا ہوتا ہے لیکن اس کا مخصوص ضابطہ ہوتا ہے۔ ورنہ جن عام انداز میں آگ میں جل کر فنا نہیں ہوتے البتہ انہیں ہلاک کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے اور وہ ہے چاندی کی گولیاں۔ اگر تم خصوصی طور پر پستول، ریوالور یا مشین گن جو بھی اسلحہ استعمال کرو۔ ان کی گولیوں پر خالص چاندی کا کور چڑھوا لو تو پھر یہ گولی بھی انہیں بالکل اسی طرح فنا کر دے گی جس طرح عام گولی انسان کو ہلاک کر دیتی ہے"...... بابا محمد بخش نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی آپ نے انتہائی اہم بات بتائی ہے۔ مجھے سب سے زیادہ فکر اسی بات کی تھی"...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"زیادہ خوش ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ چاندی کی گولی سے جن کے فنا ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ادھر گولی جن کے جسم میں جائے گی ادھر وہ فنا ہو جائے گا میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ان کی جسمانی ساخت انسانوں سے مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے گولی لگنے کے باوجود وہ فوری طور پر فنا نہیں ہوں گے۔ ان کے جسم میں بے پناہ گرمی ہوتی ہے۔ اس لئے جیسے ہی چاندی ان کے جسم میں جائے گی وہ فوراً ہی پگھل جائے گی اور پگھلنے کے بعد وہ ان کے جسم میں شامل ہو جائے گی اور جب پگھلی ہوئی چاندی ان کے جسم کے عناصر میں شامل ہو گی تو ان کے جسم میں پہلے سے موجود بے پناہ گرمی یکلخت اس قدر بڑھ جائے گی کہ ان کے جسم کو فوراً خود بخود آگ لگ جائے گی اور یہ آگ انہیں فنا کر دے گی۔ اس لئے گولی لگنے اور ان کے فنا ہونے میں انسانی وقت کے مطابق بہرحال آٹھ سے دس منٹ لگ جائیں گے اور جنات میں یہ خاصیت ہے کہ اگر وہ ان آٹھ دس منٹوں کے اندر تانبا کھا لیں تو پھر ان کے جسم کے اندر موجود چاندی دوبارہ سخت ہو جاتی ہے اور اس طرح وہ بچ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جن اپنے گلے میں تانبے کے ٹکڑوں کے ہار پہنے رہتے ہیں۔ تم نے انہیں تانبا کھانے سے روکنا ہے۔ پھر وہ فنا ہو جائیں گے"...... بابا محمد بخش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ سائنسی طور پر بھی چاندی انتہائی نرم دھات ہوتی ہے۔ اسے سخت بنانے کے لئے اس میں تانبا شامل کرنا

پڑتا ہے لیکن جب چاندی کی گولیاں تیار کی جائیں گی تو اس میں بھی تانبا ملانا پڑے گا۔ تقریباً سات فیصد تانبا اگر شامل نہ کیا جائے تو چاندی سے کوئی چیز نہیں بنائی جا سکتی۔ اس طرح تو گولی کے ساتھ ہی سات فیصد تانبا بھی تو ان کے جسم کے اندر چلا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"سائنس کا علم تو مجھے نہیں ہے البتہ جس قدر وزن چاندی کا ہوگا اس سے دوگنا تانبا جب وہ کھائیں گے تب چاندی سخت ہو گی ورنہ نہیں"...... بابا محمد بخش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ اچھا آپ یہ بتائیں کہ کسی جن کو اگر بے ہوش کرنا ہو تو پھر کیا کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو بابا محمد بخش بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے اچھا سوال کیا ہے۔ جنات کے جسم میں قدرتی طور پر بے پناہ گرمی ہوتی ہے اس لئے ان کی بے ہوشی کے لئے ضروری ہے کہ اس گرمی کو بے حد کم کر دیا جائے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں خس کا عطر سونگھا دیا جائے۔ اس سے ان کے جسم کے اندر گرمی یکلخت کم ہو جاتی ہے اور وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ پھر انسانی وقت کے مطابق کم از کم دو گھنٹے انہیں خود بخود ہوش میں آنے میں لگتے ہیں لیکن اگر انہیں فوری ہوش میں لانا ہو تو انہیں اگر کا عطر سونگھانا چاہئے۔ وہ فوراً ہوش میں آجائیں گے"...... بابا محمد بخش نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران حیران رہ گیا۔

"لیکن شیطان اور اس کی ذریات کو تو خوشبو سونگھائی جائے تو ان پر انسان سے مختلف اثر ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے جنات کی بات کی ہے۔ گندگی اور غلاظت سے پیدا ہونے والی شیطانی ذریات کی بات نہیں کی۔ جنات بھی انسانوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے ان پر بھی خوشبو اور بدبو کا اثر انسانوں کی طرح ہوتا ہے"...... بابا محمد بخش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ خس کا عطر سونگھایا جائے تو وہ بے ہوش ہو جائیں گے اور اگر کا عطر سونگھایا جائے تو وہ ہوش میں آجائیں گے۔ یہ کس طرح ہو گا۔ معاف کیجئے۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی اور پھر یہ خس اور اگر دراصل ہیں کیا چیزیں۔ اگر بتی تو میں نے سنی ہوئی ہے جس کے جلانے سے عجیب سی خوشبو پیدا ہوتی ہے اور مذہبی محفلوں میں اگر بتی جلائی جاتی ہے لیکن یہ اگر کیا ہوتی ہے اور خس میرے خیال میں تنکے کو کہتے ہیں کیونکہ ایک محاورہ ہے خس وخاشاک۔ اس کا مطلب جھاڑ جھنکار ہوتا ہے۔ اسی طرح خس کم جہاں پاک بھی بولا جاتا ہے۔ کیا گھاس کے تنکے سے بھی عطر نکلتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے حکمت پڑھی ہوئی ہے۔ اس لئے میں تمہارے ان سوالوں کا جواب دے سکتا ہوں۔ خس فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب گھاس ہی ہوتی ہے۔ تنکے کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن یہ ایک خوشبو دار گھاس کو بھی کہتے ہیں۔ یہ خوشبو دار گھاس پانی کے کنارے پر ہوتی

ہے۔ اس کی جڑ سے عطر نکالا جاتا ہے اور اس خس کو شدید گرمی کو کم کرنے کے لئے بھی گھروں میں استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس کا مزاج انتہائی سرد ہوتا ہے۔ اس لئے جب گرم ہوا اس سے ٹکرا کر کمرے میں آتی ہے تو وہ کمرے میں موجود گرم ہوا کو بھی یکلخت ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ اس لئے عطر خس کا مزاج سرد تر ہوتا ہے اور اس کی خوشبو جب جن کو سونگھائی جاتی ہے تو اس کے جسم کی گرمی یکلخت ٹھنڈی پڑ جاتی ہے اور وہ بے ہوش ہو جاتا ہے جبکہ اگر بھی ایک خوشبودار لکڑی ہوتی ہے جسے طب کی زبان میں عود ہندی کہا جاتا ہے اس کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کا عطر سونگھایا جائے تو جنات کے جسم کی گرمی یکلخت بڑھ جاتی ہے"...... بابا محمد بخش نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ آپ واقعی عالم فاضل آدمی ہیں۔ آپ نے واقعی علمی حوالے سے مجھے مطمئن کر دیا ہے۔ بہت شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو بابا محمد بخش بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ۔ اوہ آپ تشریف رکھیں آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ چونکہ میرے پیر و مرشد سید چراغ شاہ صاحب کا تم سے تعلق ہے اس لئے اب تمہارا احترام مجھ پر فرض ہو گیا ہے۔ پہلے مجھے اس بات کا علم نہ تھا"...... بابا محمد بخش نے کہا تو عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک

گڈی نکال کر اس نے نیچے رکھی اور سلام کر کے باہر جانے لگا۔

"ایک منٹ۔ رک جاؤ۔ یہ نوٹ لے جاؤ۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حکمت میں سے وہ میری ضروریات پوری کر دیتا ہے۔ اگر مجھے دولت کی ضرورت ہوتی تو یہ دولت تو میں ویسے ہی ایک حکم دے کر بھی حاصل کر سکتا ہوں۔ یہ کسی مستحق کو دے دینا"...... بابا محمد بخش نے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر عمران کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا پھر عمران نے کافی منتیں کیں لیکن بابا محمد بخش نے رقم لینے سے صاف انکار کر دیا تو عمران نے مجبوراً رقم جیب میں رکھی اور بابا کو سلام کر کے وہ ان کی دکان سے باہر آگئے۔

"حیرت ہے۔ جب بھی مجھے ایسی دنیا کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے تو مجھے انتہائی حیرت ہوتی ہے۔ یہ لوگ کس طرح بے لوث اور دولت سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔ نہ انہیں کوٹھی کی خواہش۔ نہ عہدے کا لالچ اور نہ بڑی بڑی قیمتی گاڑیوں کی خواہش۔ عجیب لوگ ہیں یہ"۔ عمران نے کہا۔

"صاحب۔ ان کے دل بھرے رہتے ہیں۔ دولت کی ہوس اس میں ہوتی ہے جس کا دل خالی ہوتا ہے۔ جو بھی اندر سے خالی ہوتا ہے اس کا قدم جب زمین پر پڑتا ہے تو اچھلنے لگتا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"مجھے تو تم بھی اسی قبیل کے آدمی لگتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں تنگ گلیوں سے گزرتے ہوئے اس طرف کو بڑھتے چلے جا رہے تھے جہاں ان کی کار موجود تھی۔

" میں تو دنیا دار آدمی ہوں صاحب۔ میں تو ایسے لوگوں کے پیروں کی خاک بھی نہیں بن سکتا"...... سلیمان نے بڑے عجز وانکساری سے بھرے لہجے میں کہا۔

" کاش تم مان جاتے تو میرا بہت بڑا بوجھ ہلکا ہو جاتا"...... عمران نے کہا تو سلیمان بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران تنخواہوں کے بل کی بات کر رہا ہے۔

" میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ آپ بھی فلیٹ میں رہتے ہیں اور میں بھی۔ اس کے باوجود آپ کی جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی پوری گڈی نکل آئی"...... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب تم اس جنات کی آبادی میں میرے ساتھ چلو گے تاکہ میں سردار اختاش کو کہہ کر تمہارا وہیں کوئی بندوبست کرا دوں"۔ عمران نے کار میں بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" کیسا بندوبست"...... سلیمان نے چونک کر پوچھا۔

" بند کا مطلب بھی بند کرنا ہوتا ہے اور بست کا مطلب بھی بند کرنا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے اختیارات بند۔ اور ظاہر ہے ایک ہی شخصیت ایسی ہوتی ہے جس کے سامنے مردوں کے سارے اختیارات بند ہو جاتے ہیں اور پھر جب اس شخصیت کا تعلق قوم جنات سے ہو تب تو رہی سہی کسر بھی ظاہر ہے نکل جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" صاحب۔ یہ باتیں مذاق نہیں ہیں اور یہ جنات بھی آپ کی طرح اعلیٰ ذہن کے نہیں ہوتے کہ مذاق کو سمجھ سکیں۔ اس لئے آپ اس معاملے میں مذاق نہ کیا کریں اور مجھے آپ فلیٹ پر چھوڑ دیں۔ میں اس آبادی میں نہیں جانا چاہتا۔ مجھے تو اس تصور سے ہی خوف آتا ہے کہ جنات جب اصل روپ میں آئیں گے تو کیا ہو گا۔ میرا تو دل ہی فیل ہو جائے گا"...... سلیمان نے حقیقتاً سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم فکر نہ کرو میں سردار اختاش سے کہہ کر انہیں خوبصورت روپ دھارنے پر مجبور کر دوں گا"...... عمران نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

" پھر بڑی بیگم صاحبہ کے پاس چلیں تاکہ میں انہیں بتا سکوں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں"...... سلیمان نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

" یہ کام سید چراغ شاہ صاحب نے میرے ذمے لگایا ہے اس لئے اماں بی نے کوئی اعتراض نہیں کرنا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کے ذمے لگایا ہے۔ میرے ذمے تو نہیں لگایا"...... سلیمان نے فوراً ہی جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں تو ان لوگوں کے بارے میں سوچ رہا ہوں جنہوں نے اس شیطان جن کو فنا کر دیا۔ کون لوگ ہوں گے وہ"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے کہا۔

" اللہ کے بندے ہی ہوں گے۔ نجانے اس دنیا میں کہاں کہاں

کون کون کیا کیا کر رہا ہے"...... سلیمان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ تمہارا یہ فقرہ تو نصاب کی گرائمر کی کتاب میں ہونا چاہیئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلیمان مسکرا دیا۔ پھر واقعی عمران نے سلیمان کو فلیٹ پر اتار دیا اور خود کار آگے بڑھا لے گیا۔ وہ اب جلد از جلد سردار اختاش سے مل لینا چاہتا تھا۔ کیونکہ بابا محمد بخش سے ملنے کے بعد اسے خود اس معاملے میں انتہائی دلچسپی محسوس ہو رہی تھی۔

مصر کے انتہائی قدیم شہر اسنا کے ایک گنجان آباد علاقے میں واقع ایک قدیم اور خاصی بڑی حویلی تھی۔ گنجان آباد علاقے میں اس قدر وسیع و عریض حویلی دیکھ کر ہر شخص حیران ہو جاتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ اس حویلی میں مصر کے کسی قدیم بادشاہ کی کنیز رہتی تھی اور اس کے اردگرد مکانات اس کنیز کے خدمت گاروں کے تھے۔ حویلی سنسان اور ویران تھی۔ آدھی سے زیادہ گر چکی تھی۔ موجودہ دور میں اس حویلی میں ایک شخص القیس نامی رہتا تھا۔ القیس خاصے صحت مند جسم کا مالک تھا۔ لیکن اردگرد کے علاقے میں رہنے والے بوڑھے کہتے تھے کہ انہوں نے اپنے بچپن میں بھی القیس کو اسی حالت میں دیکھا تھا اور کہا جاتا تھا کہ القیس نجانے کتنی صدیوں سے زندہ ہے اور اس حویلی میں رہتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ القیس قدیم بادشاہوں کے دور میں بھی اسی طرح رہتا تھا۔ اس لئے اس نے قدیم دور کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا

ہے۔ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ القیس اس کنیز کا بیٹا ہے جو اس حویلی میں
رہتی تھی اور اس نے نوجوانی میں کسی قدیم پجاری کی خدمت کی تھی
جس نے اسے ایسی طاقتیں دے رکھی تھیں کہ وہ صدیوں سے نہ صرف
زندہ ہے بلکہ اسی حالت میں ہے۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں کے لوگ
القیس سے اس طرح ڈرتے تھے جیسے انسان موت سے ڈرتا ہے۔
القیس انتہائی کم آمیز تھا۔ وہ نہ کسی سے ملتا تھا اور نہ حویلی سے بغیر
کسی اشد ضرورت کے باہر آتا تھا البتہ جب اسے باہر آنا ہو تو اس کے
پاس ایک پرانی سی کار تھی جس کے تمام شیشے گہرے سیاہ رنگ کے
تھے اور القیس اس کار میں بیٹھ کر حویلی سے باہر آتا تھا۔ اس کا ڈرائیور
ایک طویل القامت لیکن دبلے پتلے جسم کا مصری تھا جس کا نام کیناس
تھا۔ یہ کیناس ہی القیس کے پاس رہتا تھا اور کوئی آدمی اس حویلی میں
داخل نہ ہو سکتا تھا۔ حویلی کے آخری حصے میں چند کمرے سلامت تھے
اور القیس انہی کمروں میں رہتا تھا۔ کیناس کار کے بغیر بھی شہر میں آتا
جاتا رہتا تھا اور بازار سے خریداری بھی وہی کرتا تھا لیکن وہ کسی سے
فالتو بات چیت نہ کرتا تھا اور لوگ القیس کی طرح اس سے بھی خوفزدہ
رہتے تھے اس وقت حویلی کے ایک بڑے کمرے کے درمیان القیس
فرش پر بچھی ہوئی ایک چٹائی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواروں پر سیاہ
رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا لیکن چونکہ کمرے کی چھت میں لٹکا ہوا بلب جل
رہا تھا اس لئے کمرے میں روشنی موجود تھی۔ چٹائی پر عجیب وغریب
شکلوں کے جانوروں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ القیس دوزانو ہو کر

بیٹھا ہوا تھا اس کی آنکھیں سامنے سیاہ دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ پلکیں
بھی نہ جھپک رہا تھا کہ اچانک دیوار پر سرخ رنگ کا ایک نقطہ گھومتا
ہوا دکھائی دینے لگا۔ اس کے ساتھ ہی بلب کی روشنی اس طرح کم ہونا
شروع ہو گئی جیسے بجلی کا لوڈ کم ہونے کی وجہ سے بلب کی روشنی کم ہو
جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ سرخ رنگ کا تیزی سے گھومتا ہوا
نقطہ بھی اب بڑا ہوتا جا رہا تھا اور پھر یکلخت یہ نقطہ گھومنا بند ہو گیا اور
اس کے ساتھ ہی دیوار پر ایک آڑی ترچھی سرخ رنگ کی لکیریں پھیل
گئیں پھر یہ لکیریں ایک خوفناک چہرے کا روپ دھار گئیں اور اس کے
ساتھ ہی کمرے میں انتہائی تیز اور خوفناک بو پھیل گئی۔
"بگنونا شیطان کا پیغام لے کر آیا ہے عظیم القیس"...... ایک چیختی
ہوئی مکروہ سی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔
"کیا پیغام ہے بگنونا"...... القیس نے بھاری لہجے میں کہا۔
"کنٹیلا کی حفاظت کرو اور عمران کو ہلاک کر دو"...... اسی چہرے
سے مکروہ سی آواز سنائی دی تو القیس بے اختیار اچھل پڑا۔
"کیا مطلب۔ کون عمران"...... القیس نے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"تفصیلی پیغام اکور کو بلا کر معلوم کرو۔ میں جا رہا ہوں"۔ بگنونا
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چہرہ ایک بار پھر پھیل کر آڑی ترچھی
لکیروں میں تبدیل ہوا اور پھر وہ سمٹ کر نقطہ بنا اور نقطہ تیزی سے

گھومنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی بلب کی مدھم روشنی تیز ہونا شروع ہو گئی اور کمرے میں اچانک پھیل جانے والی تیز بو ختم ہو گئی اور پھر نقطہ بھی غائب ہو گیا۔ القیس کے چہرے پر حیرت تھی۔ اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر دیوار پر پھونکا تو دیوار درمیان سے پھٹی اور ایک چھوٹے قد لیکن بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی قبا تھی جس پر عجیب و غریب شکلیں بنی ہوئی تھیں۔ اس آدمی کی آنکھیں انڈے کی طرح سفید تھیں۔ ان میں سیاہی کا کوئی نقطہ موجود نہ تھا۔

"اکور حاضر ہے آقا"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور القیس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"اکور۔ بڑے شیطان کا پیغام لے کر ابھی بگنونا آیا تھا۔ اس نے مختصر سا پیغام دیا ہے کہ کنٹیلا کی حفاظت کرو اور عمران کو ہلاک کر دو۔ جب میں نے وضاحت پوچھی تو اس نے کہا کہ تفصیل اکور بتائے گا۔ بتاؤ اس پیغام کی کیا تفصیل ہے۔ کنٹیلا کو تو میں جانتا ہوں لیکن یہ عمران کون ہے اور کیوں کنٹیلا کی حفاظت اور اس عمران کی ہلاکت کا پیغام دیا گیا ہے"...... القیس نے کہا۔

"آقا۔ عمران پاکیشیا کا رہنے والا ہے۔ انتہائی ذہین شاطر اور خطرناک آدمی ہے۔ اس کا اپنا کردار بھی بے حد صالح ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کی ماں بھی بے حد نیک عورت ہے اور وہ اس کے لئے مسلسل دعائیں کرتی رہتی ہے۔ پھر اس عمران کی پشت پر روشنی کی بڑی بڑی طاقتیں ہیں۔ یہ شخص کئی بار شیطان اور اس کے بڑے بڑے

چیلوں سے ٹکرا چکا ہے اور اس نے انہیں ہلاک کر کے شیطان کو بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ اب شیطان کے خاص چیلے کنٹیلا نے جنوں کے اخنوخ قبیلے میں بہت سی کامیابیاں حاصل کر لی ہیں اور یہ امکان پیدا ہو گیا ہے کہ یا تو اخنوخ قبیلہ جو کہ مسلمان ہے۔ شیطان کا پیروکار بن جائے گا یا پھر مکمل طور پر فنا ہو جائے گا اور یہ ساری کوششیں کنٹیلا اور اس کے خاص چیلے جنوں کی ہیں۔ اس پر روشنی کی طاقتوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اخنوخ کے ایک قبیلے کا سردار اختاش جو کہ اخنوخ کے گچھو کا سرپنچ ہے اور پاکیشیا کے دارالحکومت میں رہتا ہے۔ اسے خاص طور پر بے حد تشویش ہوئی تو وہ روشنی کی ایک بڑی طاقت کے پاس گیا اور اس نے کنٹیلا کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔ روشنی کی اس طاقت نے کنٹیلا کے خاتمے کے لئے اسے پیغام دے کر اس عمران کے پاس بھیج دیا کہ عمران اس اختاش کے ساتھ مل کر کنٹیلا کا خاتمہ کرے لیکن اس عمران نے انکار کر دیا جس پر اختاش بے حد مایوس ہوا اور دوبارہ اس روشنی کی طاقت کے پاس گیا تو اس طاقت نے اختاش کو بتایا کہ عمران خود ہی اس کے پاس آکر کام کرنے کی حامی بھرے گا۔ چنانچہ اختاش مطمئن ہو گیا۔ یہ اطلاع بڑے شیطان تک پہنچ گئی۔ بڑے شیطان نے حکم دیا کہ اس سے پہلے کہ عمران اختاش کے ساتھ مل کر کنٹیلا کے خلاف کام کرے اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس کے لئے اس نے اپنے دربار کی ایک خاص طاقت موگ کو مقرر کیا۔ موگ جن ہے اور اس کا خاص چیلا یابس ہے۔ موگ

منصوبہ بندی کا شیطانی دنیا میں بہت بڑا ماہر سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے بڑے شیطان کا پیغام تھا کہ موگ کوئی ایسا منصوبہ بنائے گا جس میں اس عمران کو پھنسا کر ہلاک کر دیا جائے گا چنانچہ موگ نے منصوبہ بنایا اور افریقہ کی ایک شیطان جادوگرنی وٹولی کی مدد سے اس عمران کو پاکیشیا سے اغوا کر کے شیطانی سیاہ معبد میں قید کر دیا گیا۔ عمران کا ایک افریقی ساتھی بھی ہے جس کا نام جوزف ہے۔ اسے افریقی ساحر کہا جاتا ہے موگ نے یہ سوچ کر کہ کہیں یہ افریقی ساحر عمران کو چھڑوا نہ لے وٹولی کی مدد سے عمران کے ساتھ اس افریقی ساحر جوزف کو بھی اغوا کیا گیا اور شیطان کے سیاہ معبد میں قید کر دیا گیا تاکہ یہ وہاں سے نہ نکل سکیں اور بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اندر ہی ہلاک ہو جائیں۔ موگ نے یابس کو سیاہ معبد کا بڑا پجاری بنا کر ان کی حفاظت پر لگا دیا لیکن یہ لوگ پراسرار طور پر وہاں سے نکل گئے۔ اس ناکامی پر بڑے شیطان نے موگ کو سزا دی اور اسے اپنے دربار سے نکال دیا اور اسے ایک ماہ کی مہلت دی کہ وہ ایک ماہ کے اندر اس عمران کو ہلاک کر دے۔ ورنہ اسے فنا کر دیا جائے گا۔ موگ نے یابس کو سزا دی اور اسے فنا کر دیا۔ پھر موگ، انسانی روپ میں پاکیشیا گیا اور وہاں اس نے ایک پیشہ ور قاتل کو مجبور کیا کہ وہ اس عمران کا خاتمہ کرے اور خود وہ آباد جگہ سے نکل کر ویرانے میں چلا گیا کیونکہ وہ ویرانے کا جن تھا۔ وہاں نیکی کے دو نمائندے فنائی موجود تھے۔ موگ چونکہ انسانی روپ میں تھا اس لئے انہوں نے اسے پکڑ لیا اور پھر آگ میں جلا کر فنا کر دیا۔ ادھر وہ

پیشہ ور قاتل بھی ناکام ہو گیا اس طرح موگ بھی فنا ہو گیا اور یابس بھی اور عمران کا کچھ بھی نہ بگڑا۔ الٹا عمران کو اس کام میں دلچسپی پیدا ہو گئی اور وہ ایک ایسے آدمی سے ملا جو جنات کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ چنانچہ اب اس عمران نے کنٹیلا کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب وہ اختاش سے ملے گا اور کنٹیلا کے خلاف کام شروع کر دے گا اور بڑے شیطان کا خیال ہے کہ عمران جس قسم کا آدمی ہے وہ بہرحال کنٹیلا کو فنا کر دے گا اور کنٹیلا اگر فنا ہو گیا تو اس کا قبیلہ بھی بے بس ہو جائے گا کیونکہ اس کے قبیلے میں کنٹیلا کے علاوہ اور کوئی ایسا جن موجود نہیں ہے جو اخنوخ قبیلے کو فنا کر سکے اور کنٹیلا کے فنا ہوتے ہی اس کا قبیلہ اور اس کے خاص قبیلے بھی خود بخود فنا ہو جائیں گے۔ اس طرح بڑے شیطان کا تمام منصوبہ خاک میں مل جائے گا۔ چنانچہ بڑے شیطان نے فیصلہ کیا ہے کہ کنٹیلا کی حفاظت کی جائے اور اس عمران کو ہلاک کرنے کا کام تمہارے ذمہ لگایا جائے کیونکہ عمران انسان ہے اور کنٹیلا اور اس کے ساتھی جن ہیں۔ اس لئے وہ عمران کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ پہلے موگ جیسا جن بھی اس کے مقابلے میں فنا ہو چکا ہے۔ اس لئے بڑے شیطان نے تمہارا انتخاب کیا ہے کہ تم انسان ہو اور بے پناہ شکتیوں کے مالک بھی ہو اور تمہارا ذہن بھی بالکل اس عمران جیسا ہی ہے۔ اس لئے بڑے شیطان کا خیال ہے کہ تم اس عمران کو آخر کار ہلاک کر سکو گے"...... اکور نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ بڑا شیطان کس دائرے کا بڑا شیطان ہے"...... القیس نے پوچھا تو اکور بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب آقا۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھ سکا"...... اکور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ شیطانی نظام کے بہت سے دائرے ہیں اور ہر دائرے کا علیحدہ علیحدہ بڑا شیطان ہوتا ہے۔ جیسے سفلی دنیا کا دائرہ علیحدہ ہوتا ہے اور اس کا بڑا شیطان بھی علیحدہ ہے، اسی طرح رذیلی دنیا کا دائرہ علیحدہ ہے۔ چھلاوے کا دائرہ علیحدہ۔ بھوت پریت کا علیحدہ۔ جادو کا دائرہ علیحدہ ۔ گندگی اور عفونت کی دنیا کا دائرہ علیحدہ۔ انسانی دنیا کا دائرہ علیحدہ اور جناتی شیطان کا دائرہ علیحدہ ۔ اس طرح بے شمار شیطانی دائرے ہیں۔ گو ان سب کا کام ایک ہی ہوتا ہے کہ خیر کے خلاف کام کرنا اور شر کو بڑھانا۔ لیکن بہرحال ہر دائرے سے متعلق مخلوق علیحدہ ہوتی ہے اور اس کا بڑا شیطان بھی علیحدہ ہوتا ہے اور بگنونا ہر دائرے کے بڑے شیطان کا پیغام لاتا ہے جو کچھ تم نے بتایا ہے اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ بگنونا نے جس بڑے شیطان کا پیغام پہنچایا ہے وہ انسانی شیطان دائرے کا بڑا شیطان ہے یا کسی اور دائرے کا"۔ القیس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ یہ بات کیوں پوچھنا چاہتے ہیں آقا"...... اکور نے پوچھا۔

"اس لئے تاکہ جب میں اپنا کام مکمل کر لوں تو پھر بڑے شیطان سے اس کے دائرے کے مطابق ہی شکتیاں انعام کے طور پر طلب کر

سکوں"...... القیس نے کہا۔

"بگنونا جس بڑے شیطان کا پیغام لے آیا ہے وہ جناتی دائرے کا بڑا شیطان ہے"...... اکور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ اب میں جانوں اور یہ عمران"...... القیس نے کہا تو اکور اٹھا اس نے القیس کے سامنے سر جھکایا اور پھر واپس دیوار کے پھٹے ہوئے حصے میں داخل ہو گیا۔ اس کے داخل ہوتے ہی دیوار برابر ہو گئی تو القیس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھائے اور انہیں اس انداز میں ہراتا رہا جیسے قدیم دور کا کوئی رقص کر رہا ہو۔ کمرے میں روشنی تیزی سے مدھم ہوتی چلی گئی۔ پھر کچھ دیر بعد جب اس نے ہاتھ نیچے کئے تو روشنی یکلخت تیز ہو گئی اور القیس نے ایک طویل سانس لیا۔ پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ اپنے سامنے چٹائی پر بنی ہوئی ایک خوفناک شکل پر زور سے مارا تو ایک دھماکہ ہوا اور جہاں القیس نے ہاتھ مارا تھا وہاں سے سیاہ رنگ کا دھواں نکلا اور پھر یہ دھواں عورت کی شکل میں مجسم ہوتا چلا گیا۔ یہ ایک قدیم مصری عورت تھی۔ اس کے جسم پر بھی قدیم مصری لباس تھا۔

"عاکی حاضر ہے آقا"...... اس عورت نے القیس کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"عاکی۔ میں نے کنٹیلا اور اس کے پورے قبیلے کے گرد اکمار کا حصار کر دیا ہے۔ اس حصار میں سے صرف تم گزر سکتی ہو۔ اس لئے

میں نے تمہیں بلایا ہے کہ تم جا کر کنٹیلا کو بتا دو کہ اب جب تک اس کا مخالف آدم زاد عمران ہلاک نہیں ہو جاتا وہ اکمار سے باہر نہیں جا سکتا۔ کیونکہ بڑے شیطان نے مجھے کنٹیلا کی حفاظت کا حکم دیا ہے اور کنٹیلا کی حفاظت اکمار سے زیادہ اچھی طرح اور کسی طرح نہیں ہو سکتی"...... القیس نے کہا۔

"جو حکم آقا"...... اس عورت نے کہا اور اس کا جسم ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہو کر چٹائی پر بنی ہوئی اس شکل میں غائب ہو گیا۔ القیس خاموش بیٹھا رہا۔ کچھ دیر بعد اس شکل میں سے ایک بار پھر دھواں نکلا اور ایک بار پھر مصری عورت عاکی اس کے سامنے موجود تھی۔

"آپ کا پیغام پہنچا دیا ہے میں نے آقا اور کنٹیلا نے آپ کا شکریہ ادا کیا ہے لیکن اس نے پوچھا ہے کہ اسے کب تک اس حصار میں رہنا پڑے گا"...... عاکی نے کہا۔

"جب تک یہ عمران ختم نہیں ہو جاتا"...... القیس نے کہا۔

"ٹھیک ہے آقا۔ اب میں جاؤں"...... عاکی نے کہا۔

"ہاں۔ اب تم جا سکتی ہو"...... القیس نے کہا اور عاکی کا جسم دوبارہ دھوئیں میں تبدیل ہوا اور پھر چٹائی کی اس شکل میں غائب ہو گیا تو القیس نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کا ملازم کیناس اندر داخل ہوا اور القیس کے سامنے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"کیناس۔ آج سے ہم مصر کے دارالحکومت میں اپنی رہائش گاہ پر رہیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ہمیں وہاں طویل عرصہ تک رہنا پڑے اس لئے تم مکمل تیاری کر لو"...... القیس نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... کیناس نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران نے اپنی کار بڑے پل سے پہلے آنے والی کچی آبادی کے قریب لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ کچی آبادی کی طرف بڑھ گیا جس کے گرد چھوٹی چھوٹی دکانیں تھیں۔

"موتیوں والی مسجد کہاں ہے"...... عمران نے ایک بوڑھے آدمی سے پوچھا جو چھوٹی سی پرچون کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا۔

"ساتھ والی گلی میں چلے جائیں۔ آگے جا کر یہ گلی بائیں طرف گھوم جائے گی۔ وہاں مسجد ہے۔ لیکن آپ کو وہاں کیا کام ہے"...... بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ عمران کی شخصیت کے ساتھ ساتھ اس کا لباس اور پھر سامنے کھڑی ہوئی کار بوڑھے نے دیکھ لی تھی۔ اس لئے شاید اس نے یہ بات پوچھی تھی۔

"وہاں امام مسجد ہیں بابا مولوی۔ میں نے ان سے ملنا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ان کا مکان بھی مسجد کے ساتھ ہے"...... بوڑھے نے کہا تو عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور آگے بڑھ گیا۔ گلی انتہائی تنگ اور کچی تھی۔ درمیان میں گندے پانی کی نالی بہہ رہی تھی اور ویسے بھی گلی میں جگہ جگہ گندگی پڑی ہوئی تھی۔

"یہ حکومت کیا کر رہی ہے۔ لوگوں کو تو بنیادی سہولتیں بھی میسر نہیں ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بچتا بچاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ گلی میں سے گزرنے والے بوڑھے اور جوان سب اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے لیکن عمران خاموشی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر بائیں ہاتھ گھوم کر وہ واقعی ایک چھوٹی سی اور کچی بنی ہوئی مسجد تک پہنچ گیا۔

"یہاں بابا مولوی صاحب کا مکان ہے۔ مجھے ان سے ملنا ہے"۔ عمران نے وہاں موجود ایک آدمی سے کہا۔

"یہ سامنے ان کا دروازہ ہے۔ ٹھہریں۔ میں بلاتا ہوں انہیں"۔ اس آدمی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

"کون"...... اندر سے ایک آواز سنائی دی۔ آواز نسوانی تھی۔

"بابا مولوی کو باہر بھجواؤ۔ کوئی بڑا صاحب ان سے ملنے آیا ہے"...... اس آدمی نے کہا تو چند لمحوں بعد ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا بوڑھا باہر آگیا۔ اس کے جسم پر سادہ سا لباس تھا البتہ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔ اس کی داڑھی تو کیا سر کے بال حتیٰ کہ بھنویں تک سفید تھیں لیکن اس کا جسم مضبوط تھا اور چہرے سے بھی وہ زیادہ

عمر کا نہ لگتا تھا۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"جی صاحب"...... اس بوڑھے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... بوڑھے نے جواب دیا اور پھر اس نے پراعتماد انداز میں مصافحہ کیا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور مجھے آپ کے پاس بابا محمد بخش نے بھیجا ہے۔ آپ سے چند باتیں کرنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا آیئے"...... بابا مولوی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لے کر باہر ایک ہوٹل نما دکان پر آ گیا۔ اس کے کہنے پر ہوٹل والے نے دو لوہے کی پرانی سی کرسیاں ایک طرف کر کے رکھ دیں اور درمیان میں لوہے کی ایک پرانی سی میز بھی رکھ دی۔

"تشریف رکھیں"...... بابا مولوی نے کہا اور عمران کے بیٹھنے پر وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں نے پل کی دوسری طرف واقع جنوں کی بستی کے سردار اختاش سے ملنا ہے اور مجھے بابا محمد بخش نے بتایا ہے کہ یہ ملاقات آپ کے ذریعے ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو بابا مولوی بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ سردار اختاش کے بارے میں کیسے جانتے ہیں"...... بابا مولوی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ہوٹل کے مالک

نے چائے کی دو پیالیاں لا کر میز پر رکھ دیں۔ ساتھ ہی ایک پلیٹ بھی تھی جس میں چار رس تھے۔

"لیجئے۔ اس وقت تو میں یہی خدمت کر سکتا ہوں"...... بابا مولوی نے کہا۔

"آپ نے تکلف سے کام لیا ہے بابا صاحب۔ بہرحال شکریہ"۔ عمران نے کہا اور ایک رس اٹھا کر ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے چائے کی پیالی اٹھا لی۔ ایک رس بابا مولوی نے اٹھایا اور اسے چائے کی پیالی میں ڈبو کر کھانے لگا۔

"سردار اختاش میری رہائش گاہ پر آئے تھے۔ انہیں سید چراغ شاہ صاحب نے بھیجا تھا لیکن میں نے ان کا کام کرنے سے چند خاص وجوہات کی بنا پر انکار کر دیا تھا لیکن اب میں ان کا کام کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن سید چراغ شاہ صاحب عمرے پر گئے ہوئے ہیں۔ میں بابا محمد بخش حکیم صاحب سے ملا اور انہوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ میری سردار اختاش سے اس بستی میں ملاقات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں تو آپ کو کچھ اور سمجھ رہا تھا۔ آپ تو کچھ اور ہیں۔ آپ نے جو حوالے دیئے ہیں اس کے بعد تو مجھے یہ کام کرنا پڑے گا لیکن سردار اختاش آپ سے کس روپ میں ملے تھے"...... بابا مولوی نے کہا۔

"انسانی روپ میں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اگر آپ چاہیں تو سردار اختاش کو یہاں بھی بلوایا جا سکتا ہے"...... بابا مولوی نے رس کھانے کے بعد پیالی میں موجود بقیہ چائے پیتے ہوئے کہا۔ عمران اس دوران چائے پی چکا تھا۔

"جی میں ان سے وہیں ان کی بستی میں ہی ملنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں"...... بابا مولوی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران بھی کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے ہوٹل کا مالک آگیا۔

"میرے گھر کہہ دینا کہ میں تھوڑی دیر بعد واپس آجاؤں گا"...... بابا مولوی نے ہوٹل والے سے کہا۔

"اچھا بابا صاحب"...... ہوٹل والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بابا مولوی نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک مڑا تڑا سا نوٹ نکالا اور ہوٹل والے کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ نہیں بابا صاحب۔ کبھی کبھی تو آپ ہمیں خدمت کا موقع دیتے ہیں اور یہ آپ کے مہمان تو ہمارے بھی مہمان ہیں"...... ہوٹل والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور برتن اٹھا کر واپس چلا گیا اور عمران ان لوگوں کا بے پناہ خلوص دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے جان بوجھ کر ہوٹل کے مالک کو پیمنٹ کرنے کی کوشش نہ کی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایسا کرنے سے بابا مولوی صاحب ناراض ہو جائیں گے۔

"آیئے جناب"...... بابا مولوی نے ہوٹل والے کو دعائیں دینے

کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر چوک کی طرف مڑ گیا۔

"میری کار موجود ہے"...... عمران نے سامنے کھڑی ہوئی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اسے یہیں رہنے دیں۔ واپسی میں لے لینا۔ وہاں کار کھڑی اچھی نہ لگے گی اور ہم اوپر پل کی بجائے نیچے سے جائیں گے"...... بابا مولوی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ بڑے پل کے نیچے سے گزر کر جب دوسری طرف پہنچے تو وہاں گندے پانی کا جوہڑ اور طویل و عریض ویران علاقہ موجود تھا۔ جس میں سوائے جھاڑیوں اور جھاڑ جھنکار کے اور کچھ نہ تھا۔

"آیئے"...... بابا مولوی نے کہا اور اس گندے جوہڑ کے کنارے سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ عمران ان کے پیچھے چل رہا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ جوہڑ کی دوسری طرف پہنچے۔ اچانک عمران کا پیر کسی جھاڑی کی جڑ میں اٹک گیا اور عمران کے جسم نے ہلکا سا جھٹکا کھایا لیکن عمران گرنے سے بچ گیا۔ اس نے اپنا پیر جھاڑی کی جڑ سے علیحدہ کر کے جیسے ہی سر اٹھایا وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ وہ ایک آبادی کے سرے پر موجود تھا۔ آبادی عام انسانوں کی تھی۔ ویسی ہی گلیاں۔ ویسے ہی کچے پکے اور چھوٹے بڑے مکانات۔ وہاں عورتیں بھی تھیں۔ بچے بھی۔ جوان بھی اور بوڑھے بھی۔ لیکن وہ سب عام انسان تھے۔

"آجاؤ۔ آجاؤ"...... بابا مولوی نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو عمران نے بے اختیار مڑ کر دیکھا تو گندے پانی کا

جوہڑ ویسے ہی موجود تھا لیکن وہ ویرانہ جہاں جھاڑیوں اور جھاڑ جھنکار کے علاوہ اور کچھ نظر نہ آرہا تھا وہاں اب ایک گنجان آبادی نظر آرہی تھی۔ عمران نے مڑ کر بڑے پل کی طرف دیکھا تو پل بھی موجود تھا اور پل پر سے ٹریفک بھی اسی طرح گزر رہی تھی۔

"آجاؤ بھئی"...... بابا مولوی نے ایک بار پھر مڑ کر کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر آگے بڑھنے لگا۔ وہاں موجود لوگ بابا مولوی کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کر رہے تھے اور بابا مولوی سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے جبکہ عمران کی طرف کوئی متوجہ نہ تھا۔ پھر مولوی بابا ایک کافی بڑے اور پختہ مکان کے سامنے جا کر رک گئے۔

"سردار اختاش۔ سردار اختاش"...... مولوی بابا نے دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی تو دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آگیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ کے ساتھ ہیں۔ میں دروازہ کھولتا ہوں"...... آنے والے نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ساتھ والا دروازہ کھلا اور دروازے میں وہی ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

"آیئے"...... اس نے کہا اور مولوی بابا عمران کو ساتھ لے کر اس کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہاں میز اور کرسیاں بھی موجود تھیں اور ایک سائیڈ پر ایک پلنگ بھی رکھا ہوا تھا۔ دیواروں پر مذہبی طغرے بھی موجود تھے۔

"بیٹھیں صاحب"...... مولوی بابا نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لیتے ہوئے بیٹھ گیا۔

"کیا یہی سردار اختاش تھے۔ لیکن میرے پاس جو آئے تھے وہ تو اور شکل میں تھے"...... عمران نے کہا۔

"یہ سردار اختاش کے بیٹے ہیں"...... مولوی بابا نے کہا تو عمران اور زیادہ حیران ہو گیا۔

"لیکن ان کے بیٹے نے مجھے کیسے پہچان لیا۔ وہ تو مجھے پہلی بار دیکھ رہے تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صاحب۔ یہ جنوں کی بستی ہے اور جن انسانوں کی نسبت حالات سے زیادہ واقف ہوتے ہیں"...... مولوی بابا نے کہا۔

"لیکن یہاں جو عورتیں، بوڑھے، مرد اور بچے نظر آرہے ہیں وہ تو بالکل انسانوں جیسے ہیں۔ کسی طرح بھی جن نہیں لگ رہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب اس بستی کو کسی انسان پر ظاہر کیا جاتا ہے تو پھر یہاں سب انسان ہی نظر آتے ہیں"...... مولوی بابا نے کہا۔

"آپ نے اسے ظاہر کیا ہے مجھ پر۔ کس طرح۔ کیا کوئی خاص عمل ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ خدائی راز ہیں صاحب۔ آپ کی سمجھ میں نہیں آسکیں گے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت بخشی ہے کہ میں انسانوں کے ساتھ ساتھ یہاں کے جنوں کو بھی ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے اللہ

تعالیٰ نے مجھ پر خاص رحمت کی ہوئی ہے"...... مولوی بابا نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیا حقیقت میں پوری بستی اسی طرح ہے جس طرح ہمیں نظر آ رہی ہے یا اس کی کوئی اور شکل ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔ ایسی نہیں ہوتی۔ تم انسان ہو اس لئے تمہیں یہ انسانوں جیسی بستی ہی نظر آ رہی ہے"...... مولوی بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان جنوں کی اصل شکل کیسی ہوتی ہے"...... عمران نے پوچھا تو مولوی بابا بے اختیار ہنس پڑے۔

"اصل شکل میں یہ انسانوں کو نظر ہی نہیں آ سکتے۔ اس لئے کچھ پوچھنا اور کچھ بتانا ہی بے کار ہے"...... مولوی بابا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو مسئلہ بن جائے گا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ سردار اختاش آ جائیں پھر ان سے بات ہو گی"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور سردار اختاش اندر داخل ہوئے۔ وہ اسی شکل میں تھے جس میں عمران سے ملے تھے"...... عمران اور مولوی بابا دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تشریف رکھیں۔ یہ تو میری خوش نصیبی ہے کہ عمران صاحب اور مولوی بابا آپ میرے پاس تشریف لائے ہیں"...... سردار

اختاش نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"مجھے اجازت۔ میں نے واپس جانا ہے"...... اچانک مولوی بابا نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں۔ کچھ خدمت کا موقع تو دیں"...... سردار اختاش نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے نہیں۔ میں کوئی مہمان تو نہیں ہوں۔ خدا حافظ"۔ مولوی بابا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

"تشریف رکھیں عمران صاحب"...... سردار اختاش نے کہا اور پھر خود بھی وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور وہی آدمی جو پہلے باہر آیا تھا اور جسے مولوی بابا نے سردار اختاش کا صاحبزادہ بتایا تھا۔ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشروب کی ایک بوتل تھی۔ اس نے مشروب عمران کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔

"لیجئے عمران صاحب۔ میرا بیٹا اسے آپ کے شہر سے ہی لے آیا ہے"...... سردار اختاش نے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور بوتل اٹھا لی اور پھر مشروب سپ کرنے لگا۔

"آپ مولوی بابا کے پاس کیسے پہنچ گئے۔ کیا یہ آپ کے پہلے سے واقف تھے"...... سردار اختاش نے پوچھا۔

"آپ کو از خود معلوم نہیں ہو سکتا۔ میں نے تو سنا ہے کہ جنات کو مستقبل کا حال بھی معلوم ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو سردار

اختاش بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہم غیب کا علم نہیں رکھتے عمران صاحب۔ البتہ ہمارے چند جن ایسے ہوتے ہیں جو عامل ہوتے ہیں۔ وہ مستقبل کے بارے میں پیشگوئی کر دیتے ہیں لیکن ضروری نہیں ہوتا کہ یہ پیشگوئیاں سو فیصد سچ ہوں"...... سردار اختاش نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے بابا محمد بخش حکیم سے ملنے اور وہاں سے مولوی بابا کے پاس آنے سے لے کر یہاں تک آنے کی ساری بات بتا دی۔

"سید چراغ شاہ صاحب عمرے پر گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے مجھے اس واسطے سے آپ کے پاس آنا پڑا ہے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں آپ کا کام کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بے حد مہربانی۔ ویسے سید چراغ شاہ صاحب کو جب میں نے آپ کا جواب پہنچایا تھا تو وہ بے اختیار مسکرا دیئے تھے اور انہوں نے مجھے کہا تھا کہ وہ خود ہی آکر کام کرنے کی حامی بھرے گا۔ اس لئے میں مطمئن تھا۔ البتہ اس دوران ایک عجیب بات ہوئی ہے۔ وہ میں آپ کو بتا دوں کہ کنٹیلا اور اس کا پورا قبیلہ شیطان کی ایک خاص قوت القیس کی پناہ میں چلے گئے ہیں اور القیس نے ان کے گرد کوئی قدیم مصری حصار قائم کر دیا ہے۔ جسے نہ کوئی جن پار کر سکتا ہے اور نہ کوئی انسان"...... سردار اختاش نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے خصوصی طور پر اس القیس کی طرف سے پیغام بھجوایا گیا

ہے"...... سردار اختاش نے کہا۔

"خصوصی طور پر پیغام۔ وہ کیوں"...... عمران نے مزید حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ بات خاص طور پر معلوم کرائی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ سے میری ملاقات کی اطلاع شیطان کو ہوئی تو وہ آپ سے خوفزدہ ہو گیا۔ اس نے اپنے کسی خاص شیطان جن کو آپ کو ہلاک کرنے کا حکم دیا۔ اس جن جس کا نام موگ تھا اس نے آپ کو اغوا کر کے کسی جگہ قید کر دیا لیکن آپ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ جس پر اس موگ کو حکم دیا گیا کہ وہ آپ کو ایک ماہ کے اندر ہلاک کر دے اور اس موگ نے آپ کے قید سے نکل جانے پر اپنے ایک چیلے کو خود ہی سزا دے کر فنا کر دیا لیکن پھر وہ موگ آپ کو ہلاک کرنے کی بجائے ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گیا جنہیں فنائی کہا جاتا ہے۔ اور اس طرح موگ بھی فنا ہو گیا۔ اس سے وہ شیطان اور زیادہ خوفزدہ ہو گیا اور اس نے مصر کے ایک قدیم شہر میں رہنے والے اور خاص شیطانی طاقتوں کے مالک القیس کو یہ حکم دیا کہ وہ کنٹیلا کی حفاظت کر کے اور آپ کو ہلاک کرے۔ یہ القیس انسان ہے لیکن بے پناہ شیطانی طاقتوں کا مالک ہے۔ خاص طور پر اس کے پاس قدیم مصری ساحرانہ اور شیطانی علوم ہیں۔ اس نے کنٹیلا اور اس کے قبیلے کے گرد کوئی خاص حصار قائم کر دیا ہے جسے اکمار کہا جاتا ہے۔ اس کا مجھے پیغام دینے کا مقصد یہ تھا کہ میرے ذریعے یہ پیغام آپ تک پہنچ جائے اور آپ اس

کے خلاف کام کریں اور اسے آپ کو ہلاک کرنے کا موقع مل
جائے"...... سردار اختاش نے کہا۔
"اس کنٹیلا کو اگر فنا کر دیا جائے تو کیا آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا
یا اس کے پورے قبیلے کو ہلاک کرنا پڑے گا"...... عمران نے پوچھا۔
"پورا قبیلہ تو فنا نہیں ہو سکتا اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خیر
وشر دونوں ہی اس دنیا میں بہر حال موجود رہتے ہیں۔ کسی کو بھی مکمل
طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا لیکن کنٹیلا خاص شیطانی ذہانت کا مالک
ہے۔ اس کی وجہ سے شیطانی طاقت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اخنوخ قبیلے
کے مرتد ہونے یا فنا ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے اگر کنٹیلا
فنا ہو جائے تو اس کے بعد اس قبیلے میں ایسا اور کوئی نہیں ہے کہ جو
کنٹیلا جیسی شیطانی ذہانت کا مالک ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جو
خاص چیلے پورے قبیلے میں موجود ہیں وہ بھی خود بخود فنا ہو جائیں گے
اور معاملات جو اس وقت خصوصی حیثیت اختیار کر گئے ہیں وہ عام سے
ہو جائیں گے"...... سردار اختاش نے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ کنٹیلا کو فنا کر دیا جائے تو آپ کا مسئلہ حل
ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں"...... سردار اختاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ آدمی القبیس کون ہے۔ اس کے بارے میں تفصیل"۔ عمران
نے پوچھا۔
"مجھے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص شیطان کے انسانی شیطانی

دائرے میں بہت بڑا عہدہ رکھتا ہے اس کے پاس بے شمار شیطانی
طاقتیں ہیں اور یہ شخص انتہائی خوفناک حد تک شاطر اور ذہین ہے۔
اس لئے شیطان نے اسے آپ کو ہلاک کرنے کا کام سونپا ہے اور اس
کے ساتھ ہی اسے کنٹیلا کی حفاظت کا فریضہ بھی دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس
نے پہلے اقدام کے طور پر کنٹیلا اور اس کے قبیلے کے گرد کوئی حصار
قائم کر دیا ہے اور خود وہ مصر کے دارالحکومت قاہرہ پہنچ گیا ہے۔ اب
آگے کیا کرے گا اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ البتہ یہ بات طے ہے کہ اب
جب تک اس، القبیس کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ کنٹیلا کے خلاف کوئی
کارروائی نہیں ہو سکتی"...... سردار اختاش نے جواب دیا۔
"آپ اس سلسلے میں میری کیا مدد کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔
"آپ کس قسم کی مدد چاہتے ہیں"...... سردار اختاش نے پوچھا۔
"جو بھی آپ کر سکیں بتا دیں تاکہ میں اس کے مطابق اپنا لائحہ
عمل بنا سکوں"...... عمران نے کہا۔
"میں صرف اتنا کر سکتا ہوں کہ آپ کو پھوکے سرپنچ کے طور پر
ایسی طاقت عارضی طور پر دے دوں کہ جس سے آپ انسان ہونے
کے باوجود جنات کو دیکھ لیا کریں۔ باقی میں اس القبیس یا شیطان کے
خلاف آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا"...... سردار اختاش نے کہا۔
"ایسی طاقت تو الٹا مجھے پریشان کر دے گی۔ پھر تو مجھے ہر جگہ
جنات نظر آنے لگ جائیں گے اور مجھے تو یہ معلوم بھی نہ ہو گا کہ کون
میرا دشمن ہے اور کون میرا دوست اور میرے ساتھ ظاہر ہے میرے

ساتھی بھی ہوں گے انہیں تو کچھ دکھائی نہ دے گا۔ نہیں سردار اختاش۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی نظروں سے جنات کو چھپایا ہے۔ یہ انسانوں کے حق میں ہی بہتر ہے البتہ کنٹیلا اور اس کے قبیلے کے جنوں کو فنا کرنے کے لئے مجھے اور میرے ساتھیوں کا انہیں دیکھنا ضروری ہے۔ کیا آپ کوئی ایسا بندوبست کر سکتے ہیں کہ صرف کنٹیلا اور اس کے قبیلے کے جن ہی نظر آئیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام سید چراغ شاہ صاحب ہی کر سکتے ہیں۔ وہ عمرے پر تشریف لے گئے ہیں۔ جب واپس آئیں گے تو ان سے بات ہو سکتی ہے اور انہیں بہرحال کافی وقت لگ جائے گا۔ ہاں۔ اگر ان کے خاص مرید بابا آغا آپ کی مدد کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں ٹھہریں۔ میں ابھی آتا ہوں"...... سردار اختاش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس بار واقعی وہ ایسے حالات و واقعات میں شامل ہوا تھا کہ اس کی عقل ہی سرے سے کام نہیں کر رہی تھی۔ وہ اس طرح حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اسے ابھی تک یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ واقعی کسی کمرے میں ہے۔ اسے محسوس ہوتا تھا کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سردار اختاش واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں نے جا کر بابا آغا کی خدمت میں سلام پیش کیا ہے اور انہیں

آپ کے متعلق اور اب تک ہونے والی ساری بات چیت کے متعلق بتایا ہے۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ سید چراغ شاہ صاحب کی واپسی کا انتظار کیا جائے اور اس دوران اگر آپ چاہیں تو اس القیس کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ القیس کی شیطانی طاقتوں کی ڈھال مقدس آیت الکرسی ہے"...... سردار اختاش نے کہا۔

"آپ اس دوران جا کر ان سے مل بھی آئے ہیں"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے اور یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا تو سردار اختاش بے اختیار ہنس پڑا۔

"جی ہاں۔ یہ ہمارے لئے معمولی بات ہے۔ فاصلے ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے"...... سردار اختاش نے کہا۔

"یہ بابا آغا صاحب کہاں رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یہیں دارالحکومت میں ہی رہتے ہیں۔ لیکن وہ کسی سے نہیں ملتے"۔ سردار اختاش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سید چراغ شاہ صاحب کی واپسی کا انتظار کیا جائے۔ پھر مجھے اجازت۔ لیکن بابا مولوی صاحب تو چلے گئے۔ اب مجھے آپ کی بستی سے باہر کون چھوڑ آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"آیئے۔ میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں"...... سردار اختاش نے کہا۔

"مجھے اگر آپ سے فوری ملنا ہو تو کیا کروں۔ یہ بابا مولوی صاحب کے ذریعے یہاں آنے اور ملنے والا سلسلہ تو طویل ہے"...... عمران نے

کہا۔

"آپ جوہڑ کے قریب آکر صرف میرے نام کی آواز دے دیا کریں۔ میں پہنچ جایا کروں گا"...... سردار اختاش نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر سردار اختاش عمران کو ساتھ لے کر اس بستی کے سرے پر واقع گندے پانی کے جوہڑ تک آیا۔

"یہاں سے ہماری بستی کی حدود ختم ہو جاتی ہے۔ اب آپ جا سکتے ہیں"...... سردار اختاش نے کہا۔

"یہ ویسے تو انسانوں کو خالی میدان لگتا ہے اور یہاں لوگ ظاہر ہے اسے خالی میدان سمجھ کر آتے جاتے رہتے ہوں گے۔ یہ کیسے ہوتا ہے۔ انہیں یہ مکان وغیرہ نہیں دکھائی دیتے"...... عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا۔

"نہیں۔ انسانوں کے لئے یہ خالی میدان ہی ہے۔ آپ چونکہ خصوصی طور پر آئے ہیں اس لئے آپ کو یہ بستی نظر آرہی ہے۔ ورنہ آپ چاہے سارے میدان میں گھومتے پھرتے۔ آپ کو یہ میدان ہی لگتا۔ یہ قدرتی راز ہے اس لئے نہ میں اسے سمجھا سکتا ہوں اور نہ آپ اسے سمجھ سکتے ہیں"...... سردار اختاش نے جواب دیا۔

"آپ کے جن بھی تو انسانوں کی بستی میں آتے جاتے رہتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن آپ انہیں پہچان نہیں سکتے۔ وہ انسانوں کی طرح ہی آپ کے اندر گھل مل کر آتے جاتے رہتے ہیں۔ آپ کے دینی

مدارس میں دین کی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں۔ مسجدوں میں نمازیں بھی پڑھتے ہیں"...... سردار اختاش نے جواب دیا۔

"کیا ان کی کوئی خاص پہچان ہے۔ جیسے آپ کی آنکھوں کی سرخی ہے"...... عمران نے کہا۔

"خصوصی طاقتوں کے علاوہ انہیں نہیں پہچانا جا سکتا۔ یہ سرخی والی نشانی بھی صرف سرداروں کے لئے ہوتی ہے عام جنوں کے لئے نہیں"...... سردار اختاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا ان کی آنکھوں کی پتلیاں انسانی پتلیوں کی طرح گول ہوتی ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں۔ لیکن انسانی روپ میں آتے ہی۔ وہ گول ہو جاتی ہیں۔ صرف سرداروں میں یہ خاصیت ہے کہ ان کی آنکھوں کی پتلی کسی صورت بھی گول نہیں ہو سکتیں"...... سردار اختاش نے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ ہمارے بازاروں۔ ہوٹلوں اور سڑکوں پر نجانے انسانوں کے روپ میں کتنے جن پھرتے رہتے ہوں گے اور ہمیں معلوم ہی نہ ہوتا ہوگا"...... عمران نے کہا تو سردار اختاش بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے لیکن وہ اس بات کے پابند ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ انسانی وقت کے مطابق چند گھنٹوں سے زیادہ اس روپ میں نہیں رہ سکتے اور دوسری بات یہ کہ وہ اس روپ میں کسی انسان کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا سکتے"...... سردار اختاش نے جواب دیا۔

" بحیثیت جن تو نقصان نہیں پہنچا سکتے ہوں گے بحیثیت انسان تو نقصان پہنچا سکتے ہوں گے۔ انسان بھی تو لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔ زخمی کرتے ہیں اور لڑتے بھڑتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" جی نہیں۔ وہ ایسا بھی نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ایسا سوچیں بھی تو ان کا یہ روپ خود بخود ختم ہو جاتا ہے"...... سردار اختاش نے جواب دیا۔

" اور اگر انسان انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں تب"۔ عمران نے پوچھا۔

" انہیں انسان کی اس سوچ کا خود بخود علم ہو جاتا ہے اور وہ وہاں سے ٹل جاتے ہیں ورنہ جناتی قانون کے مطابق انہیں سخت سزا ملتی ہے"...... سردار اختاش نے کہا۔

" آپ یقیناً میری باتوں سے بور ہو رہے ہوں گے لیکن چونکہ میرا واسطہ آپ کی دنیا سے پہلی بار پڑا ہے اس لئے میں سوچتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ آپ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکوں۔ وہ آپ نے جناتی قانون کا ذکر کیا ہے۔ یہ کیا قانون ہوتا ہے کیا آپ جنات کے ہاں بھی پولیس۔ عدالتیں۔ جیلیں اور پھانسی گھاٹ ہوتے ہیں اور آپ خوراک کیسے حاصل کرتے ہیں۔ کاروبار کرتے ہیں یا نہیں۔ آپ کے ہاں شادیاں کیسے ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا تو سردار اختاش ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" وہ سب کچھ ہوتا ہے عمران صاحب۔ جو انسانوں میں ہوتا ہے لیکن قانون اور طریقہ کار علیحدہ ہے۔ اخنوخ قبیلے کے جن اسلامی

شریعت کے پابند ہیں جبکہ دوسرے بالکل اسی طرح رہتے ہیں جس طرح غیر مسلم انسان رہتے ہیں۔ پورے کرہ ارض پر جنات کے لاکھوں قبیلے آباد ہیں۔ ان کی بڑی بڑی آبادیاں ہیں۔ بستیاں اور شہر ہیں"...... سردار اختاش نے کہا۔

" اوہ۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ اخنوخ قبیلے کے علاوہ صرف کنٹیلا قبیلہ ہی ہے۔ آپ تو لاکھوں کہہ رہے ہیں"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" اخنوخ قبیلہ صرف پاکیشیا تک محدود نہیں ہے جس طرح مسلمان پوری دنیا میں رہتے ہیں اسی طرح اخنوخ قبیلہ بھی پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے لیکن اس قبیلے کی سب سے زیادہ تعداد پاکیشیا میں رہتی ہے اس لئے جس طرح آپ اپنے آپ کو پاکیشیائی مسلمان کہتے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنے آپ کو پاکیشیائی اخنوخ کہتے ہیں۔ جہاں تک کنٹیلا کا تعلق ہے تو یہ قبیلہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح یہودی ہوتے ہیں یہ قبیلہ مسلمان جنات کو اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتا ہے اور اس کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ وہ مسلمان جنات کو نقصان پہنچائیں یا انہیں غیر مسلم بنا دیں۔ اس سلسلے میں وہ ہر قسم کی کوششیں کرتے ہیں"...... سردار اختاش نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" مثلاً کس قسم کی کوششیں"...... عمران نے پوچھا۔

" یہ باتیں آپ کی سمجھ میں نہیں آسکیں گی کیونکہ آپ کی ذہنی

ساخت اور سوچنے کا انداز ہم سے مختلف ہے اس لئے معاف کیجئے گا۔ نہ میں آپ کو سمجھا سکتا ہوں اور نہ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ بس اتنی بات سمجھ لیں کہ یہ کنٹیلا پا کیشیائی جنات کو شدید ترین نقصان پہنچانے کے درپے ہے اور سردار کنٹیلا جیسے سردار صدیوں بعد ہی سامنے آتے ہیں جو ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور اب یہ کنٹیلا سردار ایسا سردار سامنے آیا ہے۔ اس لئے اس کو فنا کرنا ضروری ہے"...... سردار اختاش نے کہا۔

"جن انسانوں کو آپ فنائی کہتے ہیں جنہوں نے موگ کو فنا کر دیا ہے وہ انہیں فنا نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

"وہ ایک خاص حدود میں رہ کر کام کرتے ہیں۔ ان حدود سے باہر نہیں جا سکتے۔ اس لئے وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ موگ نے انسانی روپ دھارا اور وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں یہ لوگ موجود تھے اور پھر اس نے چونکہ انسانی روپ میں ایک انسان کو ہلاک کرنے کی سازش کی تھی اس لئے جناتی قانون کے تحت وہ سزا کا مستوجب ہو گیا اور فنائی اسے فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے"...... سردار اختاش نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اجازت۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر وہ جوہڑ کے قریب سے گزر کر جب دوسری طرف پہنچا تو اس نے مڑ کر دیکھا اور وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اب وہاں کسی قسم کی کوئی آبادی نہ تھی۔ وہی میدان تھا جس میں جھاڑ جھنکار اور جھاڑیاں

بھری ہوئی تھیں۔

"ناقابل یقین۔ یہ سب کچھ تو ناقابل یقین ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔ ایک بار پھر وہ جوہڑ کے کنارے سے گزر کر اس جگہ پہنچا جہاں وہ سردار اختاش کے ساتھ موجود رہا تھا لیکن وہاں کوئی نہ تھا۔ عمران آگے بڑھا۔ پہلے پہل تو وہ اس انداز میں چلتا رہا جیسے وہ اب بھی اس آبادی کی گلی میں سے گزر رہا ہو۔ لیکن پھر اس نے راستہ بدل لیا۔ اس کے خیال کے مطابق اسے ایک مکان کی دیوار سے ٹکرانا چاہئے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ وہ پورے میدان میں گھومتا پھرتا رہا۔ لیکن نہ ہی وہ کسی چیز سے ٹکرایا اور نہ ہی کوئی اس سے ٹکرایا۔ آخر کار وہ واپس مڑا اور ایک بار پھر اس گندے جوہڑ کے کنارے سے گزر کر وہ سڑک پر آگیا اور پیدل اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر اس کی کار موجود تھی لیکن اس کے ذہن پر ابھی تک سردار اختاش سے ہونے والی باتوں اور اس جنات بستی کا تصور چھایا ہوا تھا۔ وہ چلتے ہوئے بڑے غور سے ارد گرد چلنے والے لوگوں کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہ ان میں سے جنات کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔ لیکن وہ سب عام انسان تھے۔ آخر کار عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ان سب خیالات کو اپنے ذہن سے جھٹک دیا اور کار کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے ویران علاقے میں دوڑتی
ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کیناس تھا جبکہ کار
کی عقبی سیٹ پر القیس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر قدیم مصری
پجاریوں جیسا لباس تھا۔ اس نے سر پر عجیب ساخت کی مخروطی ٹوپی
پہنی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں
تھے۔ کافی دیر تک کار سیدھی دوڑتی رہی۔ پھر اس نے ایک بڑے سے
ٹیلے کے گرد چکر کاٹا اور کیناس نے کار ایک اور اونچے ٹیلے کے قریب
لے جا کر روکی۔ یہاں دور دور تک ویران علاقہ پھیلا ہوا تھا اور سوائے
اونچے نیچے ٹیلوں کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ نہ کوئی جھاڑی اور نہ کوئی
درخت۔ البتہ علاقے کی زمین پتھر کی طرح سخت تھی۔ کیناس کار روک
کر نیچے اترا اور اس نے کار کا عقبی دروازہ کھول دیا اور پھر ایک طرف
ہٹ کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ عقبی سیٹ سے القیس

نیچے اترا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ اس ٹیلے کی طرف بڑھ گیا۔
جیسے ہی وہ ٹیلے کے قریب پہنچا۔ اچانک ٹیلے کا ایک حصہ غائب ہو گیا۔
اب اندر ایک کافی بڑا غار نما کمرہ نظر آ رہا تھا۔ القیس اندر داخل ہوا تو
ٹیلے کا وہ حصہ اس کے عقب میں بند ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اندرونی
کمرے میں روشنی پھیل گئی جو کمرے کی چھت میں سے چھن چھن کی آ
رہی تھی۔ القیس اس غار نما کمرے کے شمالی حصے کی طرف بڑھا تو ادھر
سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں القیس سیڑھیاں اترتا
ہوا نیچے ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ اس ہال نما کمرے
میں بھی روشنی موجود تھی جو اس کی چھت سے چھن چھن کر آ رہی تھی۔
اس کمرے کی دیواروں پر عجیب و غریب اور انتہائی خوفناک قسم کی
شکلیں سیاہ اور سرخ رنگ میں بنی ہوئی تھیں۔ درمیان میں دو کرسیاں
موجود تھیں جو انتہائی قدیم ساخت کی تھیں۔ القیس ایک کرسی پر جا کر
بیٹھ گیا۔ وہ جیسے ہی کرسی پر بیٹھا۔ دوسری کرسی پر یکلخت ایک اونچے قد
اور انتہائی لحیم شحیم جسم اور مکروہ شکل کا ایک آدمی بیٹھا نظر آنے لگ
گیا۔ اس آدمی کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا اور اس کے سر پر سیاہ
رنگ کی پٹی سی بندھی ہوئی تھی جس کے درمیان میں سرخ رنگ کا
ایک دائرہ بنا ہوا تھا۔ اس آدمی کا چہرہ آگ کے شعلے کی طرح سرخ تھا
اس کی آنکھوں میں انتہائی تیز سرخی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی
آنکھوں میں سرخ رنگ کے ہزاروں وولٹیج کے بلب جل رہے ہوں۔
"آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اٹھانی پڑی سردار القیس۔ لیکن مجھے

آپ سے ضروری باتیں کرنی تھیں "...... اس لحیم شحیم آدمی نے کو نجدار لہجے میں کہا۔

" مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی سردار کنٹیلا۔ لیکن تم کیا باتیں کرنا چاہتے ہو "...... القیس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" سردار القیس ۔ آپ نے میرے اور میرے قبیلے کے گرد جو حصار قائم کر دیا ہے، ہم اس سے بے حد تنگ ہیں ۔ ہمارے سارے کام یکلخت رک گئے ہیں اور ہماری کارکردگی ختم ہو کر رہ گئی ہے جس کا نقصان بہرحال ہمارے آقا شیطان کو ہی ہو گا۔ آپ اس حصار کو ختم کر دیں "۔ کنٹیلا نے کہا۔

" یہ حصار میں نے تمہاری اور تمہارے قبیلے کی حفاظت کے لئے قائم کیا ہے۔ کیونکہ جناتی دائرے کے بڑے شیطان نے مجھے تمہاری حفاظت اور عمران کی ہلاکت کا کام سونپا ہے "...... القیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے لیکن کیا آپ کا خیال ہے کہ وہ انسان مجھے یا میرے قبیلے کو فنا کر سکتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ کنٹیلا اس قدر طاقتور ہے کہ اسے کوئی شخص تو کیا کوئی جن بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے ہم اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں ۔ جہاں تک اس انسان کی ہلاکت کا تعلق ہے تو میرا خیال تھا کہ میں اسے آسانی سے ہلاک کر دوں گا لیکن جب سے سردار موگ فنا ہوا ہے۔ میرا خیال بدل گیا ہے لیکن بہرحال یہ انسان چاہے روشنی کا کتنا بڑا نمائندہ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ

نہ میرے قبیلے میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی مجھے کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس لئے آپ صرف اس کی ہلاکت کی طرف توجہ کریں۔ ہماری فکر چھوڑ دیں "...... کنٹیلا نے کہا۔

" آخر جناتی دائرے کے بڑے شیطان نے یہ ساری باتیں سوچ کر ہی مجھے حکم دیا ہو گا۔ اگر اس کے خیال کے مطابق ایسا نہیں ہو سکتا تھا تو پھر اسے کیا ضرورت تھی کہ وہ انسانی دائرے کے کسی عہدیدار کو یہ حکم دیتا "...... القیس نے کہا۔

" میری بڑے شیطان سے بات ہوئی ہے۔ اس نے میری بات کی تائید کر دی ہے البتہ اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک آپ اس انسان کو ہلاک نہیں کر لیتے میں اپنی حدود سے باہر نہ جاؤں البتہ میرا قبیلہ جا سکتا ہے کیونکہ اخنوخ کے کچھوا اور روشنی کی طاقتوں کا نشانہ میری ذات ہے۔ میرا قبیلہ نہیں ہے "...... کنٹیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر جناتی دائرے کا بڑا شیطان مجھے کہہ دے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں تو صرف اس کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں ورنہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ تم کس قدر طاقتور سردار ہو "...... القیس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" بگنونا یہاں موجود ہے۔ میں نے اسے اس وقت تک حاضر ہونے سے منع کر دیا تھا جب تک میں آپ سے بات نہ کر لیتا "...... سردار کنٹیلا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے ایک جھٹکے

سے نیچے کیا تو کمرے میں یکلخت تیز بو پھیل گئی اور پھر زمین سے دھواں سا نکلا اور پھر یہ دھواں فضا میں ایک انتہائی خوفناک اور مکروہ چہرے کی شکل اختیار کر گیا۔

"بگنونا شیطان کا پیغام لے کر آیا ہے عظیم القیس"...... اس چہرے میں سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا پیغام ہے بگنونا"...... القیس نے بھاری لہجے میں کہا۔

"بڑے شیطان نے کہا ہے کہ عظیم القیس صرف انسان عمران کو ہلاک کرے۔ سردار کنٹیلا اپنی اور اپنے قبیلے کی حفاظت خود کرے گا"...... اسی چیختی ہوئی آواز نے کہا۔

"پیغام مل گیا۔ بڑے شیطان کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... القیس نے کہا تو وہ چہرہ ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہوا اور پھر زمین میں غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود بو بھی ختم ہو گئی۔

"ٹھیک ہے سردار کنٹیلا۔ اب تم اور تمہارا قبیلہ آزاد ہے۔ اب مجھ سے تمہاری حفاظت کی ذمہ داری واپس لے لی گئی ہے۔ اس لئے اکمار حصار میں ختم کر دیتا ہوں"...... القیس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کیں اور اپنے دونوں ہاتھ سر سے اوپر اٹھا کر اس نے انہیں اس طرح ہلانا شروع کر دیا جیسے کسی قدیم دور کا کوئی خاص رقص کر رہا ہو۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ واپس کرسی کے بازوؤں پر رکھے اور آنکھیں کھول دیں۔

"اکمار حصار ختم کر دیا گیا ہے سردار کنٹیلا"...... القیس نے کہا۔

"بہت شکریہ سردار القیس۔ اب میں ذاتی طور پر آپ سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں"...... سردار کنٹیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا"...... القیس نے چونک کر پوچھا۔

"اس عمران کے بارے میں جو کچھ میں نے معلوم کیا ہے اس کے مطابق اس کے گرد پاکیزگی اور روشنی کا حصار ہے۔ اس لئے ہم جو شیطان کے پیروکار ہیں۔ اس پر نہ ہی قبضہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس کو کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور آپ بھی بہرحال شیطان کے ہی پیروکار ہیں۔ پھر آپ اسے کیسے ہلاک کریں گے۔ آپ کے ذہن میں اس کے لئے کیا منصوبہ ہے"...... سردار کنٹیلا نے کہا۔

"سردار کنٹیلا۔ تم جن ہو جبکہ میں انسان ہوں۔ تم وہ کچھ نہیں سوچ سکتے۔ جو میں سوچ سکتا ہوں۔ اس لئے نہ ہی میرا منصوبہ تمہاری سمجھ میں آئے گا اور نہ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ مجھے جناتی دائرے کے بڑے شیطان نے ایک آدمی کو ہلاک کرنے کا حکم دے کر مجھ پر جو اعتماد کیا ہے مجھے اس پر فخر ہے اور یہ میرے لئے انتہائی معمولی کام ہے۔ میرے پاس ایسے ایسے منصوبے ہیں اور ایسی ایسی طاقتیں ہیں کہ میں چاہوں تو آنکھ کے ایک اشارے سے پورے ملک کو تہہ و بالا کر کے رکھ دوں۔ ایک آدمی تو میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ میں تو صرف تمہاری طرف سے فکر مند تھا اور یہ فکر اب ختم ہو گئی ہے۔ اس لئے اب میں کھل کر آزادی سے کام کروں گا اور اب میں جا رہا ہوں"...... القیس نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے ساتھ

والی کرسی بھی خالی ہو گئی اور القیس سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا اور چند لمحوں بعد وہ اس ٹیلے سے باہر آگیا جہاں اس کی کار اور اس کا ڈرائیور کیناس موجود تھا۔ کیناس نے القیس کو آتے دیکھا تو کار کا عقبی دروازہ کھولا۔

"چلو کیناس واپس"...... القیس نے کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جو حکم آقا"...... کیناس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کار جس طرف سے آئی تھی۔ اسی طرف انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد کار شہر میں داخل ہوئی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو کر ایک بہت بڑی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ کیناس نے مخصوص انداز میں ہارن دیا تو کوٹھی کا بڑا پھاٹک کھل گیا اور کیناس کار اندر عظیم الشان پورچ میں لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کار کا عقبی دروازہ کھول دیا تو القیس نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ پھر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا جو سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ اس کا فرنیچر بے حد قیمتی تھا۔ میز پر فون موجود تھا۔ القیس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"عاطس بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت بلکہ انتہائی کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"القیس بول رہا ہوں عاطس"...... القیس نے کہا۔

"اوہ۔ آپ۔ فرمایئے۔ کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ نہ صرف نرم بلکہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"میری رہائش گاہ پر آجاؤ۔ تم سے تفصیلی بات کرنی ہے"۔ القیس نے کہا۔

"بہتر۔ میں حاضر ہو رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور القیس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیناس"...... القیس نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے کیناس اندر داخل ہو گیا۔

"حکم آقا"...... کیناس نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"عاطس آرہا ہے۔ اسے میرے کمرے تک پہنچا دینا"...... القیس نے کہا اور کیناس نے سر جھکایا اور پھر واپس چلا گیا۔ القیس نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر جب اسے دروازے پر آہٹ سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے کمرے میں ایک مقامی نوجوان داخل ہوتا دکھائی دیا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا۔ وہ انتہائی ورزشی جسم کا نوجوان تھا۔

"آؤ عاطس۔ بیٹھو"...... القیس نے کہا تو عاطس ہاتھ سے سلام کر کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کا انداز مؤدبانہ تھا۔

"پاکیشیا میں ایک آدمی کو ہلاک کرنا ہے لیکن وہ آدمی حد درجہ

چالاک، عیار، شاطر اور سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ آج تک بڑے بڑے سیکرٹ ایجنٹ اسے ہلاک نہیں کر سکے لیکن ہم نے یہ کام کرنا ہے"۔ القیس نے بھاری لہجے میں کہا تو عاطس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"سردار۔ آپ یہ بات کر رہے ہیں۔ آپ کے سامنے کسی انسان کی کیا حیثیت ہے۔ آپ تو اسے ایک اشارے سے کچل سکتے ہیں"۔ عاطس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں ایسا کر سکتا ہوں لیکن اس آدمی کے پیچھے روشنی کی طاقتیں ہیں۔ اس لئے اسے شیطانی قوتوں کی مدد سے ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ میں اسے عام انسانی انداز میں ہلاک کرانا چاہتا ہوں۔ کیا تمہارے پاس پاکیشیا میں کوئی ایسا آدمی ہے جو یہ کام یقینی طور پر کر سکے"...... القیس نے کہا۔

"جی ہاں۔ ایک نہیں سینکڑوں آدمی ہیں اور پھر آپ چاہیں تو یہاں سے بھی آدمی بھجوائے جا سکتے ہیں۔ میں خود بھی جا سکتا ہوں۔ اسے کسی بھی جگہ چاروں طرف سے گھیر کر ختم کیا جا سکتا ہے"...... عاطس نے جواب دیا۔

"جس طرح چاہو ختم کرو۔ مجھے اس کی ہلاکت چاہئے۔ لیکن یہ سن لو کہ میں ناکامی کا لفظ نہیں سنوں گا"...... القیس نے کہا۔

"ناکامی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا سردار۔ ایک آدمی تو کیا ایک ہزار آدمی بھی آپ کے حکم پر ہلاک کئے جا سکتے ہیں"...... عاطس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہیں کتنا وقت چاہئے"...... القیس نے کہا۔

"آپ جو وقت چاہے دے دیں اور جس انداز میں چاہے حکم دے دیں۔ ہم نے بہرحال حکم کی تعمیل ہی کرنی ہے"...... عاطس نے جواب دیا۔

"تم خود جاؤ۔ اپنے ساتھ آدمی لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہاں پاکیشیا میں لامحالہ ایسے آدمی مل جائیں گے جو یہ کام آسانی سے کر لیں گے انہیں بھاری رقومات دو اور کام کراؤ۔ تم نے بہرحال صرف وہاں تصدیق کرنی ہے کہ کام ہو گیا ہے"...... القیس نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی"...... عاطس نے جواب دیا۔

"میں تمہیں اس کام کے لئے ایک ہفتہ دے سکتا ہوں"۔ القیس نے کہا۔

"بہت ہے سردار۔ یہ کام تو میں ایک ہفتے سے پہلے کر لوں گا لیکن اس آدمی کے بارے میں تفصیلات"...... عاطس نے کہا تو القیس نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اب تم جا سکتے ہو"...... القیس نے تفصیل بتانے کے بعد کہا اور عاطس اٹھا۔ اس نے ہاتھ سے سلام کیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا تو القیس بھی اٹھا اور اس کمرے سے نکل کر آگے اپنے مخصوص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں بیٹھ کر وہ اپنی مخصوص طاقتوں میں اضافہ کرنے کے لئے خصوصی عمل کیا کرتا تھا۔ وہ عاطس کو چونکہ اچھی طرح جانتا

تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ عاطس کامیاب واپس آئے گا۔ اس لئے ایک لحاظ سے اس نے بڑے شیطان کے حکم کی تعمیل کر دی تھی۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ نے بڑے دنوں بعد چکر لگایا ہے جبکہ اس دوران آپ ایکریمیا کا چکر بھی لگا آئے ہیں"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری سب باتوں کا جواب اس وقت دوں گا جب تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سچ سچ بتاؤں گا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اور وہ بھی آپ کے سامنے آپ کس بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری ذات کے بارے میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میری ذات کے بارے میں۔ کیا مطلب "...... بلیک زیرو کی حالت حیرت کی شدت کی وجہ سے عجیب سی ہو رہی تھی۔ وہ اب ایسی نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا تھا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا عمران اصل ہے یا اس کے میک اپ میں کوئی اور ہے۔

" یہ کہ تم انسان ہو کہ جن "...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

" انسان یا جن۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کا ذہنی توازن تو...... " بلیک زیرو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ لیکن اس نے اپنا فقرہ مکمل نہ کیا تھا۔ بے پناہ حیرت کے باوجود بہرحال اس کے ذہن میں احترام موجود تھا۔

" میرا ذہنی توازن درست ہے لیکن جو کچھ میں تمہیں بتاؤں گا۔ اسے سننے کے بعد تمہارا ذہنی توازن شاید درست نہ رہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ کوئی نیا مذاق ہے۔ اگر یہ مذاق ہے عمران صاحب تو پھر بھی انتہائی سنگین مذاق ہے "...... بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تمہارے پاس کسی کے ذہنی توازن کو ناپنے کا کوئی آلہ ہے "۔ عمران نے کہا۔

" آلہ۔ نہیں آلہ کیسے ہو سکتا ہے "...... بلیک زیرو پر ایک بار پھر

حیرت کا دورہ پڑ گیا تھا۔

" پھر تمہیں کس طرح معلوم ہو گا کہ کسی کا ذہنی توازن درست ہے یا نہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں آپ کے لئے چائے بنا لاتا ہوں "...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اماں بی کا حکم ہے کہ چائے کم پیا کروں۔ اس لئے اب میں نے چائے کم کر دی ہے البتہ کافی کے بارے میں منع نہیں کیا۔ اس لئے کافی بنا کر لا سکتے ہو "...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو مسکراتا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ موضوع بدلنا چاہتا ہو۔ شاید اس کے خیال کے مطابق عمران اسے ستانے پر اتر آیا تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" سنٹرل لائبریری کا نمبر دیں "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا دیا۔ ٹون آنے پر اس نے پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" سنٹرل لائبریری "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" ماورائی علوم پر کتب کس سیکشن کے تحت رکھی گئی ہیں "۔ عمران نے پوچھا۔

" ایسا تو کوئی سیکشن نہیں ہے جناب "...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"آپ کون بول رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اسسٹنٹ لائبریرین بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا آپ کی لائبریری میں جنات کے بارے میں کتابیں موجود ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کس کے بارے میں جناب"...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"جنات کے بارے میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بلیک زیرو کافی کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آگیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور پھر وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا اور دوسری پیالی اس نے اپنے سامنے رکھ لی۔ چونکہ وہ عمران کا فقرہ سن چکا تھا۔ عمران جنات کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ اس لئے اس کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کس زبان میں جناب"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"کسی بھی زبان میں ہوں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم کرنا پڑے گا جناب۔ آپ دس منٹ بعد دوبارہ فون کر لیں یا اپنا نمبر دے دیں۔ میں خود فون کر کے آپ کو بتا دوں گا"۔ اسسٹنٹ لائبریرین نے کہا۔

"میں فون کر لوں گا۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ

دیا۔

"کیا آپ واقعی سنجیدہ ہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے تم سے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس ذہنی توازن ناپنے کا کوئی آلہ ہے کیونکہ جو کچھ میں تمہیں بتاؤں گا۔ اسے سننے کے بعد تم نے لامحالہ میرے ذہنی توازن کے بگڑنے کا فیصلہ سنا دینا ہے"...... عمران نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ آپ کو بیٹھے بٹھائے جنات سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اور کیوں پیدا ہو گئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سنا ہے کہ جن عورتیں بے حد خوبصورت بھی ہوتی ہیں اور انتہائی خدمت گزار بھی ہوتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہوتی ہوں گی لیکن جن مردوں کے لئے ہوتی ہوں گی۔ ہم انسانوں کے لئے نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے میرے سوال کا جواب دے دیا کہ تم جن نہیں ہو۔ انسان ہو۔ شکر ہے۔ ورنہ مجھے تو واقعی خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں تم جن ہی نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو کس لئے مجھ پر شک پڑ گیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جنات انسانی روپ میں یہاں ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ بازاروں میں۔ ہوٹلوں میں۔ سڑکوں پر۔ میں نے

سوچا کہ کہیں دانش منزل میں بھی نہ پہنچ گئے ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا دلچسپ مذاق ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مذاق نہیں۔ یہ حقیقت ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"حقیقت کیسے ہو سکتی ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ جنات مخلوق تو ہے لیکن وہ آبادیوں میں تو نہیں رہتے۔ ویرانوں وغیرہ میں رہتے ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"آبادی میں بھی رہتے ہیں اور ویرانوں میں بھی۔ میں ابھی ایک جن بستی سے ہو کر آیا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر اس طرح غور سے عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے ایک بار پھر شک پڑ گیا ہو کہ سامنے بیٹھا ہوا عمران کیا واقعی عمران ہی ہے۔

"تم مجھے جن نظروں سے دیکھ رہے ہو۔ اس کا مطلب بھی میں سمجھتا ہوں لیکن جو کچھ میں بتا رہا ہوں وہ بھی حقیقت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ واقعی اب انتہائی دلچسپ مذاق کرنے لگ گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر وہی مذاق۔ نہیں بلیک زیرو۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ درست ہے اور ابھی تو میں نے بہت کچھ کہنا ہے۔ تمہیں سفلی دنیا والا سلسلہ تو یاد ہو گا تم اس وقت بھی اسی طرح حیران ہوئے

تھے"...... عمران نے کہا۔

"میری سمجھ میں تو واقعی کچھ نہیں آ رہا۔ لیکن ہوا کیا ہے آپ بتائیں تو سہی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے فلیٹ میں اچانک اختاش کی آمد سے لے کر یہاں دانش منزل تک پہنچنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"کیا واقعی آپ مذاق نہیں کر رہے"...... بلیک زیرو نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں واقعی مذاق نہیں کر رہا۔ جو کچھ مجھ پر بیتی ہے وہی کچھ بتا رہا ہوں۔ تمہیں یقین نہ آئے تو اختاش کی آمد کے بارے میں سلیمان سے پوچھ لو۔ اس کے علاوہ میں سلیمان کے ساتھ ہی بابا محمد بخش کے پاس گیا تھا۔ اس کی تفصیل بھی تم اس سے پوچھ سکتے ہو۔ اسی طرح جوزف سے تم افریقہ کے سیاہ معبد میں قید ہونے اور پھر وہاں سے نکلنے کے بارے میں بھی معلومات کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی اور پھر بلیک زیرو نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ میں طاہر بول رہا ہوں۔ کیا تم واقعی عمران صاحب کے ساتھ اغوا ہو کر افریقہ گئے تھے اور وہاں قید ہو گئے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ درست ہے"...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان کی بات دوسری ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ جوزف مجھ سے غلط بات نہیں کر سکتا۔ لیکن جو کچھ آپ نے بتایا ہے مجھے واقعی اس پر یقین نہیں آ رہا"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے خود یقین نہ آ رہا تھا اور اس آبادی کے بارے میں تو ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔ لیکن بہرحال جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ درست ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ نجانے اس دنیا میں کہاں کہاں کیا کیا ہو رہا ہے"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ دنیا حیرت انگیز چیزوں سے بھری پڑی ہے۔ ہمیں بہرحال اس جناتی دنیا کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ ہم مذہبی طور پر تو جنات کے بارے میں جانتے ہیں لیکن عملی طور پر اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے حالانکہ یہ مخلوق ہمارے ساتھ ہی رہتی ہے اور انسان کی تخلیق سے پہلے کی اس کرہ ارض پر رہتی ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سنٹرل لائبریری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ لائبریرین صاحب۔ وہ جنات کے بارے میں کتابوں کا پتہ چل گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں نے پوری کیٹلاگ چیک کر لی ہے لیکن اس موضوع پر کسی زبان میں بھی مکمل اور علیحدہ کتاب موجود نہیں ہے"۔ اسسٹنٹ لائبریرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ خود کتاب لکھیں اس موضوع پر"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون یقین کرے گا اس پر۔ ہر پڑھنے والا یہی سمجھے گا کہ لکھنے والے نے خیالی باتیں کی ہیں۔ ان کے پاس حقیقت پرکھنے کا تو کوئی ذریعہ نہ ہو گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ مجھے اب بھی یہی محسوس ہو رہا ہے کہ آپ مذاق کر رہے ہیں اور ابھی آپ ہنس پڑیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران واقعی ہنس پڑا۔

"مجھے واقعی یہ سوچ کر ہنسی آ رہی ہے کہ اگر میں سر سلطان اور سرداور کو یہ سب کچھ بتاؤں تو مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے فوراً کسی پاگل خانے میں زبردستی داخل کرا دیں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔ کیا آپ اس کنٹیلا کے خلاف کام کریں گے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

" ظاہر ہے کرنا پڑے گا۔ پہلے انکار کیا تھا اس کا نتیجہ بھگت لیا ہے "...... عمران نے کہا۔

" لیکن یہ سوچ لیں کہ اس مشن کا چیک آپ کو اختاش سے ہی لینا پڑے گا "...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ کیوں۔ مشن تو میں کروں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اور چیک دوسروں سے لوں "...... عمران نے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہ مشن کیسے ہو گیا "...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اخنوخ قبیلہ پاکیشیائی ہے اور پھر مسلمان ہے۔ کیا ہم پاکیشیا میں رہنے والے انسانوں کے لئے کام نہیں کرتے "...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" انسان تو پاکیشیائی شہری ہوتے ہیں۔ اب یہ جن تو ظاہر ہے شہری نہیں ہیں "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" کیوں نہیں ہیں۔ جو پاکیشیا میں رہتا ہے وہ پاکیشیا کا شہری ہے اور اس کی حفاظت ہمارا فرض ہے اور یہاں تو مسئلہ بہت اہم ہے۔ پاکیشیائی جنوں کو غیر مسلم بنائے جانے یا ہمیشہ کے لئے فنا کر دینے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ اس لئے یہ تو براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیس ہے "...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" اس کیس میں کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی شامل کریں

گے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم نے تو چلو میری باتوں کو حقیقت تسلیم کر لیا ہے لیکن باقی ممبرز تو مجھے فوراً پاگل خانے پہنچا دیں گے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہو سکتا ہے وہ آپ اور مجھ سے زیادہ جنات کے بارے میں جانتے ہوں۔ آخر روحانی دنیا کے بارے میں بھی تو وہ ہم سے زیادہ جانتے تھے کہ انہوں نے اس سبزی فروش سے مل کر جولیا کو برآمد کرا لیا تھا "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن ابھی میں فیصلہ تو کر لوں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ سید چراغ شاہ صاحب کی واپسی میں تو ابھی کافی دیر ہے۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ اس دوران اس القیس صاحب سے ہی دو دو ہاتھ ہو جائیں "...... عمران نے کہا۔

" مطلب ہے آپ مصر جائیں گے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ظاہر ہے۔ وہیں جانا پڑے گا "...... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں "...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" کیا بات ہے سلیمان۔ خیریت "...... اس بار عمران نے اپنی اصل

آواز میں کہا۔

" ٹائیگر کا فون آیا تھا صاحب۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے آپ سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ میں آپ کو تلاش کر کے بتاتا ہوں"...... سلیمان نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں بات"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور تیزی سے اس پر ٹائیگر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر سپیکنگ باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" تم نے سلیمان کو فون کیا تھا۔ کیا بات ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" باس۔ مصر سے یہاں ایک پارٹی آئی ہوئی ہے۔ وہ آپ کو ہلاک کرانا چاہتی ہے۔ اس نے یہاں کے ریجنٹ کلب کے مالک جیکی سے سودا کیا ہے اور بہت بڑی اور بھاری رقم کا سودا ہوا ہے۔ جیکی کے آدمی اس وقت آپ کے فلیٹ کی نگرانی میں مصروف ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" میں کار میں آپ کے فلیٹ کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ وہاں کچھ

دیر کے لئے ٹریفک رک گئی کیونکہ ایک ٹرالر پھنس گیا تھا۔ پھر اچانک میری نظریں جیکی گروپ کے ایک آدمی پر پڑ گئیں جو آپ کے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا۔ پھر میں نے خصوصی طور پر چیکنگ کی تو مجھے چار آدمی اور بھی نظر آ گئے۔ جس پر میں ریجنٹ کلب چلا گیا۔ وہاں میرا ایک آدمی موجود ہے۔ اس سے ہی معلومات ملی تھیں پھر میں نے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

" وہ پارٹی کہاں ہے جو مصر سے آئی ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ ریجنٹ کلب میں ہی ٹھہری ہوئی ہے۔ اس کا نام عاطس معلوم ہوا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ مصر کا بہت بڑا گینگسٹر ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

" کیا تم اس عاطس اور اس جیکی دونوں کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو یا میں جوزف اور جوانا کو تمہارے پاس بھجواؤں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" آپ صرف جوانا کو بھجوا دیں۔ ایک کو وہ لے آئے گا اور ایک کو میں لے آؤں گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تم اس وقت کہاں ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" ریجنٹ کلب سے ہی بات کر رہا ہوں باس۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ میں جوانا کو بھجوا رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے

کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔ جوانا سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور علیحدہ میز پر رکھنے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ جوانا بول رہا ہوں ماسٹر"...... تھوڑی دیر بعد جوانا کی آواز سنائی دی۔

"جوانا تم نے ریجنڈ کلب دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کار لے کر ریجنڈ کلب جاؤ۔ وہاں ٹائیگر موجود ہے۔ ٹائیگر نے ابھی مجھے بتایا ہے کہ مصر سے کوئی آدمی عاطس نامی ریجنڈ کلب آیا ہے اور اس نے ریجنڈ کلب کے مالک جیکی سے میرے قتل کی بکنگ کی ہے۔ یہ آدمی وہیں ریجنڈ کلب میں ہی ٹھہرا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ٹائیگر کے ساتھ مل کر اس جیکی اور مصری آدمی عاطس دونوں کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے جوانا نے جواب دیا۔

"رسیور جوزف کو دو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ جب ٹائیگر اور جوانا دونوں آدمیوں کو لے کر رانا ہاؤس پہنچ جائیں تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے خصوصی نمبروں پر"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے خصوصی نمبروں کا حوالہ شاید جوانا کی وجہ سے دیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ جوانا ساتھ ہی کھڑا ہو"...... عمران نے کہا۔

"وہ جو آپ کے فلیٹ کی نگرانی کر رہے ہیں ان کا کیا کرنا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کرتے رہیں نگرانی۔ جیکی آ جائے گا تو اس سے میں انہیں کال کرا کر واپس بھجوا دوں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس مصری کی آمد سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ اس القیس کا آدمی ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہی بات تو میں اس سے معلوم کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں۔ باس کو اطلاع کر دیں کہ ان کے مطلوبہ آدمی پہنچ چکے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"او کے"...... عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں ہی جواب دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جوانا فون کے قریب ہی ہو گا اس لئے جوزف نے براہ راست بات نہیں کی اور پھر عمران نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس پہنچ چکی تھی۔ وہاں ٹائیگر بھی موجود تھا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا انہیں لانے میں"...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"نہیں باس۔ اتفاق سے یہ دونوں ہی کلب کے نیچے دفتر میں اکٹھے ہی موجود تھے اس لئے میں جوانا کے ساتھ خفیہ راستے سے گیا اور ان دونوں کو گیس سے بے ہوش کر کے خاموشی سے عقبی راستے ہی نکال لایا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم ان کے سامنے جاؤ گے"...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"اگر آپ اسے زندہ چھوڑنے کا فیصلہ کریں تو پھر میں ماسک میک اپ کر لوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بہرحال تم ماسک میک اپ کر لو"۔ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بلیک روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں جوزف موجود تھا اور وہ دونوں بھی موجود تھے اور کرسیوں پر دونوں راڈز میں جکڑے بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے۔ ان دونوں

کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک جو ورزشی جسم کا نوجوان تھا وہ مصری ہی تھا جبکہ دوسرا مقامی تھا۔

"اس مقامی کو پہلے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ اس مقامی آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ وہ شیشی شاید پہلے ہی الماری سے اٹھا چکا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر دیا اور پھر پیچھے ہٹ آیا۔ اسی لمحے ٹائیگر ماسک میک اپ کر کے بلیک روم میں داخل ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے جیکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ پھر شعور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ میں کہاں ہوں"...... جیکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر جم گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم مجھے پہچانتے ہو جیکی"...... عمران نے اس کے چہرے پر ابھرنے والے حیرت کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم علی عمران ہو۔ سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ

فیاض کے دوست۔ لیکن یہ میں کہاں ہوں اور یہ تم نے مجھے کیوں اس طرح جکڑا ہوا ہے"...... جیکی نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے اس مصری گینگسٹر عاطس سے بھاری رقم لے کر میرے قتل کی بکنگ کی ہے اور تمہارے آدمی اس وقت بھی میرے فلیٹ کی نگرانی کر رہے ہیں جبکہ تم مجھے جانتے ہو تو پھر تم نے یہ حرکت کیوں کی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں۔ یہ غلط ہے۔ میں نے ایسی کوئی کارروائی نہیں کی"...... جیکی نے کہا لیکن اس کے لہجے کا کھوکھلا پن نمایاں تھا۔

"یہ مصری جس کا نام عاطس ہے۔ یہ کون ہے اور تمہارا کب سے واقف ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون عاطس۔ میں تو کسی کو نہیں جانتا"...... جیکی نے کہا۔

"سنو۔ اگر تم اپنے آدمیوں کو واپس بھجوا دو تو میں تمہیں معاف کر سکتا ہوں ورنہ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی بھی توڑی جا سکتی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا تم واقعی مجھے چھوڑ دو گے"۔ جیکی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ ابھی تم نے کوئی جرم نہیں کیا۔ ابھی صرف جرم کی منصوبہ بندی ہوئی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اپنے آدمیوں کو بھجوا دیتا ہوں اور ساتھ ہی یہ وعدہ بھی کرتا ہوں کہ میں آئندہ تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کروں گا"...... جیکی نے کہا۔

"کس طرح کال کرو گے اپنے آدمیوں کو"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اپنے اسسٹنٹ روڈنی کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ انہیں بلوا لے گا"...... جیکی نے کہا۔

"کیا نمبر ہے تمہارے اسسٹنٹ کا"...... عمران نے پوچھا تو جیکی نے ایک نمبر بتا دیا۔ عمران نے میز پر پڑا ہوا کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے اس نے جیکی کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر کے اس نے فون پیس جوانا کی طرف بڑھا دیا اور جوانا نے فون پیس جیکی کے کان سے لگا دیا۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"روڈنی۔ میں جیکی بول رہا ہوں"...... جیکی نے کہا۔

"اوہ۔ باس۔ آپ اچانک کہاں چلے گئے ہیں۔ میں تو آپ کے بارے میں پریشان تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ایک ضروری کام کی وجہ سے چلا گیا تھا۔ سنو۔ عمران کے فلیٹ کی نگرانی کرنے والوں کو واپس بلوا لو۔ میں نے یہ مشن کینسل کر دیا ہے"...... جیکی نے کہا۔

"کینسل کر دیا ہے باس۔ وہ کیوں باس"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ بعد میں بتاؤں گا۔ میں نے جو کہا ہے وہ کرو"...... جیکی نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جوانا نے فون پیس

ہٹا کر اسے آف کر دیا اور پھر واپس میز پر رکھ دیا۔

"ہاں۔اب بتاؤ کہ یہ عاطس کون ہے اور تمہارا کس طرح واقف ہے۔کیا تم مصر آتے جاتے رہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرا بزنس مصر میں بھی ہے۔مجھے وہاں جانا پڑتا ہے۔یہ عاطس وہاں کا بہت بڑا گینگسٹر ہے۔اس کی تنظیم شراب اور اسلحے کی سمگلنگ میں مصر کی سب سے بڑی تنظیم ہے۔یہ میرا کاروباری دوست ہے۔اسے کسی نے تمہارے قتل کا مشن دیا تو یہ یہاں میرے پاس آگیا"...... جیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس نے کیا بتایا ہے تمہیں کہ وہ مجھے کیوں قتل کرانا چاہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے پوچھا تھا۔ اس نے بتایا کہ مصر کی کسی بہت بڑی شخصیت نے یہ مشن اسے دیا ہے۔اس سے زیادہ نہ اس نے بتایا اور نہ میں نے پوچھا البتہ اس نے کہا تھا کہ مشن ہر صورت میں کامیاب ہونا چاہئے۔اس کے لئے چاہے مجھے سینکڑوں آدمیوں کو کیوں نہ ہلاک کرنا پڑے۔چنانچہ میں نے فیصلہ کیا تھا کہ جیسے ہی تم فلیٹ پر جاؤ گے۔میرے آدمی اس فلیٹ کو ہی میزائل گنوں سے اڑا دیں گے"...... جیکی نے کہا۔

"کیا تم نے یا تمہارے آدمیوں نے تصدیق کی تھی کہ میں فلیٹ میں موجود ہوں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔میں نے سنٹرل انٹیلی جنس کے ایک انسپکٹر سے تمہارا فون

نمبر لیا تھا اور پھر میں نے خود فون کیا۔ وہاں سے تمہارے باورچی سلیمان نے فون اٹنڈ کیا اور اس نے بتایا کہ تم وہاں موجود نہیں ہو"...... جیکی نے جواب دیا۔

"کس انسپکٹر نے نمبر بتایا تھا تمہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"انسپکٹر ارشد نے۔وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا خاص آدمی ہے"۔ جیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا۔اب عاطس کو ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور آگے بڑھ کر اس نے شیشی کا دہانہ عاطس کی ناک سے لگا دیا۔چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد عاطس نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔پہلے تو اس کی آنکھوں میں دھندسی چھائی رہی پھر شعور کی چمک ابھر آئی اور اس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"یہ۔یہ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو"...... عاطس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن گھمائی تو ساتھ موجود جیکی کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"سنو عاطس۔ میرا نام علی عمران ہے۔ تم نے میرے قتل کے لئے جیکی کو بک کیا تھا ناں"...... عمران نے کہا تو عاطس بے اختیار چونک

پڑا۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہونہہ۔اس کا مطلب ہے کہ جیکی نے غداری کی ہے"۔اچانک عاطس نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر اس نے غداری کی ہوتی تو یہ خود بھی یہاں اس حالت میں موجود نہ ہوتا۔بہرحال تم یہ بتاؤ کہ کیا میرے قتل کے لئے تمہیں القیس نے کہا ہے"...... عمران نے کہا تو عاطس بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم۔تم القیس کو جانتے ہو"...... عاطس نے بری طرح گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔میں جانتا ہوں کہ اس کا تعلق شیطان سے ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ تو بہت بڑی شخصیت ہے۔لاکھوں سالوں سے زندہ ہے۔اس کے پاس لاکھوں خوفناک طاقتیں ہیں۔وہ تو ایک لمحے میں پوری دنیا کو اپنے ایک اشارے پر زیروزبر کر سکتا ہے۔پورے مصر پر اس کا قبضہ ہے"...... عاطس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود اس نے مجھ جیسے عام آدمی کے لئے تمہاری خدمات حاصل کی ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس نے کہا تھا کہ تمہاری پشت پر روشنی کی طاقتیں ہیں اور جس طرح تم نے مجھے پکڑا ہے اور جس طرح تم نے باتیں کی ہیں اس سے مجھے بھی اس کی بات پر یقین آگیا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ تم بچ نہیں سکو گے۔تم کس کس کو پکڑو گے اور کس کس سے بچو گے اور ابھی تک تو

اسے شاید میری گرفتاری کا علم نہیں ہوا۔ورنہ اب تک تو میں آزاد ہو چکا ہوتا"...... عاطس نے کہا۔

"کیا وہ خود بھی تمہارے ساتھ پاکیشیا آیا ہوا ہے"...... عمران نے اس کی بات سن کر چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔اسے کہیں آنے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ وہیں مصر میں ہی بیٹھ کر سب کچھ کر سکتا ہے"...... عاطس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے القیس کے نام کی آوازیں لگانا شروع کر دیں اور دوسرے لمحے یکلخت کڑاکے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی راڈز خودبخود ٹوٹ گئے۔جوانا اور ٹائیگر دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے جبکہ جوزف اس طرح ہوا میں ہاتھ پیر مارنے لگا جیسے کوئی قدیم قبائلی رقص کر رہا ہو۔کمرے میں سرخ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔عمران کے جسم کو بھی ہلکا سا جھٹکا لگا لیکن دوسرے لمحے کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور جیکی اور عاطس کی چیخوں سے گونج اٹھا۔یہ فائرنگ عمران نے کی تھی اور پھر جیسے ہی عاطس اور جیکی ہلاک ہوئے کمرے میں موجود دھواں غائب ہو گیا اور جوزف کی حرکات رک گئیں جبکہ جوانا اور ٹائیگر بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔یہ سب کچھ صرف چند لمحوں میں ہی وقوع پذیر ہو گیا تھا۔یہ فائرنگ عمران کی طرف سے کی گئی تھی کیونکہ جیسے ہی عاطس نے القیس کے نام کی آوازیں دینا شروع کی تھیں۔عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا اور پھر جیسے ہی اس کے جسم کو جھٹکا لگا۔اس

نے فائر کھول دیا تھا۔

"باس۔ یہ سفید آنکھوں والے شیطان کی کارروائی تھی باس۔ مجھے وچ ڈاکٹر شمولی نے بتایا تھا کہ سفید آنکھوں والا شیطان جب حملہ کرتا ہے تو لوگوں کے دل خوف سے پھٹ جاتے ہیں اور آبادیاں ویران ہو جاتی ہیں"...... جوزف نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہارے وچ ڈاکٹر شمولی نے درست کہا ہو گا لیکن تم نے یہ عجیب وغریب رقص کیوں شروع کر دیا تھا۔ چلو جوانا اور ٹائیگر پر تو اس شیطان کے حملے کا اثر ہو گیا اور وہ اچھل کر نیچے گر گئے اور چونکہ ان کے اعصاب مضبوط تھے اس لئے ان کے دل پھٹنے سے بچ گئے لیکن تمہیں کیا ہوا تھا۔ تم تو وچ ڈاکٹر شمولی کے پسندیدہ شہزادے ہو"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"باس۔ میں اس سفید آنکھوں والے شیطان کی قوت کا توڑ کر رہا تھا۔ وچ ڈاکٹر شمولی اسی طرح اس کی طاقت کا توڑ کرتا تھا اور باس اگر میں یہ نہ کرتا تو جوانا اور ٹائیگر کے دل ضرور پھٹ جاتے اور باس۔ تمہارے دل پر بھی اثر ہو جاتا"...... جوزف نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا اور عمران نے بے اختیار مسکرا دیا۔

"ماسٹر۔ کیا ہم پر جادو کیا گیا تھا"۔ جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جادو نہیں۔ شیطانی طاقتوں سے حملہ کیا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا۔ اس نے ہمیں محفوظ رکھا"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ یہ القیس کون ہے۔ کیا یہ بھی بلیک ورلڈ کے چیف

پروفیسر البرٹ جیسا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ویسا ہی سمجھ لو۔ پہلے ہمارا واسطہ شیطانی نظام کی تین سطحوں سے پڑ چکا ہے اور اتفاق ہے کہ تینوں بار ہم ہی اس گروپ میں شامل تھے۔ پہلے ہمارا واسطہ زیرو لاسٹری والے مشن میں فرینکسٹائن سے ہوا۔ اس کے بعد ہمارا واسطہ بلیک ورلڈ والے مشن میں پروفیسر البرٹ سے پڑا اور پھر ہمارا واسطہ شیطانی نظام کی سفلی سطح سے پڑا اور اب شیطانی نظام کی ایک اور سطح سے ہمارا واسطہ پڑا ہے جو ان سب سے علیحدہ اور انوکھی سطح ہے۔ اسے تم جناتی سطح بھی کہہ سکتے ہو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جناتی سطح۔ کیا مطلب باس"...... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جوانا اور جوزف کے چہروں پر بھی جناتی سطح کا نام سن کر حیرت کا تاثر ابھر آیا تھا۔

"جوزف اور جوانا۔ تم دونوں ان دونوں کو اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو اور پھر بھٹی آن کر کے تم باہر سٹنگ روم میں آ جاؤ۔ میں ٹائیگر کے ساتھ وہاں ہوں گا۔ اب چونکہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس القیس اور اس سطح کے دوسرے شیطانوں سے بھرپور انداز میں ٹکرایا جائے اس لئے تمہیں اب تک ہونے والے تمام واقعات کی تفصیل بتانی ضروری ہے"...... عمران نے کہا اور پھر ٹائیگر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

القیس ایک بڑے کمرے کے درمیان فرش پر بچھے ہوئے قالین پر دو زانو بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سامنے دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ دیوار کا رنگ سرخ تھا اور کمرے میں بھی سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ القیس کی نظریں اس دیوار پر اس طرح جمی ہوئی تھیں کہ وہ پلکیں بھی نہ جھپک رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کمرے میں یکلخت انتہائی تیز اور مکروہ بو پھیل گئی اور دیوار پر تیزی سے ایک نقش سا ابھرنے لگا۔ چند لمحوں بعد سپاٹ دیوار پر ایک چہرہ نظر آ رہا تھا۔ انتہائی خوفناک اور مکروہ چہرہ۔ لیکن اس کی دونوں آنکھیں انڈے کی طرح سفید اور باہر کو ابھری ہوئی تھیں اور القیس یکلخت اس چہرے کے سامنے جھک گیا۔

" القیس ہمیں یقین تھا کہ تمہاری صلاحیتیں اور تمہاری طاقتیں ہمیں فائدہ دیں گی لیکن تم نے ایک عام سے آدمی کو ہمارے دشمن کے مقابلے پر بھیج کر ہمیں بے حد مایوس کیا ہے"...... ایک چیختی ہوئی

آواز سنائی دی۔ آواز کڑک دار اور انتہائی غصے کو ظاہر کر رہی تھی۔

" میں شرمندہ ہوں بڑے شیطان۔ میں نے خود اس لئے اپنی طاقتوں سے کام نہ لیا تھا کہ مجھے بتایا گیا تھا کہ اس کی پشت پر روشنی کی بڑی طاقتیں ہیں"...... القیس نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں یہ اطلاع تو درست ملی ہے لیکن تمہارے پاس انتہائی خوفناک ترین طاقتیں ہیں۔ ایسی طاقتیں جن کا مقابلہ روشنی کے عام نمائندے کر ہی نہیں سکتے۔ تم انہیں استعمال کرو۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنی عقل کو بھی استعمال کرو۔ مجھے اس شخص کی موت چاہئے۔ ہر صورت میں۔ ورنہ تم چاہے دوسرے دائرے کے عہدیدار ہو لیکن میں چاہوں تو تمہیں ایک لمحے میں فنا کر سکتا ہوں۔ اب مجھے تمہاری ناکامی کے بارے میں اطلاع نہیں ملنی چاہئے"...... سفید آنکھوں والے شیطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ دیوار سے غائب ہو گیا تو القیس نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور اپنے چہرے پر آنے والا پسینہ پونچھنے لگا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سفید آنکھوں والا شیطان اسے سزا بھی دے سکتا تھا۔ کیونکہ شیطانی دائرے میں روشنی کے خلاف کام میں ناکامی کی سزا بہت بڑی ہوتی ہے۔ چند لمحوں بعد اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر ایک بار پھر سامنے دیوار پر پھونک مار دی۔ اس کے پھونک مارتے ہی دیوار پر ایک آدمی کی شکل ابھری۔ اس آدمی کا چہرہ تو کافی بڑا تھا لیکن اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں اور وہ اس طرح حلقوں میں گھوم رہی تھیں جیسے وہ بیک وقت چاروں طرف

دیکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی دیوار پھٹی اور اس میں سے وہی چہرے والا اندر داخل ہوا۔ اس کا جسم دبلا پتلا تھا لیکن وہ انتہائی پھرتیلا تھا۔ وہ اندر داخل ہوتے ہی القیس کے سامنے جھک گیا۔

"چنڈال حاضر ہے آقا"...... آنے والے نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔ اس کی آواز بھی باریک تھی۔

"میں نے تو چنڈال چوکڑی بلائی تھی پھر تم اکیلے کیوں آئے ہو"۔ القیس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چوکڑی شری مہاراج کے ایک کام میں مصروف تھی آقا۔ لیکن آپ کا بلاوا ملتے ہی میں خود حاضر ہو گیا ہوں آقا"...... آنے والے نے اسی طرح انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اکیلے ہی کافی ہو۔ سنو۔ جناتی دائرے کے شیطان نے میرے ذمے ایک کام لگایا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"...... القیس نے کہا۔

"ہاں آقا۔ اچھی طرح معلوم ہے۔ چنڈال چوکڑی سے کیا چھپا رہ سکتا ہے آقا"...... چنڈول نے جواب دیا۔

"میں پہلے اس پر حملہ کر کے ناکام ہو چکا ہوں۔ لیکن اب میں ناکام نہیں ہونا چاہتا۔ اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم جو پوری دنیا کو اپنی انگلیوں پر نچاتے رہتے ہو۔ تم ضرور مجھے کوئی اچھا سا مشورہ دو گے"...... القیس نے کہا۔

"آقا۔ چنڈال چوکڑی خود تو کچھ نہیں کر سکتی۔ لیکن وہ ایسے حالات پیدا کر دیتی ہے جس سے شیطانی طاقتیں اپنا کام کر لیتی ہیں۔ اس عمران نامی آدمی سے پہلے اسی دور میں پروفیسر البرٹ ٹکرا چکا ہے۔ پروفیسر البرٹ بلیک ورلڈ کے دائرے کے سب سے بڑے شیطان کا نائب تھا۔ اس کے پاس بے شمار شیطانی طاقتیں تھیں جو اس نے اس عمران کے خلاف یکے بعد دیگرے آزمائیں لیکن ایک بھی طاقت کامیاب نہ ہو سکی اور آخر کار اس عمران نے پروفیسر البرٹ کو ایک ایسے جال میں جکڑ لیا کہ پروفیسر البرٹ جو ناقابل تسخیر تھا ختم ہو گیا اور آقا۔ تمہارے پاس بھی ویسی ہی شیطانی طاقتیں ہیں لیکن عمران ان شیطانی طاقتوں کا توڑ بھی جانتا ہے اور ان شیطانی طاقتوں سے اس پر قبضہ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تم نے اس عاطس کو بھیج کر ٹھیک اقدام کیا تھا لیکن عاطس اس قابل ہی نہ تھا کہ وہ یہ کام کر سکتا۔ عمران کو جب پوری دنیا کے بڑے بڑے ایجنٹ ختم نہیں کر سکے تو عاطس یا اس کے بدمعاش ساتھی اسے کیسے ختم کر سکتے تھے اور تم نے عاطس کو بچانے کے لئے اپنی شیطانی طاقتوں کو وہاں بھجوایا لیکن تم نے دیکھا کہ تمہاری شیطانی طاقتیں ناکام رہیں۔ یہ عمران باوضو تھا اس لئے اسے صرف ایک معمولی سا جھٹکا لگا تھا اور تمہاری طاقت اس سے ٹکرا کر خود بخود فنا ہو گئی۔ اس کے ساتھی بھی بچ گئے اور خاص طور پر اس کے ساتھی جوزف نے افریقہ کا مشہور شیطانی توڑ رقص کر کے باقی طاقتوں کو بھی فنا کر دیا۔ اس لئے تمہارے ذہن میں اپنی کسی شیطانی طاقت کو

استعمال کرنے کا کوئی خیال ہے تو اسے اپنے ذہن سے نکال دو۔ اس
طرح تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گے"...... چنڈول نے جواب میں
پوری تقریر کر دی۔

"تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے۔ تم بتاؤ"...... القیس نے الجھے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"عمران کا نشانہ کنٹیلا ہے۔ سردار کنٹیلا۔ تم نقلی کنٹیلا کو سامنے لا
کر اس عمران کا خاتمہ کر سکتے ہو"...... چنڈول نے کہا۔

"نقلی کنٹیلا کو سامنے لا کر۔ کیا مطلب۔ کھل کر وضاحت سے
بات کرو"۔ القیس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ کنٹیلا اور اس کا پورا قبیلہ شیطان کا پیروکار ہے اس لئے کنٹیلا
اور اس کا قبیلہ اس عمران پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ ورنہ کنٹیلا جس قدر
طاقتور ہے یہ عمران تو کیا۔ دنیا کا کوئی بھی انسان اس کے ہاتھوں نہ
نہیں سکتا۔ لیکن اس عمران کی پشت پر بھی روشنی کی طاقتیں ہیں اور
خود بھی پاکیزگی کے حصار میں رہتا ہے اور اس کے ساتھ اس کی والدہ
کی دعائیں بھی ہیں اور پھر اس کا کردار ایسا ہے کہ شیطان یا اس کی کوئی
ذریت اس پر حاوی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس کا مقابلہ کنٹیلا اور اس
کے قبیلے کا کوئی جن نہیں کر سکتا اور کوئی روشنی کا نمائندہ جن قبیلے کا
سردار جن کنٹیلا کا ساتھ دینے اور اس عمران کے مقابل نہیں آئے گا
لیکن اس دنیا میں جنوں کے ایسے بے شمار قبیلے موجود ہیں جو نہ شیطان
کے پیروکار ہیں اور نہ مسلمان ہیں۔ اس لئے اگر تم ایسے کسی جن کو

اپنے ساتھ شامل کر لو جو سردار کنٹیلا کا روپ دھارے تو وہ اس عمران
کا خاتمہ آسانی سے کر لے گا۔ اگر تم جنات کے خجالہ قبیلے کے سردار جن
خجالہ کو کسی طرح اپنے ساتھ شامل کر لو تو پھر تمہاری کامیابی یقینی ہو
جائے گی۔ تم اس سردار خجالہ کو سردار کنٹیلا کے روپ میں ختون معبد
میں پہنچا دو اور اسے سمجھا دینا کہ جب عمران اس کے سامنے آئے تو وہ
خوفزدہ ہو جائے اور اس کی منتیں شروع کر دے تاکہ عمران مطمئن ہو
جائے پھر جیسے ہی وہ مطمئن ہو خجالہ سردار اچانک اسے گلے سے پکڑے
اور ایک لمحے میں اس کی گردن توڑ دے۔ خجالہ کے لئے یہ انتہائی آسان
کام ہے اور چونکہ عمران کو یقین ہو گا کہ کنٹیلا شیطان کا پیروکار ہے۔
اس لئے وہ کسی طرح بھی اس پر قابو نہ پا سکے گا۔ اس لئے وہ کنٹیلا کی
طرف سے مطمئن ہو گا اور خجالہ اچانک اس کی گردن توڑ دے گا۔
خجالہ کو نہ ہی روشنی کی طاقتیں ہلاک کر سکیں گی اور نہ عمران کی
پاکیزگی کا حصار اسے روک سکے گا اور عمران ہلاک ہو جائے گا لیکن خجالہ
کو سمجھا دینا کہ اگر عمران کو معمولی سا شک پڑ گیا تو پھر خجالہ جن ہونے
کے باوجود اس عمران کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اس لئے وہ اچانک اور
فوری کام دکھائے۔ اس طرح تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے
آقا"...... چنڈول نے کہا۔

"بہت خوب۔ تم واقعی چنڈول ہو۔ لیکن تم نے ختون معبد کا
انتخاب کیوں کیا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... القیس نے
کہا۔

"ہاں آقا۔ تمہیں تو بہرحال سب کچھ معلوم ہے۔ اس لئے تمہیں یہ
بھی معلوم ہے کہ ختون معبد ایسے بادشاہ کا بنایا ہوا ہے جو شیطان کا
پیروکار نہیں تھا۔ اس لئے عمران وہاں پہنچ کر ہوشیار نہیں ہو گا۔ ورنہ
اگر تم نے اسے کسی دوسرے معبد میں بھیج دیا تو پھر وہ وہاں داخل
ہوتے ہی ہوشیار ہو جائے گا اور اس طرح وہ آسانی سے مار نہ کھا سکے
گا"۔ چنڈول نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ اس
عمران کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے"...... القیس نے کہا تو چنڈول نے سر
جھکایا اور پھر انتہائی پھرتی سے پیچھے ہٹ کر وہ دیوار میں غائب ہو گیا۔
چند لمحوں تک اس کا چہرہ دیوار پر نظر آتا رہا۔ پھر غائب ہو گیا اور دیوار
سپاٹ ہو گئی۔ القیس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور پھر جیسے ہی اس
نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر ہوا میں جھٹکا۔ دوسرے لمحے اس کے سامنے
ایک آدمی نمودار ہو گیا۔ یہ لحیم شحیم آدمی تھا اور اس کی آنکھوں میں تیز
سرخی تھی۔

"کیا بات ہے القیس۔ تم نے مجھے بلایا ہے"...... اس آدمی نے
سخت لہجے میں کہا۔

"سردار قہقر۔ تمہارا قبیلہ اور تم مسلمان ہو یا کسی اور مذہب سے
تعلق رکھتے ہو"...... القیس نے پوچھا تو سامنے کھڑا سردار قہقر بے
اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب القیس۔ تمہاری اور میری دوستی کو طویل عرصہ گزر

گیا ہے لیکن تم نے آج سے پہلے کبھی یہ سوال نہیں کیا۔ اس کی کیا
کوئی خاص وجہ ہے"...... سردار قہقر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم بتاؤ تو سہی"...... القیس نے کہا۔

"میں اور میرا قبیلہ نصرانی ہے"...... سردار قہقر نے جواب دیا تو
القیس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پھر تو تم میرا کام نہیں کر سکتے۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ نجالہ قبیلے کے
بارے میں جانتے ہو"...... القیس نے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ قبیلہ بھی ہمارے علاقے میں ہی
آباد ہے اور وہ اور اس کا قبیلہ بے دین ہے لیکن تمہاری طرح شیطان کا
پیروکار بہرحال نہیں ہے"...... سردار قہقر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم سردار نجالہ کو میرے لئے ایک خاص کام کرنے پر آمادہ کر
سکتے ہو"...... القیس نے کہا۔

"پہلے تم کام کی تفصیل بتاؤ"...... سردار قہقر نے کہا۔

"ایک انسان ہے۔ اس کا نام عمران ہے۔ وہ پاکیشیا کا رہنے والا
ہے اور جنوں کا ایک مسلمان قبیلہ اخنوخ بھی پاکیشیا میں ہی آباد
ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں جانتے ہو"...... القیس نے پوچھا۔

"نہیں"...... سردار قہقر نے جواب دیا۔

"شیطان کا پیروکار ایک قبیلہ کنٹیلا ہے جو مصر کے صحرا میں آباد
ہے۔ اس قبیلے کا سردار کنٹیلا ہے۔ اس کی کوششوں کی وجہ سے اخنوخ
قبیلے کو شیطان کا پیروکار بنائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور

کنٹیلا اپنے مقصد میں کامیابی کے قریب پہنچ چکا تھا کہ اچانک سردار
اختاش نے جو اخنوخ کی گچھو کا سرپنچ بھی ہے کنٹیلا کے خلاف گچھو کا
اجلاس بلایا اور وہاں یہ طے ہوا کہ کنٹیلا کے خلاف روشنی کی طاقتوں
کی مدد حاصل کی جائے۔ چنانچہ سردار اختاش روشنی کی کسی طاقت کے
پاس پہنچا۔ اس نے اسے پاکیشیا کے عمران کے پاس بھجوا دیا جو خود بھی
روشنی کی طاقت ہے اور اس کی پشت پر بھی روشنی کی بڑی بڑی طاقتیں
موجود ہیں جو شیطان کے خلاف مسلسل کام کرتی رہتی ہیں۔ اب یہ
عمران سردار کنٹیلا کو ہلاک کرنا چاہتا ہے اور تمہارے وائرے کے
بڑے شیطان نے اس عمران کو ہلاک کرنے کا کام میرے ذمے لگایا ہے
لیکن میرا تعلق بھی چونکہ شیطان کے ساتھ ہے اس لئے میں اس پر براہ
راست ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ اس لئے میں نے اس عمران کو پھنسانے
کے لئے ایک اور منصوبہ بنایا ہے"...... القیس نے کہا اور پھر اس نے
چنڈول کا بتایا ہوا منصوبہ دوہرا دیا۔

"سردار خجالہ واقعی یہ کام آسانی سے کرلے گا۔ وہ انتہائی ہوشیار اور
شاطر بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا چونکہ نہ شیطان سے تعلق
ہے اور نہ روشنی سے۔ پھر وہ ذاتی طور پر بھی انتہائی طاقتور ہے۔ اس
لئے انسان چاہے کوئی بھی ہو۔ اس سے نہیں بچ سکتا۔ لیکن ایک بات
بتاؤ کہ سردار خجالہ کو اس سے کیا فائدہ ہوگا"...... سردار قہقر نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ تم جن کس فائدے کی تلاش میں رہتے ہو۔
سنو۔ تم بتاؤ کہ اسے کیا فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے"...... القیس نے کہا تو

سردار قہقر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ تم انسانوں کو واقعی اس بات کا علم نہیں کہ جن کو کس
فائدے کی تلاش ہو سکتی ہے کیونکہ مال و دولت وغیرہ کی اسے ضرورت
نہیں ہوتی تو پھر سنو۔ کسی بھی جن کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی
ہے کہ اس کا قبیلہ دوسرے قبیلوں سے بڑا اور طاقتور ہو اور خاص طور پر
سردار جن کی تو یہی خواہش ہوتی ہے اور یہ کام اس صورت میں ہو سکتا
ہے کہ اس قبیلے کو ایسی جننیاں مل جائیں جو زیادہ سے زیادہ جن بچے
پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ ایسی جننی کو قوم جنات میں درپی
کہا جاتا ہے"...... سردار قہقر نے کہا۔

"درپی۔ یہ کس زبان کا لفظ ہے۔ تمہاری جناتی زبان تو میں جانتا
ہوں۔ یہ اس زبان کا لفظ تو نہیں ہے۔ پھر اس کا کیا مطلب ہوا"۔
القیس نے کہا۔

"براعظم ایشیا کی جننیاں زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں اور وہاں جو سب
سے زیادہ بچے پیدا کرے۔ اس کی بے حد عزت کی جاتی ہے اس لئے وہ
مغرور اور متکبر ہو جاتی ہیں اور براعظم ایشیا کی ایک زبان سنسکرت
میں درپی مغرور اور متکبر کو کہتے ہیں اور یہ لفظ اس قدر مشہور ہو گیا کہ
اب جناتی قبیلے میں ایسی جننی کو درپی کہا جاتا ہے اور ایسی جننی کی خاص
نشانیاں ہوتی ہیں اس لئے پیدائش کے وقت ہی سب کو معلوم ہو جاتا
ہے کہ پیدا ہونے والی جننی درپی ہے اور پھر اس کی علیحدہ اور خصوصی
طور پر پرورش کی جاتی ہے۔ اس لئے ہر قبیلے کے سردار کو درپیوں کے

بارے میں علم ہوتا ہے اگر تم ایک ہزار درپیوں کا سردار خجالہ کے
قبیلے کے لئے اور ایک ہزار درپیوں کا قہقر قبیلے کے لئے بندوبست کر
سکتے ہو تو تمہارا کام ہو جائے گا"...... سردار قہقر نے کہا۔
"کیا اتنی درپیاں قبیلوں میں ہوتی ہیں"...... القیس نے پوچھا۔
"قبیلے بہت بڑے اور وسیع ہوتے ہیں۔ وہاں ہزاروں کی تعداد میں
درپیاں ہوتی ہیں"...... سردار قہقر نے کہا۔
"کیا کنٹیلا قبیلے کی درپیاں تمہیں اور سردار خجالہ کو قبول ہوں
گی"...... القیس نے کہا۔
"ہاں۔ ہم نے ان سے صرف بچے حاصل کرنے ہیں اور بس۔ اس
لئے ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ان کا تعلق کس قبیلے سے ہے
اور کس سے نہیں۔ تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ جن قبیلوں میں
لڑائیاں ہوتی ہیں ان درپیوں کی وجہ سے ہی ہوتی ہیں اور جب بھی
کوئی جن قبیلہ کسی دوسرے جن قبیلے کو شکست دیتا ہے تو سب سے
پہلے وہ اس قبیلے کی درپیوں پر قبضہ کرتا ہے"...... سردار قہقر نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... القیس نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا
شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ پڑھتا رہا۔ پھر اس کے ہونٹوں پر
مسکراہٹ تیر گئی اور وہ آنکھیں بند کئے ساکت بیٹھا رہا جبکہ سردار قہقر
خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ کافی دیر بعد القیس نے آنکھیں کھولیں۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔
"میری کنٹیلا سے بات ہو گئی ہے۔ وہ دو ہزار درپیاں دینے کے لئے
تیار ہے لیکن اس نے شرط لگائی ہے کہ وہ یہ درپیاں اپنے قبیلے سے نہیں
دے گا بلکہ اپنی شیطانی طاقت کے زور سے کسی اور قبیلے سے لا کر دے
گا"...... القیس نے کہا۔
"ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمیں تو درپیاں چاہئیں تاکہ
ہمارے قبیلے وسیع اور طاقتور ہو جائیں"...... سردار قہقر نے مسرت
بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ ایک ہزار درپیاں ملنا اس
کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے۔
"جس قبیلے سے کنٹیلا درپیاں حاصل کر کے تمہیں دے گا۔ کیا وہ
قبیلہ اپنی درپیوں کے لئے تم پر حملہ نہ کرے گا"...... القیس نے کہا۔
"نہیں۔ پوری دنیا کے جنات میں یہ قانون موجود ہے کہ درپی
جس قبیلے کی سرحد میں داخل ہو جائے اس کی ہو جاتی ہے اور درپی کو
اس وقت تک کسی دوسرے قبیلے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ جب
تک وہ قبیلہ اپنی رضامندی سے درپی نہ دے دے یا قبیلہ باقاعدہ جنگ
کر کے اسے حاصل نہ کر لے اس لئے ایک درپی کے حصول کے لئے
بعض اوقات قبیلے سینکڑوں سالوں تک لڑتے رہتے ہیں۔ اس لئے مجھے
یقین ہے کہ سردار کنٹیلا دو ہزار درپیاں کسی خاص معاہدے کے تحت
ہی حاصل کرے گا"...... سردار قہقر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"جب سب سے زیادہ اہمیت درپی کی ہے تو پھر اس کے حصول کے

لئے کیا معاہدہ ہو سکتا ہے"...... القیس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"قبیلے کی حدود بھی اتنی ہی اہم ہوتی ہے جتنی درپیاں ۔ اگر قبیلے کے پاس جگہ کم ہو گی تو وہ قبیلہ کیسے طاقتور ہو سکتا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ حدود میں وسعت کے معاہدے پر ہی درپیاں دی جائیں گی"۔ سردار قہقر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اب بات سمجھ میں آگئی ہے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ کام اب کیسے ہو گا۔ تم سردار خجالہ سے بات تو کرو۔ وہ مانتا بھی ہے یا نہیں"...... القیس نے کہا۔

"میں ابھی کرتا ہوں"...... سردار قہقر نے کہا اور اپنی جگہ سے غائب ہو گیا۔ القیس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ویسے اسے یقین تھا کہ سردار قہقر نے کچھ سوچ کر ہی یہ شرط لگائی ہو گی۔ اس لئے وہ خود بھی سردار خجالہ کو رضا مند کرے گا اور اسے یہ بھی یقین تھا کہ چنڈول کی بتائی ہوئی اس ترکیب پر عمل کرنے سے واقعی یہ عمران ہلاک ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ ہر لحاظ سے مطمئن تھا کہ اس بار وہ کامیاب رہے گا۔

چارٹرڈ جیٹ طیارہ اپنی پوری رفتار سے مصر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ طیارے میں عمران کے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا موجود تھے۔ انہیں پاکیشیا سے فلائی کئے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی لیکن عمران طیارے کے ہوا میں بلند ہوتے ہی اپنے پسندیدہ شغل میں مصروف ہو گیا تھا کہ وہ طیارے کی نشست سے سر لگائے آنکھیں بند کئے سو رہا تھا اور اس کے خراٹے ایک خاص تسلسل سے جاری تھے۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں عقبی سیٹوں پر موجود تھے۔ عمران نے انہیں رانا ہاؤس میں جب سے جنات کے بارے میں بتایا تھا، ٹائیگر اور جوانا مسلسل انہی کے بارے میں ہی سوچ رہے تھے۔

"جوزف۔ کیا تم نے جنات دیکھے ہیں"...... جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں"...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں اس بارے میں تجسس نہیں ہے میں تو مسلسل سوچ رہا ہوں کہ یہ مخلوق کیسی ہو گی۔ کس طرح رہتی ہو گی"...... جوانا نے کہا۔

"جب وہ ہمیں نظر ہی نہیں آسکتے تو ہمیں کیا ضرورت ہے ان کے بارے میں سوچنے کی اور باس نے بتایا ہے کہ جب بھی وہ انسانوں کو نظر آئیں گے تو انسانوں کے روپ میں ہی نظر آئیں گے تو پھر ان کو دیکھنے کا تجسس کیسا"...... جوزف نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"ماسٹر نے بتایا ہے کہ وہ ان کی بستی میں ہو آئے ہیں اور ماسٹر نے جو تفصیل بتائی ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے کہ جب ماسٹر وہاں گئے تو خالی میدان مکانات، گلیوں اور سڑکوں میں تبدیل ہو گیا اور جب ماسٹر واپس آئے تو وہ پھر خالی میدان بن گیا۔ پھر ماسٹر وہاں گھومتے رہے لیکن نہ کسی جن سے ٹکرائے اور نہ کوئی رکاوٹ ہوئی۔ یہ کس قسم کی بستی ہو گی"...... جوانا نے کہا۔

"ہو گی کسی طرح کی۔ جن جانیں اور باس جانے"...... جوزف نے عدم دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ویسے جوانا۔ باس کی یہ باتیں سن کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہوائی قلعہ کسے کہتے ہیں۔ ایسے ہی قلعے ہوتے ہوں گے کہ جیسے ہوا کے بنے ہوئے ہوں۔ جیسے یہ خلا کی آبادی ہوتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن ماسٹر تو وہاں خود گیا تھا۔ وہاں کرسی پر بیٹھا رہا۔ دروازہ بھی کھولا اور بند کیا گیا۔ ماسٹر نے ظاہر ہے ہاتھ بھی لگایا ہو گا اور مشروب بھی پیا۔ اگر یہ سب کچھ ہوائی تھا تو پھر یہ ٹھوس کیسے ہو گیا۔ ہوا ٹھوس کیسے ہو سکتی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ہماری تمہاری زبان میں جنات اور بھوت پریت کو بھی ہوائی مخلوق کہا جاتا ہے اس لئے ان کی آبادی بھی ہوائی ہی ہوتی ہو گی"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہم اس وقت جس چیز میں بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی ہوائی ہے۔ اب بتاؤ یہ ٹھوس ہے یا نہیں"...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"اسے تو ہوائی جہاز کہا جاتا ہے۔ یعنی ہوا میں اڑنے والا جہاز"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اور جہاز کسے کہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہاز کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ جس میں بیٹھ کر سفر کیا جائے۔ جیسے پانی کا جہاز بھی ہوتا ہے اور ہوائی جہاز بھی۔ دونوں میں بیٹھ کر سفر ہی کیا جاتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پھر تو کشتی۔ موٹر بوٹ۔ سائیکل۔ کار کو بھی جہاز کہنا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ صرف ہوا اور پانی میں سفر کرنے والی چیز کو جہاز کہا جاتا ہو"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"صحرا کا جہاز بھی ہوتا ہے۔ اونٹ کو صحرا کا جہاز کہتے ہیں"۔ عمران

نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ واقعی اونٹ کو بھی صحرا کا جہاز کہا جاتا ہے"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جہاز فارسی زبان کا لفظ ہے اس کا اصل مطلب بڑا اور وسیع ہوتا ہے۔ ویسے جہاز کا ایک مطلب سامان سفر بھی ہوتا ہے اس لئے بڑے اور وسیع سامان سفر کو جہاز کہا جائے گا۔ اونٹ بھی عام جانوروں سے بڑا ہوتا ہے اس لئے اسے بھی صحرا کا جہاز کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہوائی قلعہ بھی دراصل بڑے جہاز کو ہی کہا جاتا ہو جس میں سفر محفوظ ہو جس طرح آدمی قلعے میں بیٹھ کر دشمن سے محفوظ ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر جنات کو ہوائی مخلوق کیوں کہا جاتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس لئے کہ ان کے لئے فاصلہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ وہ پلک جھپکنے میں جہاں چاہیں پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے شاید انہیں ہوائی مخلوق کہا جاتا ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسانوں کے لئے ان جنات کا وجود ٹھوس نہ ہوتا ہو۔ ہوا کی طرح ہوتا ہو کہ جو ہر جگہ موجود ہوتی ہے لیکن نظر نہیں آتی۔ اس لئے انہیں بھی ہوائی مخلوق کہا جاتا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن ماسٹر۔ ٹھوس آبادی کیسے یکلخت ہوا بن سکتی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"مجھے خود اس سلسلے میں بے حد تجسس تھا اور میں نے جنات کے ایک عامل جن کا نام بابا محمد بخش ہے۔ سے دوبارہ مل کر یہ بات پوچھی تو انہوں نے بتایا ہے کہ جنات کی آبادی انسانی تصور میں نہیں آسکتی۔ یہ آبادی جس قدر وسیع وعریض نظر آتی ہے دراصل یہ کسی ایک چھوٹے سے سوراخ کے اندر آجاتی ہے۔ مثلاً کسی جھاڑی کی دو جڑوں کے درمیان اتنی بڑی آبادی آسکتی ہے کہ جیسے ہمارا بہت بڑا شہر ہو۔ جب اس آبادی میں انسان داخل ہو جائے تو اسے یہ بہت بڑا شہر نظر آئے گا لیکن دراصل وہ ایک یا دو انچ جگہ میں ہو گا۔ جب میں نے اس بات پر یقین کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ سائنسی طور پر اس کی توجیہہ نہ ہو سکتی تھی تو انہوں نے مجھے دیمک اور چیونٹیوں کی مثال دی کہ چیونٹیوں اور دیمک کی زیر زمین معمولی سی جگہ میں آبادیاں ہوتی ہیں لیکن چیونٹی کے لئے وہ بہت بڑا شہر ہوتا ہے۔ اگر انسان چیونٹی جتنا ہو کر اس آبادی میں جائے تو اسے وہ شہر ہی نظر آئے گا لیکن جب وہ انسان کے روپ میں واپس آئے گا تو پھر یہ شہر سمٹ کر چند انچوں کا ہو جائے گا لیکن جب میں نے ان سے پوچھا کہ میں تو اس آبادی میں جا کر نہ سمٹا اور نہ چھوٹا ہوا تو پھر انہوں نے بتایا کہ یہ خدائی راز ہے جو انسانوں کی سمجھ میں نہیں آسکتا البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آبادی تمہارے لئے بڑی کر دی گئی ہو اور جب تم اس آبادی سے باہر آئے تو وہ دوبارہ اپنی اصل حالت میں آگئی کیونکہ جنات جب انسانی روپ میں ہوں تو پھر وہ ٹھوس ہوتے ہیں اور انہیں جگہ کی ضرورت

ہوتی ہے لیکن جب وہ اپنی اصل حالت میں ہوں تو پھر ان کے لئے جگہ کوئی مسئلہ نہیں ہوتی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہ بات واقعی ذہن کو اپیل کرتی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اچانک سائیڈ سیٹ پر ایک وجود نظر آنے لگ گیا اور عمران سمیت سب نے چونک کر اسے دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ مڑا تو عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ سردار اختاش تھا۔

"سردار اختاش تم"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ عمران صاحب۔ مجھے اس انداز میں یہاں اس لئے آنا پڑا ہے کہ مجھے ابھی ابھی آپ کے بارے میں ایک اہم اطلاع ملی ہے۔ جو میں آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں"...... سردار اختاش نے کہا۔ سردار اختاش کا نام سن کر ٹائیگر، جوزف اور جوانا تینوں انتہائی حیرت اور تجسس بھرے انداز میں اسے دیکھ رہے تھے کیونکہ عمران انہیں پہلے ہی سردار اختاش کے بارے میں بتا چکا تھا پھر عمران نے سردار اختاش سے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا تو سردار اختاش نے ان سب کا اس مشن میں کام کرنے پر اپنے قبیلے کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

"ٹائیگر۔ تم سائیڈ سیٹ پر بیٹھ جاؤ اور سردار اختاش کو یہاں بیٹھنے دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سائیڈ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ القیس نے آپ کی ہلاکت

کے لئے ایک بہت گہرا اور پیچیدہ منصوبہ بنایا ہے"...... سردار اختاش نے کہا۔

"کیسا منصوبہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" القیس نے آپ سے مقابلے کے لئے ایک جن قبیلے خجالہ کے سردار خجالہ کو تیار کیا ہے۔ دراصل خجالہ قبیلے کے قریب ایک جن قبیلہ کاروکوش رہتا ہے۔ یہ قبیلہ ویسے تو غیر مسلم ہے لیکن مسلمان جنوں کا دشمن نہیں ہے اس لئے ہمارے اس قبیلے سے دوستانہ تعلقات ہیں اور ہم ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس قبیلے کے سردار کاروکوش کو معلوم ہوا ہے کہ کنٹیلا قبیلہ شیطان کا پیروکار ہے اور وہ اخنوخ اور خاص طور پر اختاش قبیلے کو فنا کرنا چاہتا ہے اس لئے جب اسے یہ معلوم ہوا کہ کنٹیلا فرضی طور پر تیار ہو رہا ہے تو وہ چونک پڑا۔ اس قبیلے کے خجالہ قبیلے سے اچھے تعلقات ہیں اس لئے وہ ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے باخبر رہتے ہیں۔ سردار کاروکوش کو اطلاع ملی کہ خجالہ قبیلے کو اچانک ایک دو نہیں بلکہ ایک ہزار درپیاں ملی ہیں تو وہ حیران رہ گیا۔ درپی کے متعلق میں آپ کو بتا دوں کہ یہ ایسی جن عورت ہوتی ہے جن میں قدرتی طور پر لاتعداد جن بچے پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور چونکہ آبادی کے بڑھنے سے قبیلہ طاقتور ہو جاتا ہے اس لئے درپی کی بہت قدر و قیمت ہوتی ہے اور ایک درپی کو انتہائی نایاب اور قبیلے کے لئے انتہائی مفید سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے جب کاروکوش کو اطلاع ملی کہ اس کے ہمسایہ قبیلے خجالہ

کو اچانک ایک ہزار درپیاں تحفے میں ملی ہیں تو اس کا حیران ہونا لازمی
بات تھی۔ اس نے اس کا کھوج لگایا تو اسے اس کنٹیلا کے بارے میں
معلوم ہوا جس پر وہ چونکا اور اس نے مجھے اطلاع دی اور میں یہاں آپ
کے پاس آگیا ہوں"...... سردار اختاش نے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"القیس نے منصوبہ بنایا ہے کہ سردار خجالہ کو سردار کنٹیلا کے
روپ میں کسی معبد میں رکھا جائے گا اور جب آپ القیس کے پاس
جائیں گے تو وہ آپ کو وہاں بھیج دے گا اور سردار خجالہ جو سردار کنٹیلا
کے روپ میں ہوگا۔ اچانک آپ کو گردن سے پکڑ کر آپ کی گردن توڑ
دے گا اور آپ کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ یہ منصوبہ اس لئے بنایا گیا ہے
کہ سردار کنٹیلا تو چونکہ شیطان کا پیروکار ہے اس لئے وہ تو آپ پر براہ
راست حملہ نہیں کر سکتا۔ لیکن خجالہ چونکہ نہ مسلم ہے اور نہ اس کا
کسی مذہب سے تعلق ہے اس لئے وہ آپ کو آسانی سے ہلاک کر دے گا
اور آپ اس لئے مطمئن ہوں گے کہ سردار کنٹیلا شیطان کا پیروکار
ہونے کی وجہ سے آپ پر حملہ نہیں کر سکتا"...... سردار اختاش نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی انتہائی ذہانت سے منصوبہ بندی کی گئی ہے"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ کیا کریں گے۔ کس طرح اس سردار خجالہ کے حملے
سے بچیں گے"...... سردار اختاش نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے سردار اختاش۔ اس

میں موت سے کبھی نہیں گھبراتا۔ البتہ تم نے یہ اطلاع دے کر مجھے
ہوشیار کر دیا ہے۔ اس لئے اب میں اس خجالہ سے خود ہی نمٹ لوں گا
لیکن تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر میں اس سردار خجالہ پر قابو پا لوں تو اس سے
کیا فائدہ اٹھا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کس قسم کا فائدہ"...... سردار اختاش نے چونک کر کہا۔

"کیا اس سردار خجالہ کے ذریعے اس کنٹیلا کو فنا کیا جا سکتا
ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ
خجالہ قبیلہ اس قدر طاقتور نہیں ہے کہ کنٹیلا جیسے بڑے اور انتہائی
طاقتور قبیلے کا مقابلہ کر سکے اس لئے سردار خجالہ کسی صورت بھی سردار
کنٹیلا کے مقابلے میں نہیں آئے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی بھی
جن سردار کسی دوسرے جن سردار کو فنا نہیں کر سکتا۔ یہ جناتی قانون
ہے جس کی پابندی پوری دنیا کے جنوں کو کرنا پڑتی ہے۔ اس لئے
سردار خجالہ کے ذریعے آپ کسی صورت بھی سردار کنٹیلا کو فنا نہیں کر
سکتے"...... سردار اختاش نے کہا۔

"دیکھو سردار اختاش۔ میرا نشانہ القیس نہیں ہے۔ میرا نشانہ تو
سردار کنٹیلا ہے۔ القیس کے پاس تو میں اس لئے جا رہا ہوں کہ اس
نے سردار کنٹیلا کی حمایت میں ہمارے خلاف کام شروع کر دیا ہے اور
میں چاہتا ہوں کہ اس کا خاتمہ کر کے اس درمیانی رکاوٹ کو دور کر
دوں لیکن اصل مقابلہ تو سردار کنٹیلا سے ہونا ہے۔ جب تک سردار

کنٹیلا ہلاک نہیں ہوگا تب تک ہمارا مشن مکمل نہیں ہوگا اور ہم
پاکیشیا میں رہنے والے جناتی قبیلوں کو اس شیطان قبیلے کے شر سے
تحفظ نہیں دے سکیں گے۔ میں تو انسان ہوں اور انسان بھی ایسا کہ
جس کا واسطہ پہلی بار جناتی دنیا سے پڑ رہا ہے۔ جنات اور جناتی دنیا کے
بارے میں میری معلومات بے حد محدود ہیں۔ جو کچھ معلومات ہیں وہ
جنات کے عامل بابا محمد بخش حکیم سے حاصل کی گئی ہیں جبکہ تم
بہرحال ایک بہت بڑے قبیلے کے سردار ہو اور پھر اخنوخ قبیلے کے کچھ
کے سرپنچ بھی ہو۔ پھر ہم یہ جنگ اپنے لئے نہیں کر رہے بلکہ مسلم
جنات کے تحفظ کی خاطر کر رہے ہیں۔ اس لئے اس کام میں ہماری مدد
کرنا تم پر فرض ہے۔ تم مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ کسی بھی سردار جن کو
کس طرح فنا کیا جا سکتا ہے۔ اس کا کیا طریقہ ہوتا ہے تاکہ میں اس
سردار کنٹیلا پر براہ راست ہاتھ ڈال سکوں"...... عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہم آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے انتہائی مشکور ہیں عمران
صاحب کہ آپ ہمارے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ جہاں تک اس
بات کا تعلق ہے کہ میں آپ کو وہ راز بتاؤں جن سے جنات یا جنات
کے سرداروں کو فنا کیا جا سکتا ہے تو ایسا ممکن نہیں ہے یہ بات
ہمارے جناتی قانون کے خلاف ہے اور اس کی انتہائی سخت سزا ہے اور
جنات دوسرے جنات کے خلاف کسی غیر جناتی مخلوق کو یہ راز نہیں
بتا سکتے البتہ جس طرح آپ کو بابا محمد بخش حکیم نے معلومات بہم

پہنچائی ہیں اسی طرح دوسرے جناتی عامل بھی آپ کو یہ معلومات مہیا
کر سکتے ہیں۔ وہ چونکہ انسان ہیں اس لئے ان پر جناتی قانون لاگو نہیں
ہوتا"...... سردار اختاش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر آپ ایسا کوئی آدمی بتائیں جو اس سلسلے میں
درست اور حتمی معلومات مہیا کرے اور ہو بھی نیک آدمی"...... عمران
نے کہا۔

"ہاں۔ مصر میں ایسے دو آدمی ہیں جو جنات کے معروف عامل ہیں۔
ان کے قبضے میں بھی بے شمار غیر مسلم جن ہیں لیکن وہ اپنی مرضی کے
مالک ہیں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ وہ آپ کو انکار نہیں کریں گے"۔
سردار اختاش نے کہا۔

"کیا نام ہیں ان کے"...... عمران نے پوچھا۔

"ان میں ایک آدمی تو غیر مسلم ہے۔ اس لئے وہ تو لامحالہ آپ کی
مدد نہیں کرے گا جبکہ دوسرا مسلمان ہے اور روحانیت میں بھی ان کا
ایک خاص مقام ہے۔ اس کا نام ابو عباس ہے۔ وہ مصر کے
دارالحکومت قاہرہ کے قدیم اور گنجان آباد علاقے میں رہتا ہے اور مصر
کی فوجی چھاؤنی میں مالی کا کام کرتا ہے۔ اس محلے کا نام افالیہ ہے۔ وہاں
کسی سے بھی پوچھ لیں تو آپ کو ابو عباس کا مکان بتا دیا جائے گا۔ وہ
دن کے وقت تو مالی کا کام کرتا ہے لیکن رات کو اپنے مکان میں اپنے
قبضے میں موجود جنات کی مدد سے لوگوں کے مسائل حل کرنے کی
کوشش کرتا ہے۔ انتہائی نیک اور ایماندار آدمی ہے"...... سردار

اختاش نے کہا۔
"اس اطلاع کے لئے شکریہ۔ لیکن یہ بات بھی تو تم ہی بتا سکتے ہو
کہ جنات کو یہ لوگ کس طرح اپنے قبضے میں کرتے ہیں اور ایسا کیوں
ہوتا ہے"۔ عمران نے کہا تو سردار اختاش بے اختیار مسکرا دیئے۔
"انسانوں کی طرح جنات کے بھی بے شمار قبیلے ہیں۔ ان کی
سرشت بھی ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتی ہے اور ان کے مذہب بھی
علیحدہ۔ اسی طرح ان کے سوچنے کا انداز اور رہن سہن بھی ایک
دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ جس طرح بعض انسانوں کی یہ خواہش
ہوتی ہے کہ وہ جنات پر قابو پا کر دوسرے انسانوں کی نسبت زیادہ
اختیارات اور تصرفات کا مالک ہو جائے۔ اسی طرح بعض جنات میں
بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ انسانوں کو قبضہ میں کر کے ان سے ایسے
کام لے جس سے جنات میں اس کا تشخص بڑھ جائے اور چونکہ انسان کا
ذہن جن کے ذہن سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے اس لئے جنات ایسے
انسانوں کے ذریعے اپنے خصوصی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش
کرتے ہیں لیکن انسان جن سے اشرف المخلوق ہے اس لئے جنات کی
انسانوں پر قبضہ کرنے کی کوشش زیادہ تر ناکام ہو جاتی ہے اور انسان
کی بعض اوقات جنات پر قبضہ کرنے کی کوشش کامیاب ہو جاتی ہے۔
جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تو وہ مقدس کلام کے ذریعے جنات کو
قابو میں کرتے ہیں لیکن اس کے لئے بھی خاص شرائط اور حدود ہوتی
ہیں جن سے نہ وہ انسان باہر جا سکتا ہے اور نہ وہ جن۔ جبکہ غیر مسلم

بھی جنات پر قبضہ کرنے کے لئے خاص قسم کے علوم کو استعمال
کرتے ہیں جبکہ جنات انسانوں پر قبضہ کرنے کے لئے انسانی کمزوریوں
کو استعمال کرتے ہیں جنہیں آپ بشری کمزوری کہتے ہیں۔ خاص طور پر
عورتیں ان کا زیادہ شکار ہوتی ہیں کیونکہ عورتوں میں وہ مخصوص
کمزوریاں مردوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں لیکن جن عورتیں انسانوں
کے قبضے میں نہیں آتیں۔ یہ خدائی راز ہے۔ ان پر کسی قسم کا کوئی اثر
نہیں ہوتا۔ البتہ بعض اوقات کوئی جن عورت کسی انسان کو فطری
طور پر پسند کرنے لگتی ہے تو وہ اس کی مدد کرتی ہے اور بس"...... سردار
اختاش نے کہا۔
"تم نے تفصیل تو نہیں بتائی۔ گول مول سی بات کر دی ہے"۔
عمران نے کہا تو سردار اختاش بے اختیار ہنس پڑے۔
"ہم تو بغیر کسی علم کے آپ کے قبضے میں ہیں اور اگر آپ چاہیں تو
ہمارا پورا قبیلہ آپ کے قبضے میں آنے کے لئے تیار ہے لیکن پھر ان سب
کی خوراک آپ کے ذمے ہو جائے گی"...... سردار اختاش نے کہا تو
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"اوہ نہیں۔ میں اپنے لئے نہیں کہہ رہا۔ میں تو پہلے ہی دو جنات کو
بھگت رہا ہوں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سردار اختاش بے
اختیار چونک پڑا۔
"دو جنات کو۔ کیا مطلب۔ کن کی بات کر رہے ہیں آپ"۔ سردار
اختاش نے کہا۔

"یہ پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں جوزف اور جوانا" ۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار اختاش بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"اب مجھے اجازت دیں۔ خدا حافظ" ۔۔۔ سردار اختاش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر اٹھ کر واپس عمران کے پاس آگیا۔

"عمران صاحب۔ اگر میں کسی کو یہ بتاؤں کہ کوئی جن سردار اڑتے ہوئے طیارے میں آکر ہمارے ساتھ باتیں کرتا رہا ہے تو مجھے یقین ہے کہ کوئی بھی میری بات پر یقین نہیں کرے گا حالانکہ یہ حقیقت ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"بعض حقیقتیں ایسی ہوتی ہیں جن پر یقین نہیں آتا۔ اس کی وجہ ہے کہ کسی کے پاس اس حقیقت کو پرکھنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا۔ اب جب تم یہ بات بتاؤ گے اس کے پاس کیا ذریعہ اس بات کو پرکھنے کا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو یا نہیں اور چونکہ عام حالات میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ کوئی یقین نہیں کرے گا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب القیس کے بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"سوچنا کیا ہے۔ سردار اختاش نے واقعی اہم اطلاع دی ہے۔ ورنہ ہم غفلت میں مارے جاتے لیکن اب میں پہلے اس ابو عباس سے ملنا چاہتا ہوں اس کے بعد اس بارے میں کوئی واضح منصوبہ بناؤں

گا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نشست سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ پھر قاہرہ پہنچ کر وہ ایئرپورٹ سے باہر آئے اور عمران نے ایک ٹیکسی ہائر کی اور ٹیکسی ڈرائیور کو افالیہ محلے میں لے جانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک قدیم اور گنجان آباد محلے میں پہنچ گئی تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اترا۔ جوانا نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا جبکہ عمران ایک طرف بنی ہوئی ایک دکان کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں ایک ادھیڑ عمر مصری کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔

"یہاں ابو عباس صاحب رہتے ہیں جو فوجی چھاؤنی میں مالی ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ابو عباس وہ جو جنات کے عامل ہیں" ۔ مصری نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ مصری تو نہیں ہیں" ۔ بوڑھے نے کہا۔

"ہم پاکیشیا سے آئے ہیں۔ ہمیں ابو عباس صاحب سے ایک ضروری کام ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"پاکیشیا۔ اتنی دور سے۔ تو کیا ابو عباس کی شہرت پاکیشیا تک پہنچ گئی ہے۔ حیرت ہے" ۔۔۔ بوڑھے مصری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں۔ سوائے ہمارے وہاں انہیں کوئی نہیں جانتا"۔ عمران نے کہا۔

"یہاں سے سیدھے آگے چلے جائیں۔ دائیں ہاتھ پر تین گلیاں چھوڑ کر چوتھی گلی میں مڑ جائیں۔ تقریباً درمیان میں ایک بڑے سے احاطے کا مکان ہے جس کے احاطے میں آپ کو بہت سے مرد اور عورتیں بیٹھی نظر آئیں گی۔ وہی ابو عباس کا مکان ہے"۔۔۔ مصری نے جواب دیا اور عمران اس کا شکریہ ادا کر کے آگے بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واقعی اس احاطے میں پہنچ گئے جہاں مصری مرد اور عورتیں موجود تھیں۔ وہ سب زمین پر بچھی ہوئی دری پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک کونے میں ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کی چھوٹی چھوٹی داڑھی تھی اور جس نے لمبی سی عبا پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سر پر سرخ رنگ کی عجیب سی ساخت کی ٹوپی تھی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے سامنے بیٹھی ہوئی ایک مصری عورت سے باتیں کر رہا تھا۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی اس احاطے میں داخل ہوئے۔ وہاں موجود سب لوگ انہیں انتہائی حیرت سے دیکھنے لگے اور وہ آدمی بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا نام ابو عباس ہے جناب۔ آپ اجنبی لگتے ہیں"۔۔۔ اس نے خود ہی آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"السلام علیکم"۔۔۔ عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام"۔۔۔ ابو عباس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور

انتہائی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم پاکیشیا سے آئے ہیں اور ہم نے آپ سے انتہائی ضروری باتیں کرنی ہیں۔ اگر آپ کچھ وقت علیحدگی میں ہمیں دے دیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ۔ آپ تو واقعی بہت دور سے تشریف لائے ہیں۔ آیئے میرے ساتھ"۔۔۔ ابو عباس نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر احاطے کی سائیڈ پر موجود ایک گلی میں سے گزر کر آگے بڑھتا ہوا انہیں ایک چھوٹے سے کمرے میں لے آیا۔ جہاں ایک میز۔ ایک چارپائی اور چند کرسیاں موجود تھیں۔

"تشریف رکھیں اور پہلے فرمائیں کہ آپ کھانے اور پینے میں کیا پسند کریں گے"۔۔۔ ابو عباس نے کہا۔

"فی الحال نہیں۔ آپ کب تک فارغ ہو جائیں گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بیٹھا رہوں تو آدھی رات تک فارغ نہیں ہوتا۔ بہرحال جو عورتیں اور مرد ہیں۔ ان کا کام کر کے پھر حاضر ہوتا ہوں"۔۔۔ ابو عباس نے کہا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔ وہ عام سا انسان تھا اور لباس اور رہن سہن سے غریب آدمی لگتا تھا۔ اسے دیکھ کر یہ اندازہ بھی نہ ہوتا تھا کہ اس کے قبضے میں جنات ہوں گے یا یہ روحانیت میں کوئی بڑا عہدہ رکھتا ہو گا لیکن عمران ان معاملات کو اب کسی حد تک سمجھنے لگا تھا۔

اس لئے اب اسے ایسی باتوں پر حیرت نہ ہوتی تھی۔ وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی اندر داخل ہوا اور اس نے مشروبات کی بوتلیں ان کے سامنے رکھ دیں۔

"یہ تکلف کیوں کیا گیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ابو عباس صاحب کا حکم ہے کہ ان کے مہمانوں کو مشروبات پیش کئے جائیں۔ یہ پاکیشیا کے ہی مشروب ہیں"۔۔۔ آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے غور سے دیکھا لیکن وہ عام سا انسان تھا۔

"آپ انسان ہیں یا جن ہیں"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ابو عباس کا خدمت گار ہوں اور بس"۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔

"کیا یہاں پاکیشیا کے مشروبات بھی ملتے ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ لیکن یہ خصوصی طور پر ہمارے لئے ابھی پاکیشیا سے منگوائے گئے ہیں۔ یہ آدمی جو اسے لایا ہے وہ انسان نہیں جن تھا۔ تم نے اس کی بات نہیں سنی کہ ابو عباس کا حکم ہے کہ مہمانوں کی پاکیشیائی مشروبات سے تواضع کی جائے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر کے ساتھ ساتھ جوزف اور جوانا بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ جن تھا لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ یہ تو ہر لحاظ سے انسان لگتا

تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ نہیں تھیں"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"سرخ آنکھیں صرف سردار جنوں کی نشانی ہوتی ہے۔ عام جنات کی نہیں۔ وہ کسی طور پر بھی انسانوں سے مختلف نہیں ہوتے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں بتایا تھا کہ نجانے کتنے جن انسانوں کے روپ میں ہمارے اردگرد موجود ہوتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے حیرت بھرے انداز میں سر ہلا دیئے۔ وہ مشروب سپ کرنے لگے پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ابو عباس اندر داخل ہوا۔

"مجھے افسوس ہے کہ مجھے دیر ہو گئی۔ غریب لوگ ہوتے ہیں۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ ان کی پریشانیاں دور ہو جائیں"۔۔۔ ابو عباس نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ ان لوگوں کے کیا کام کرتے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بس عام دنیا کی پریشانیاں اور مسائل۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ وہ دور ہو جائیں لیکن ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے"۔ ابو عباس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابو عباس صاحب۔ آپ نے یقیناً معلوم کر لیا ہو گا کہ ہم کون ہیں اور کس لئے آئے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ میں علم غیب نہیں جانتا اور نہ جان سکتا ہوں۔ البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ آپ کا خاص طور پر روحانی طور پر ایک مقام ہے آپ اپنے کسی ذاتی مسئلے کے لئے نہیں آئے بلکہ کوئی اجتماعی

خصوصی مسئلہ ہے"...... ابو عباس نے جواب دیا۔
"پاکیشیا میں مسلمان جنات کا ایک قبیلہ رہتا ہے جس کا نام
اختاش ہے اور جو مسلمان جنوں کے بہت سے قبائل کے مجموعے
اخنوخ کا ایک حصہ ہے سردار اختاش اخنوخ قبیلے کی مرکزی کونسل
جسے کھو کہتے ہیں کے سرپنچ ہیں۔ مصر کے صحرا میں جنات کا ایک قبیلہ
رہتا ہے جسے کنٹیلا کہا جاتا ہے۔ اس کا سردار کنٹیلا بے حد شاطر، تیز اور
مسلم دشمن ہے۔ یہ سردار کنٹیلا اور کنٹیلا قبیلہ شیطان کا پیروکار ہے اور
ان کی کوشش ہے کہ کسی طرح پاکیشیا کے جنات یا تو مرتد ہو جائیں
یا پھر فنا ہو جائیں۔ قبیلہ اپنی شیطانی حرکات کی وجہ سے تقریباً کامیابی
کے قریب پہنچ چکا ہے اس پر سردار اختاش کو تشویش ہوئی تو اس نے
پاکیشیا میں رہنے والی ایک روحانی شخصیت سید چراغ شاہ صاحب سے
رجوع کیا۔ شاہ صاحب نے پہلے بھی شیطان کی سفلی سطح کا ایک کام مجھ
سے کرایا تھا۔ اس لئے انہوں نے سردار اختاش کو میرے پاس بھجوا دیا
لیکن میں چونکہ جنات کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اس لئے میں نے
معذرت کر لی لیکن ادھر سردار کنٹیلا کو اطلاع مل گئی تو بڑے شیطان
نے میری ہلاکت کے لئے کام شروع کر دیا اور یہاں اس نے ایک آدمی
القیس کو اس کام پر مامور کیا۔ القیس نے پاکیشیا میں ایک مجرم
گروپ کے ذریعے مجھے ہلاک کرانے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا۔
سید چراغ شاہ صاحب عمرے پر گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان سے
ملاقات نہ ہو سکی۔ مجھے جنات کے بارے میں کچھ علم نہ تھا اس لئے

پاکیشیا میں جنات کے ایک عامل ہیں جن کا نام بابا محمد بخش حکیم
ہے۔ میں ان سے ملا۔ انہوں نے مجھے اس بارے میں چند معلومات مہیا
کیں۔ لیکن مجھے بنیادی معلومات نہ مل سکیں چنانچہ میں نے سوچا کہ
جب تک سید چراغ شاہ صاحب عمرے پر واپس نہیں آتے۔ میں اس
القیس کے خلاف کام کروں کیونکہ وہ بہرحال انسان ہے۔ چنانچہ میں
اپنے ساتھیوں سمیت چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں قاہرہ آنے کے
لئے روانہ ہوا تو راستے میں ہی طیارے میں سردار اختاش آگئے۔ انہوں
نے مجھے اطلاع دی کہ القیس نے میری ہلاکت کے لئے کسی خجالہ قبیلہ
کے سردار خجالہ کو تیار کیا ہے۔ لیکن میرا مشن چونکہ سردار کنٹیلا کے
خلاف ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کیوں نہ کھل کر براہ راست
سردار کنٹیلا کے خلاف کام شروع کر دوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہے
کہ کسی جن کو کس طرح فنا کیا جاتا ہے اور خاص طور پر سردار جن کو
اور پھر اس کے قبیلے سے کیسے مجھے اور میرے ساتھیوں کو تحفظ ملے گا۔
صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ مقدس کلام آیت الکرسی پڑھنے سے میں
جنات کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہوں لیکن میں اب ہر لمحے ہر وقت تو
اسے پڑھ نہیں سکتا اور پھر مجھے جنوں اور انسانوں کے درمیان فرق بھی
معلوم نہیں ہے میں نے سردار اختاش سے یہ معلومات حاصل کرنا
چاہی تھیں۔ سردار اختاش نے کہا کہ جناتی قانون کی وجہ سے وہ یہ راز
کسی انسان کو نہیں بتا سکتے۔ چنانچہ میری درخواست پر انہوں نے آپ
کا حوالہ دیا اور میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ کے پاس آگیا ہوں"۔

عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بہت دلچسپ مشن ہے آپ کا۔ بے حد دلچسپ۔ لیکن انتہائی کٹھن اور تقریباً ناممکن ہے۔ کمزور قسم کے جنوں کو تو قابو میں کیا جا سکتا ہے اور انہیں فنا بھی کیا جا سکتا ہے لیکن کسی بہت بڑے قبیلے کے سردار اور قبیلہ بھی ایسا جو شیطان کا پیروکار ہو۔ اسے فنا کرنا بہت مشکل اور کٹھن ہے"...... ابو عباس نے جواب دیا۔

"آپ مجھے پہلے یہ بتا دیں کہ جنات اور انسانوں میں میں کیسے فرق کر سکتا ہوں۔ مطلب ہے جب جن انسان کے روپ میں سامنے آئیں تو میں انہیں کیسے پہچان سکتا ہوں کہ وہ جنات ہیں یا انسان۔ کیونکہ بظاہر تو مجھے ان میں کوئی فرق نظر نہیں آتا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں آپ کو کوئی ایسا کلیہ تو نہیں بتا سکتا کہ آپ دو جمع دو چار کر کے فوراً جن اور انسان کے فرق کو پہچان لیں البتہ آپ کو ایک ایسا تعویذ دیا جا سکتا ہے جس سے آپ کی وہ مخصوص حس کام کرے گی جو ان میں فرق کر سکے گی لیکن یہ کام آپ کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ آپ کے ساتھیوں کے ساتھ نہیں اور جہاں تک کسی سردار جن کو فنا کرنے کا تعلق ہے تو ایسا صرف دو صورتوں میں ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ چاندی کو مخصوص انداز میں استعمال کیا جائے جبکہ دوسری صورت یہ ہے کہ اس جن کو آگ میں جلایا جائے"...... ابو عباس نے کہا۔

"چاندی کے سلسلے میں تو مجھے بابا محمد بخش عامل نے تفصیل سے

بتا دیا ہے لیکن یہ کام ظاہر ہے خاص حالات میں ہی ہو سکتا ہے۔ ویسے تو نہیں ہو سکتا کہ میں ریوالور میں چاندی کی گولیاں ڈالوں اور خاموشی سے سردار کنٹیلا کے سر پر پہنچ کر اس پر فائر کروں اور اسے فنا کر دوں اور اس کا قبیلہ خاموشی سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھتا رہے البتہ یہ آگ میں جلانے والی بات مجھے معلوم ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ کوئی خاص روحانی طاقت کے حامل لوگ خاص حالات میں جنات کو آگ میں ڈال کر فنا کر دیتے ہیں جنہیں یہ جنات فنائی کہتے ہیں لیکن مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ بھی خاص حالات اور خاص قیود میں ہوتا ہے۔ عام طور پر نہیں ہوتا البتہ یہ بات مجھے معلوم ہے کہ جب کوئی جن انسانی روپ میں ہو اور بے ہوش ہو تو اسے باندھ کر آگ میں ڈالا جا سکتا ہے اس طرح وہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔ میں نے خود بھی ایک شیطان جن گمباگا کو اسی طرح آگ میں ڈال کر جلایا تھا لیکن کیا ہر بار ایسا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو درست بتایا گیا ہے۔ لیکن ایک خاص طریقہ بھی ہے اور وہ یہ کہ کسی بھی جن کو چاہے وہ عام جن ہو یا سردار جن۔ اسے انسانی بالوں سے بنی ہوئی رسی کی ایک مخصوص مقدس گانٹھ میں قید کر دیا جائے اور پھر اس رسی اور گانٹھ کو آگ میں ڈال دیا جائے تو پھر وہ جن فنا ہو جائے گا۔ اس کا طریقہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں"...... ابو عباس نے کہا۔

"گانٹھ کا طریقہ تو مجھے آتا ہے لیکن میرا تو خیال تھا کہ اس گانٹھ سے

شیطانی ذریات کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ کیا جنات کو بھی اسی طریقے سے فنا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ گانٹھ اور ہوتی ہے۔ جنات کو قابو کرنے والی گانٹھ اور ہوتی ہے"...... ابو عباس نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ مجھے ضرور سکھائیں۔ لیکن کسی جن کو اس گانٹھ میں قابو کیسے کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات بھی بتائیں"...... عمران نے کہا۔

"یہی کام سب سے کٹھن ہے ہم عامل لوگ تو اس کے لئے جو طریقہ اختیار کرتے ہیں وہ آپ نہیں کر سکتے۔ لیکن آپ کے لئے صرف ایک طریقہ میں بتا سکتا ہوں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ نے جس جن کو اس گانٹھ میں ڈال کر قابو کرنا ہو۔ اس جن کا نام اس گانٹھ پر سو بار لے کر پھونک مار دیں تو وہ جن دنیا میں جہاں بھی موجود ہوگا آپ کے سامنے ظاہر ہونے پر مجبور ہوگا۔ وہ چونکہ انسان کے سامنے انسانی روپ میں ہی آتے ہیں اس لئے جب وہ انسانی روپ میں آجائے تو آپ نے اس کے سر کا چاہے ایک بال ہی کیوں نہ ہو۔ اسے اکھاڑ کر اس گانٹھ میں جکڑ دیں اور پھر اسے آگ میں ڈال دیں تو یہ جن فنا ہو جائے گا۔ لیکن یہ بتا دوں کہ جن کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اسے کیوں بلایا جا رہا ہے۔ اس لئے وہ حتی الوسع کوشش کرتا ہے کہ اس انسان کو ہلاک کر دے۔ اس کے لئے وہ ہر ممکن حربہ استعمال کر سکتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بال اس کے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے بالوں کی خصوصی حفاظت کرتے ہیں۔ جو عقلمند جن ہوتے ہیں

وہ اپنے سر گنجے کر لیتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو پھر ان کے جسم کا کوئی بھی بال اکھاڑ کر ڈالا جا سکتا ہے لیکن میں نے بال اکھاڑنے کی بات کی ہے۔ کاٹنے کی نہیں اور یہ سب کچھ کرنے کا بھی ایک وقت ہوتا ہے اور وہ صرف انسانی وقت کے مطابق صرف دس منٹ کا وقفہ ہوتا ہے۔ اگر دس منٹ کے اندر انسان کام مکمل کر لے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ یہ حربہ ہمیشہ کے لئے ناکام ہو جاتا ہے اور پھر وہ آدمی اس حربے سے کسی جن کو فنا نہیں کر سکتا اور یہ بھی بتا دوں کہ جن جب اس کال پر آتا ہے تو اپنے ساتھ اپنے حمایتی بھی لے آتا ہے تاکہ اس انسان کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکے۔ ان سے بھی انسان کو بچنا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ یہ وقفہ انتہائی خوفناک جنگ کی صورت میں گزرتا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اس جنگ میں زیادہ تر جنات کو ہی کامیابی ہوتی ہے اور وہ انسان کی گردن توڑ دیتے ہیں اس لئے شاذو نادر ہی کوئی اس خطرناک کام میں ہاتھ ڈالتا ہے اور پھر کنٹیلا تو سردار ہے اس کی حمایت میں تو اس کا پورا قبیلہ بھی آپ کے خلاف ہو سکتا ہے"...... ابو عباس نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میں اس کام سے پیچھے ہٹ جاؤں اور پاکیشیا کے جنات کو ان کے حال پر چھوڑ دوں"...... عمران نے قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ بات تو نہیں کی جناب۔ میں نے تو آپ کو خطرات سے آگاہ کیا ہے"...... ابو عباس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جو کچھ بتایا ہے۔ اس طرح یہ مشن مکمل ہی نہیں ہو سکتا۔

ہمیں کوئی اور طریقہ بتائیں مشن مکمل کرنے کا"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے اب تک مجھ سے جو پوچھا میں نے اس کا جواب دیا ہے۔ اب آپ نے دوسرا طریقہ پوچھا ہے تو وہ بھی میں بتا دیتا ہوں لیکن صرف مشورہ دے سکتا ہوں۔ اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا آپ کا اپنا کام ہوگا"...... ابو عباس نے کہا۔

"کیا طریقہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں ابھی آتا ہوں"...... ابو عباس نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو وہی آدمی اس کے ساتھ تھا جو ان کے لئے مشروبات لایا تھا۔

"اس کا نام ظلام ہے اور اس کا تعلق مصر میں رہنے والے ایک جن قبیلے ظلمی سے ہے۔ یہ کنٹیلا اور اس کے قبیلے کو بھی اچھی طرح جانتا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ میں پہلے اس سے آپ کے سامنے بات کر لوں پھر آگے بات ہوگی"...... ابو عباس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر ظلام کو ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ظلام خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی غور سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"سردار کنٹیلا کو جانتے ہو ظلام"...... ابو عباس نے کہا۔

"ہاں۔ سردار کنٹیلا بے حد طاقتور جن سردار ہے اور اس کا قبیلہ بھی۔ وہ انتہائی ظالم اور سفاک جن ہیں۔ انسانوں سے تو خاص طور پر نفرت کرتے ہیں۔ اگر کوئی انسان بھولے بھٹکے بھی ان کی حدود میں

داخل ہو جائے تو وہ فوراً اس کی گردن توڑ دیتے ہیں"...... ظلام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سردار کنٹیلا نے پاکیشیا میں رہنے والے مسلمان جنات کو فنا کرنے یا غیر مسلم بنانے کی کوششیں شروع کی ہیں۔ اس لئے ایک روحانی شخصیت نے عمران صاحب کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ اس سردار کنٹیلا کو فنا کر دیا جائے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ عمران صاحب ایسا کس طرح کر سکتے ہیں"...... ابو عباس نے کہا۔

"ایسا کرنا کسی بھی انسان کے لئے ناممکن ہے۔ سردار کنٹیلا تو کیا، کنٹیلا قبیلے کا عام جن بھی کسی انسان کے ہاتھوں فنا نہیں ہو سکتا۔ اس قبیلے کو ویسے بھی شیطان کی مدد حاصل ہے۔ یہ تو عام جنات سے بھی زیادہ طاقتور ہیں اور سردار کنٹیلا تو شیطان کا خاص چیلا سمجھا جاتا ہے"۔ ظلام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک طریقہ آیا ہے۔ وہ سن لو اور پھر بتاؤ کہ کیا ایسا عمل کر کے عمران صاحب اپنا کام کر سکتے ہیں یا نہیں"...... ابو عباس نے کہا۔

"کونسا طریقہ"...... ظلام نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر سردار کنٹیلا کو سلیمانی دعوت مبازرت دی جائے تو پھر سردار کنٹیلا کی حمایت دنیا کا اور کوئی جن نہ کر سکے گا اور پھر عمران صاحب اکیلے اس کا مقابلہ کر سکیں گے"...... ابو عباس نے کہا۔

"لیکن یہ صاحب آخر کس طرح اس کا مقابلہ کریں گے کیونکہ

سلیمانی دعوت مبازرت کے بعد یہ کوئی روحانی عمل نہ کر سکیں گے اور نہ کسی مقدس کلام کا سہارا لے سکیں گے۔ انہیں صرف اپنی جسمانی اور ذہنی طاقت سے کام لینا پڑے گا اور سردار کنٹیلا ایک لمحے میں ان پر قابو پالے گا"...... ظلام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو"...... ابو عباس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو ظلام یکلخت کرسی سے غائب ہو گیا۔

" یہ سلیمانی دعوت مبازرت کا کیا مطلب ہوا۔ دعوت مبازرت کی حد تک تو میں جانتا ہوں کہ مبازرت عربی زبان کا لفظ ہے۔ قدیم زمانے میں جب فوجوں کی لڑائی ہوتی تھی تو ایک فریق اپنے حریف یا مقابل کو انفرادی لڑائی کے لئے طلب کرتا تھا جسے دعوت مبازرت دینا کہا جاتا تھا۔ پھر دونوں فوجوں کے سامنے ان دونوں کی لڑائی ہوتی تھی۔ اس لئے دعوت مبازرت سے تو یہی بات سمجھ میں آئی ہے کہ میں سردار کنٹیلا کو انفرادی لڑائی کی دعوت دوں اور پھر اس سے انفرادی لڑائی لڑوں۔ میری بھی کوئی حمایت نہ کر سکے اور اس کی بھی کوئی حمایت نہ کر سکے۔ لیکن سلیمانی دعوت مبازرت کا کیا مطلب ہوا"۔ عمران نے خود ہی دعوت مبازرت کے سلسلے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" آپ نے درست کہا ہے۔ دعوت مبازرت کا یہی مطلب ہے کہ پھر اس کا اپنا قبیلہ تو کیا پوری دنیا کا کوئی بھی جن اس کا ساتھ نہ دے گا اسی طرح آپ کی حمایت بھی کوئی نہ کر سکے گا اور سلیمانی کا مطلب ہے

کہ وہ اس دعوت مبازرت سے بھاگ نہ سکے گا۔ اگر بھاگے گا تو وہ خود بخود فنا ہو جائے گا۔ حضرت سلیمانؑ پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے جنوں پر بھی حکومت دی تھی اس لئے ان کے نام کے بعد یہ جن کسی صورت بھی فرار نہیں ہو سکتے۔ میں دراصل یہ چاہتا تھا کہ وہ اکیلا آپ کے مقابل آئے لیکن ظلام کی بات بھی درست ہے کہ آپ اس سے کس طرح لڑیں گے۔ کیسے اسے فنا کریں گے صرف وہی طریقہ ہے گانٹھ والا۔ لیکن اس میں بھی وقفہ کم ہے"...... ابو عباس نے کہا۔

" کیا شیطان بھی اس کی مدد نہ کر سکے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ حضرت سلیمانؑ کا نام آنے کے بعد شیطان کی جرأت ہی نہیں ہے کہ وہ اس کی مدد کر سکے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر آپ اسے فنا کر دیں گے تو پھر اس کا قبیلہ بھی آپ کے خلاف کچھ نہ کر سکے گا۔ ورنہ تو اس کے حمایتی آپ کے خلاف حرکت میں آجائیں گے اور آپ کب تک ان سے اپنا تحفظ کرتے رہیں گے"...... ابو عباس نے کہا۔

" اس سلیمانی دعوت مبازرت کا کیا طریقہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" حضرت سلیمانؑ کا نام لے کر آپ ایک سیاہ دھاگے پر پھونک ماریں گے اور پھر اس دھاگے کو ہاتھ میں پکڑ کر آپ سردار کنٹیلا کو دعوت مبازرت دیں گے۔ اگر سردار کنٹیلا نے اس دعوت کو قبول کر لیا تو پھر اس کا نمائندہ آکر اس کی شرائط بتائے گا۔ اگر آپ نے وہ شرائط

قبول کر لیں تو پھر مقابلہ طے ہو جائے گا۔ ورنہ آپ اپنی شرائط بتائیں گے پھر اس کا جواب سردار کنٹیلا دے گا اور اگر اس نے بھی آپ کی شرائط قبول نہ کیں تو معاملہ کسی تیسرے کے پاس پہنچ جائے گا۔ پھر جو شرائط وہ طے کرے گا وہ آپ کو اور سردار کنٹیلا دونوں کو قبول کرنا پڑیں گی"...... ابو عباس نے کہا۔

"کس قسم کی شرائط"...... عمران نے کہا۔

"جگہ اور وقت کا تعین۔ بس یہی دو شرائط ہوتی ہیں"...... ابو عباس نے کہا۔

"اور اگر اس نے سلیمانی دعوت مبازرت قبول کرنے سے انکار کر دیا پھر"...... عمران نے پوچھا۔

"پھر وہ سردار نہ رہ سکے گا اور اسے انسانی وقت کے مطابق ایک سو سالوں تک اپنے قبیلے سے علیحدہ رہنا پڑے گا۔ کیونکہ دعوت مبازرت قبول نہ کرنا انتہائی شدید بزدلی اور کمزوری سمجھی جاتی ہے"...... ابو عباس نے کہا۔

"اس لڑائی میں کتنا وقت صرف ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آغاز کا تعین ہوتا ہے۔ انجام کا کوئی تعین نہیں ہے۔ جب تک دونوں میں سے ایک کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ یہ سلسلہ مسلسل چلتا رہتا ہے"...... ابو عباس نے کہا۔

"وہ مجھ سے کس طرح لڑے گا۔ کس طرح مجھے ہلاک کرے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جنات کا پسندیدہ ترین کام انسانوں کی گردنیں توڑنا ہوتا ہے۔ وہ جسمانی طور پر آپ پر حملہ کر کے آپ کی گردن توڑنے کی کوشش کرے گا۔ اسے پوری آزادی ہو گی اور چونکہ دعوت مبازرت آپ نے دی ہو گی اس لئے آپ کا ساتھ نہ کوئی روحانی شخصیت دے سکے گی نہ کوئی مقدس کلام اور نہ کوئی انسان اور نہ کوئی جن۔ یہ لڑائی آپ کو تنہا اپنی جسمانی اور ذہنی طاقت سے لڑنا پڑے گی"...... ابو عباس نے کہا۔

"کیا اس میں اسلحہ استعمال ہو سکے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ سوچ رہے ہے کہ چاندی کی گولیاں بنوا کر اس پر فائر کیا جائے لیکن انفرادی دعوت مبازرت میں صرف جسمانی لڑائی ہوتی ہے اور بس"...... ابو عباس نے جواب دیا۔

"کیا داؤ پیچ استعمال ہو سکیں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن آپ کے پاس تو سردار کنٹیلا کی طاقت کا عشر عشیر بھی نہیں ہو گا۔ پھر آپ داؤ پیچ کیا استعمال کریں گے۔ آپ کا خیال ہے کہ آپ اس پر مارشل آرٹ آزمائیں گے لیکن اس پر ان کا کیا اثر ہو سکتا ہے"...... ابو عباس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر میں اسے بے ہوش کر دوں اور پھر اس کا بال اکھاڑ کر گانٹھ میں ڈال کر اسے جلا دوں تو پھر"...... عمران نے کہا تو ابو عباس بے اختیار اچھل پڑے۔

"بے ہوش۔ وہ کیسے"...... ابو عباس نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"بابا محمد بخش نے مجھے بتایا ہے کہ اگر خس کا عطر سنگھایا جائے تو جن بے ہوش ہو جائے گا اور جب تک اسے اگر کا عطر نہ سنگھایا جائے تو وہ ہوش میں نہیں آسکتا"...... عمران نے کہا تو ابو عباس بے اختیار اچھل پڑے۔

"بابا محمد بخش نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے وہ عام جنوں کے بارے میں بتایا ہے۔ سردار جن عام جنوں سے آپ کے تصور سے بھی زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ وہ ایسی کسی چیز سے بے ہوش نہیں ہو سکتے"۔ ابو عباس نے کہا۔

"انہیں بے ہوش کرنے کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جب تک وہ کسی قبیلے کا سردار ہے۔ وہ بے ہوش ہو ہی نہیں سکتا۔ البتہ اسے نیند ضرور آتی ہے لیکن یہ نیند بھی جبراً نہیں لائی جا سکتی"۔ ابو عباس نے کہا۔

"کیا کوئی سردار جن ایسا کر سکتا ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیا"...... ابو عباس نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی سردار جن اس سردار کنتیلا کو بے ہوش کر سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ کر سکتا ہے لیکن کوئی بھی سردار جن ایسا نہیں کرے گا

کیونکہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ کوئی سردار جن کسی سردار جن کے مقابل نہیں آسکتا"...... ابو عباس نے کہا۔

"وہ کس طرح کر سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جس طرح ایک انسان دوسرے انسان کو بے ہوش کرتا ہے۔ میرا مطلب ہے سائنسی طور پر نہیں۔ ویسے چوٹ وغیرہ لگا کر"۔ ابو عباس نے کہا۔

"اگر کوئی سردار جن مقابلہ کرنے پر تل جائے تو پھر کیا ہوتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اسے جنات کا سب سے بڑا جرگہ سزا دیتا ہے۔ یہ سزا کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ سرداری سے ہٹانے کے ساتھ ساتھ وہ فنا بھی ہو سکتا ہے"۔ ابو عباس نے کہا۔

"یہ جرگہ کہاں ہوتا ہے اور کون کون شامل ہوتے ہیں اس میں"...... عمران نے کہا۔

"بڑے بڑے جنات قبیلوں کے سردار ہوتے ہیں۔ ویسے ہر علاقے کا اپنا علیحدہ جرگہ ہوتا ہے۔ اس علاقے کے جن سردار بھی اس میں شامل ہوتے ہیں"...... ابو عباس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اب ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ اب آپ مجھے وہ گانٹھ کا طریقہ بتا دیں پھر ہمیں اجازت دیں"...... عمران نے کہا تو ابو عباس سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رسی تھی۔ اس نے مخصوص انداز میں گانٹھ

لگا کر عمران کو دکھائی۔ پھر عمران نے اس سے رسی لے کر خود اسی طرح گانٹھ لگائی۔

" ٹھیک ہے۔ آپ کی ذہانت واقعی قابل داد ہے کہ ایک ہی بار میں آپ سمجھ گئے ہیں۔ ورنہ میرے استاد نے جب اسے مجھے سکھایا تھا تو مجھے چار ماہ لگے تھے "...... ابو عباس نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" آپ کے استاد۔ کیا وہ حیات ہیں "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" جی نہیں۔ وہ وفات پا چکے ہیں۔ ویسے عمران صاحب۔ میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ سردار کنتیلا سے مقابلے کے لئے یا اسے فنا کرنے کے لئے کسی بہت بڑی روحانی شخصیت کی امداد حاصل کریں ورنہ آپ کے ہلاک ہونے کا خطرہ بہت زیادہ ہے اور آپ کو معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ جن اور خاص طور پر سردار جن کس قدر طاقتور ہوتے ہیں "۔ ابو عباس نے کہا۔

" آپ ایسی کسی شخصیت کے بارے میں رہنمائی کر دیں "۔ عمران نے کہا۔

" جی نہیں۔ مجھے تو معلوم نہیں۔ میں تو بہت معمولی سا آدمی ہوں۔ آپ سید چراغ شاہ صاحب کی بات کر رہے تھے۔ وہ عمرے پر گئے ہیں تو آپ ان کی واپسی کا انتظار بھی کر سکتے ہیں "...... ابو عباس نے کہا۔

" نہیں۔ اب تو میں اس کام پر نکل پڑا ہوں۔ اب تو میں اسے تکمیل تک پہنچا کر ہی واپس جاؤں گا۔ اچھا آپ کی بے حد مہربانی۔ آپ

نے بہت وقت بھی دیا اور انتہائی مفید معلومات بھی۔ اب آپ مجھے یہ بتا دیں کہ آپ القیس کے بارے میں جانتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" صرف نام سنا ہوا ہے اور یہ بھی سنا ہوا ہے کہ وہ لاکھوں سالوں سے زندہ ہے۔ ویسے تو وہ ایک شہر اسنا میں رہتا ہے لیکن آج کل وہ قاہرہ میں آیا ہوا ہے۔ باقی مجھے اس کے بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے۔ کیونکہ میرا کبھی اس سے واسطہ نہیں پڑا "...... ابو عباس نے کہا۔

" یہاں اس کی رہائش گاہ کا پتہ "...... عمران نے کہا تو ابو عباس نے پتہ بتا دیا۔

" ٹھیک ہے اب ہمیں اجازت "...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ابو عباس نے کھانا کھانے پر اصرار کیا لیکن عمران نے معذرت کر لی اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر اس احاطے میں آ گئے اور پھر وہاں سے باہر گلی میں آ گئے۔

" عجیب حیرت انگیز واقعات سامنے آ رہے ہیں "...... ٹائیگر نے کہا۔

" مجھے تو لگ رہا ہے کہ جیسے میں اس دنیا سے نکل کر کسی اور سیارے میں پہنچ گیا ہوں "...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" جوزف۔ تم نے ساری باتیں سن لی ہیں۔ کیا تمہارے ذہن میں اس سردار جن سے مقابلے کی کوئی صورت ہے "...... عمران نے کہا۔

" باس۔ آپ اپنے غلام کو حکم دیں پھر دیکھیں کہ میں اس شیطان کا کیا حشر کرتا ہوں "...... جوزف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"تم کیا کرو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ وہ گلی میں چلتے ہوئے بیرونی سڑک کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"باس۔ ان جنوں کا بڑا سردار تو خود شیطان ہے۔ اس بڑے شیطان کا ایک خاص مندر شمالی افریقہ کے علاقے کنجو میں ہے۔ اس کے بڑے پجاری کا نام تاتا ہے۔ یہ بڑا پجاری تاتا پوری دنیا کے شیطان جنوں کا حاکم ہے۔ اس کا حکم شیطان جنوں میں فوری مانا جاتا ہے اور وہ جب چاہے کسی بھی شیطان جن کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ چاہے وہ سردار جن ہو یا عام جن"...... جوزف نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو عمران اس کی بات سن کر حیران رہ گیا۔

"لیکن تم نے آج سے پہلے تو کبھی یہ بات نہیں کی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے باس پہلے پوچھا بھی تو نہیں ہے۔ باس کو کچھ پوچھے بغیر بتانا بھی تو غلام کا کام نہیں ہوتا"...... جوزف نے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو عمران، ٹائیگر اور جوانا تینوں اس کے اس معصوم جواب پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ باتیں تمہیں کس نے بتائی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔ وہ اب گلیوں سے نکل کر سڑک پر پہنچ چکے تھے۔

"وچ ڈاکٹر شومالی کے بڑے شاگرد وچ ڈاکٹر ڈومے کا تعلق قوم جنات سے تھا۔ جس طرح گمباگا شیطان کا چوتھا سینگ تھا اسی طرح وچ ڈاکٹر ڈومے شیطان کا ساتھی تھا اور شیطان نے اسے بڑے پجاری تاتا کا

خصوصی نائب مقرر کیا ہوا تھا لیکن وچ ڈاکٹر ڈومے کو افریقہ کے ساحرانہ علوم سیکھنے کا شوق تھا۔ اس لئے وہ بڑے پجاری تاتا کو چھوڑ کر وچ ڈاکٹر شومالی کا شاگرد بن گیا تھا اور باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ وچ ڈاکٹر شومالی میرے سر پر ہاتھ رکھا کرتا تھا۔ اس لئے وچ ڈاکٹر ڈومے بھی میرے سامنے سر جھکایا کرتا تھا۔ یہ باتیں جو میں نے آپ کو بتائی ہیں یہ باتیں وچ ڈاکٹر ڈومے نے بتائی تھیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"کیا یہ وچ ڈاکٹر ڈومے زندہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں باس۔ وہ زندہ ہے۔ جنات کی عمریں انسانوں کی نسبت بہت طویل ہوتی ہیں"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس وچ ڈاکٹر ڈومے سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہو تو سکتی ہے باس۔ لیکن وہ بڑے پجاری تاتا اور شیطان کے خلاف کام نہیں کرے گا لیکن میں اسے اس بات پر مجبور کر سکتا ہوں کہ وہ آپ کو اس بارے میں معلومات مہیا کر دے"...... جوزف نے کہا۔

"کیسے اس سے ملاقات ہو گی"...... عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ اس کے لئے مجھے ایک خاص عمل کرنا ہو گا۔ آپ کسی ایسی جگہ چلیں جہاں اور کوئی میرے عمل میں مداخلت نہ کر سکے"۔

جوزف نے کہا۔

" کیا کسی جنگل میں جانا ہو گا یا کسی صحرا میں"...... عمران نے پوچھا۔

" کسی اکیلی جگہ پر باس"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ٹیکسی لی اور اسے قاہرہ کے نواح میں ایک علاقے سو سے چلنے کا کہہ دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے طویل سفر کے بعد ٹیکسی نے انہیں ایک گاؤں کے علاقے میں پہنچا دیا۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر اس گاؤں کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کے عقب کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک ایسے علاقے میں پہنچ گئے جہاں کثرت سے درخت تھے اور زمین پر ہر طرف گھنی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ اگرچہ یہ درخت اور علاقہ ایک محدود جگہ تھی لیکن بہرحال اس علاقے میں نہ ہی کوئی آبادی تھی اور نہ کسی قسم کی مداخلت کا کوئی امکان تھا۔ ایک لحاظ سے یہ ایک محدود رقبے پر واقع خودرو جنگل تھا۔

" یہ کیسی جگہ ہے"...... عمران نے کہا۔

" بالکل ٹھیک ہے باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

" کیا عمل کرو گے پہلے مجھے بتاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ تم کوئی خوفناک قسم کا عمل کرو جس سے تمہیں تکلیف ہو"...... عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

" باس۔ آپ واقعی عظیم آقا ہیں لیکن اس میں مجھے کوئی تکلیف نہ

ہو گی اور اگر ہو گی بھی سہی تو آقا کے لئے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ مجھے کوئی ایسا درخت۔ ایسی کھوہ یا ایسی کوئی غار تلاش کرنا ہو گی جس کا منہ بند ہو"...... جوزف نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے ادھر ادھر گھومنا شروع کر دیا۔ عمران اور دوسرے ساتھی خاموش کھڑے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جوزف نے ایک ایسا درخت تلاش کر لیا جس کا تنا کھوکھلا تھا اور تنے کے تقریباً درمیان میں ایک چھوٹا سا سوراخ بھی تھا۔

" باس۔ میں وچ ڈاکٹر ڈومے کو بلواتا ہوں"...... جوزف نے عمران سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ زمین پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا منہ درخت کے تنے میں موجود اس سوراخ سے لگایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے یکلخت تڑنا مڑنا شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف چونکہ اس کی پشت تھی۔ اس لئے وہ یہ نہ دیکھ پا رہے تھے کہ جوزف کیا کر رہا ہے۔ وہ صرف اس کے جسم کو تڑتا مڑتا دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد جوزف یکلخت پیچھے ہٹا اور پھر ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

" باہر آؤ۔ ڈومے باہر آؤ۔ تم وچ ڈاکٹر شومالی کے شاگرد ہو اور وچ ڈاکٹر شومالی نے کئی بار میرے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور تمہیں معلوم ہے کہ وچ ڈاکٹر شومالی مجھے افریقہ کا بیٹا کہتا تھا۔ باہر آؤ۔ ڈومے باہر آؤ۔ تم تو میرے سامنے خود سر جھکاتے تھے۔ اب میں تمہیں بلا رہا ہوں"۔ جوزف نے قدیم افریقی زبان میں چیختے ہوئے اور تحکمانہ لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔ اس کی زبان صرف عمران ہی سمجھ رہا تھا جبکہ جوانا اور

ٹائیگر دونوں چونکہ یہ زبان نہ سمجھتے تھے اس لئے ان کے چہروں پر ایسے تاثرات تھے جیسے ان کے خیال کے مطابق جوزف کوئی پراسرار افریقی منتر پڑھ رہا ہو۔

" میرے ساتھ میرا آقا ہے اور آقا کے ساتھی ہیں۔ باہر آؤ۔ میں تمہیں کہہ رہا ہوں باہر آؤ"...... جوزف نے پہلے سے زیادہ تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر عمران نے دیکھا کہ اس کے سامنے درخت کے تنے کے اس چھوٹے سے سوراخ سے سرخ رنگ کا گاڑھا سا دھواں نکلنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی عجیب نامانوس سی بو ہر طرف پھیلتی چلی گئی۔ دھواں باہر آ کر پہلے تو وہاں اس طرح لہراتا رہا جیسے تیز ہوا چلنے کی وجہ سے دھواں لہراتا ہے لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ مجسم ہوتا چلا گیا اور ایک چھوٹے قد لیکن بے حد پھیلے ہوئے جسم کا ایک آدمی ظاہر ہوا۔ جس کا پورا جسم تیز سرخ رنگ کا تھا۔ اس کے جسم پر تیز سرخ رنگ کا عجیب سا لباس تھا۔ اس کا چہرہ لمبوترا اور باہر کو نکلا ہوا تھا۔ آنکھیں چھوٹی تھیں۔ ان میں بے حد تیز چمک تھی۔ پیشانی تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔ اس نے یکلخت جوزف کے سامنے سر جھکا دیا۔

" عظیم وچ ڈاکٹر شومالی کے نام پر میں آگیا ہوں جوزف"...... آنے والے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں بے پناہ کرختگی تھی۔

" میرے آقا کو تم سے کام ہے ڈومے۔ اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے۔ تم میرے آقا کا کام کرو گے۔ یہ میرا حکم ہے۔ وچ ڈاکٹر شومالی کے

بیٹے کا حکم"...... جوزف نے اور زیادہ تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارا آقا ان دنوں جناتی دنیا کے خلاف کام کر رہا ہے جوزف اور پورے جنات اور ان کے آقا شیطان تمہارے آقا کو ہلاک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور تمہیں تو معلوم ہے کہ میں شیطان کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتا۔ ورنہ بڑا پجاری تاتا مجھے فنا کر دے گا"...... ڈومے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم کام نہ کرو۔ میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا لیکن تم میرے آقا کو معلومات تو مہیا کر سکتے ہو"...... جوزف نے کہا۔

" میں معلومات مہیا بھی کر دوں تو تمہارا آقا ان معلومات سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا"...... ڈومے نے جواب دیا۔ عمران ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن بھی رہا تھا اور سمجھ بھی رہا تھا۔

" ڈومے۔ تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ کسی سردار جن کو فنا کیسے کیا جاتا ہے۔ اس کا کیا طریقہ ہے"...... عمران نے اچانک قدیم افریقی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" سردار جن کو فنا نہیں کیا جا سکتا۔ جوزف کے آقا"...... ڈومے نے اس بار عمران کو براہ راست جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن ابھی تم نے خود جوزف کو بتایا ہے کہ اگر تم نے شیطان یا اس کے جنات ذریات کے خلاف کام کیا تو بڑا پجاری تاتا تمہیں فنا کر دے گا اور تم تو سردار جنوں سے بھی زیادہ بڑے بلکہ شیطان کے نائب ہو۔ اگر تم فنا ہو سکتے ہو تو پھر سردار جن کیوں فنا نہیں ہو سکتا"۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بڑے پجاری تاتا میں یہ طاقت ہے جوزف کے آقا کہ وہ کسی بھی سردار جن کو ہلاک کر سکتا ہے مگر انسانوں میں یہ طاقت نہیں ہے"...... ڈومے نے جواب دیا۔

"اس کے پاس کون سی طاقت ہے"...... عمران نے کہا۔

" اس کے پاس سبانا کی طاقت ہے جوزف کے آقا۔ لیکن یہ سبانا کی طاقت کیا ہے۔ میں یہ بات نہیں بتا سکتا"۔ ڈومے نے جواب دیا۔

" سبانا کی طاقت سے وہ کس طرح سردار جن کو ہلاک کرتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" کیا تم جانتے ہو جوزف کے آقا کہ سبانا کی طاقت کیا ہے"۔ ڈومے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے صرف یہ نام سنا ہوا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" یہ انتہائی پراسرار طاقت ہے جو صرف بڑے شیطان کے پاس ہے اور وہ جسے چاہے اسے بخش دیتا ہے۔ اس طاقت کی مدد سے بڑا پجاری تاتا جس جن کو فنا کرنا چاہتا ہو۔ اسے بے بس کر دیتا ہے اور پھر اسے آگ میں ڈال کر فنا کر دیتا ہے"...... ڈومے نے جواب دیا۔

"یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ وہ کیسے سردار جن کو بے بس کرتا ہے۔ کیا اس کو بے ہوش کر دیتا ہے یا اس کے جسم میں موجود گرمی کو ختم کر دیتا ہے۔ کیا کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ سبانا کی طاقت کی مدد سے اس پر کبونا کا عمل کرتا ہے جوزف

کے آقا اور جب کبونا کا عمل مکمل ہوتا ہے تو جن بے بس ہو جاتا ہے"...... ڈومے نے جواب دیا۔

" کبونا کے عمل کے لئے تو ضروری ہے کہ مقابل کو کچھ نظر نہ آئے۔ اس کے لئے وہ کیا کرتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ڈومے کا جسم یکلخت لہرانے لگا۔

" تو۔ تو کیا تم کبونا کے عمل کے بارے میں جانتے ہو جوزف کے آقا"...... ڈوما نے حیرت کی شدت سے سیٹی بجانے کے سے لہجے میں کہا۔

" میں نے ایک قدیم کتاب میں اس بارے میں پڑھا تھا کہ کبونا کا عمل طاقتور جانوروں کو بے بس کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لیکن یہ عمل بھی اس وقت مکمل ہوتا ہے جب مقابل کو نظر آنا بند ہو جائے۔ اس کے لئے تو طاقتور جانوروں کو اندھا کر دیا جاتا ہو گا لیکن جن کے ساتھ کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" تم بہت کچھ جانتے ہو جوزف کے آقا۔ بہت کچھ جانتے ہو۔ تم واقعی بہت خطرناک انسان ہو۔ اس لئے تو شیطان اور اس کے حواری تم سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ تم جوزف کے آقا ہو اور جوزف وچ ڈاکٹر شومالی کا بیٹا ہے اور میں نے اس کے سامنے سر جھکایا ہے۔ اس لئے میں بتا دیتا ہوں تمہیں کہ جن پر کبونا کا عمل مکمل کرنے کے لئے اس کے سر کے درمیان ایک خاص انداز میں چوٹ لگائی جاتی ہے جس سے وقتی طور پر یہ جن اندھا ہو جاتا ہے اور پھر اس پر کبونا کا عمل مکمل کر لیا جاتا ہے اور وہ بے بس ہو جاتا ہے لیکن اس کی تفصیل میں نہیں

بتا سکتا"...... ڈومے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ بڑا پجاری تاتا سبانا اور کبونا کا استعمال جب کسی سردار جن پر کرتا ہے تو کیا اس وقت وہ جن اپنی اصل ساخت میں ہوتا ہے یا انسانی ساخت میں"...... عمران نے پوچھا۔

"جناتی ساخت میں۔ کیونکہ یہ طاقت بھی بڑے پجاری تاتا اور مجھ میں ہے کہ ہم جنات کو ان کی اصل ساخت میں دیکھ سکتے ہیں لیکن اس بارے میں ہم کسی کو کچھ بتا نہیں سکتے اور اگر بتا بھی دیں تو انسانوں کو بہرحال اس کی سمجھ نہ آسکے گی"...... ڈومے نے جواب دیا تو عمران مسکرا دیا۔

"مجھے جناتی ساخت اور اس کی ماہیت پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس کا مطلب ہوا کہ کم از کم کوئی انسان سبانا اور کبونا کو استعمال نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... ڈومے نے جواب دیا۔

"کیا کوئی جن ایسا کر سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ جن تو کر سکتا ہے لیکن اگر جن کے پاس سبانا اور کبونا کی طاقتیں ہوں مگر کسی جن کے پاس ایسی طاقتیں نہیں ہیں"...... ڈومے نے جواب دیا۔

"کیا اس جن کی مدد سے کسی دوسرے جن کو کبونا کی حالت میں تو لایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کسی جن کو بھی یہ طاقت حاصل نہیں ہے"۔ ڈومے

نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تم جوزف کے آقا ہو اور میں نے جوزف کے سامنے سر جھکایا ہے۔ اس لئے میں تمہیں بتا دوں کہ تم جنات کے خلاف کام مت کرو ورنہ اس بار تم یقینی طور پر ہلاک کر دیئے جاؤ گے"...... ڈومے نے کہا۔

"تمہاری اس ہمدردی کا شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ موت زندگی کا اختیار جنات کے پاس نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے پاس ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ جنات تو انسان سے بھی زیادہ کمزور مخلوق ہے اور پھر شیطان کے پیروکار جنات میں تو یہ طاقت بھی نہیں ہو سکتی کہ وہ اس طرح کسی کی موت کا فیصلہ کر سکے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو کچھ بتانا تھا بتا دیا۔ اب میں جا رہا ہوں"...... ڈومے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم دوبارہ دھوئیں میں تبدیل ہوا اور پھر یہ دھواں اس درخت کے تنے کے سوراخ میں گھستا چلا گیا اور چند لمحوں بعد غائب ہو گیا۔

"بے حد شکریہ جوزف۔ تمہاری وجہ سے بڑی اہم معلومات مل گئی ہیں"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن باس۔ میں نے تو جو کچھ سنا ہے اس کے مطابق تو ڈومے نے کچھ نہیں بتایا"...... جوزف نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارے اس ڈومے کا خیال ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ حالانکہ میرا خیال ہے کہ سبانا کے متعلق تو تم بھی جانتے ہو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں باس۔ میں تو سبانا کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"۔ جوزف نے چونک کر کہا۔

" سبانا کو افریقی ساحر کاکوش بھی کہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کاکوش۔ اوہ ہاں۔ اس کے متعلق تو مجھے معلوم ہے۔ میرے سامنے وچ ڈاکٹر ہامانی نے کئی بار کاکوش کا عمل کیا تھا"...... جوزف نے چونک کر کہا۔

" اس کاکوش کے عمل کو ڈومے سبانا کہہ رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ باس۔ پھر تو واقعی تم جانتے ہو گے کیونکہ تم تو عظیم وچ ڈاکٹر ہامانی سے بھی زیادہ جانتے ہو"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ماسٹر۔ یہ تم کس زبان میں باتیں کر رہے تھے۔ میں تو سمجھا تھا کہ کوئی پراسرار منتر پڑھے جا رہے ہیں"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ قدیم افریقی زبان ہے جو اب خال خال علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ورنہ عام طور پر یہ متروک زبان ہے اور میں نے اسے

خاص طور پر پڑھا اور سیکھا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" باس۔ کوئی خاص بات معلوم ہوئی ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" بظاہر تو کوئی خاص بات معلوم نہیں ہوئی لیکن بہرحال ایک خاص راستہ میرے سامنے آگیا ہے اور میں اسی راستے کی تلاش میں تھا۔ بہرحال آؤ۔ اب اس القیس سے مل لیں۔ اس کے بعد کوئی لائحہ عمل تیار کروں گا"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

القیس اپنے خاص کمرے میں بیٹھا ہوا شراب پینے میں مصروف تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ القیس اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

" تم۔ تم کون ہو اور یہاں تک کیسے پہنچ گئے "...... القیس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام سردار خساک ہے اور میں خساک قبیلے کا سردار ہوں عظیم القیس۔ اور مجھے بڑے شیطان نے خاص طور پر اس بات کی ہدایت کی تھی کہ میں اس انسان عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کروں۔ وہ جو کچھ بھی کریں۔ جو باتیں کریں۔ جس سے ملیں۔ اگر کوئی ایسی بات ہو جو آپ کو پہنچانی ضروری ہو تو میں یہ باتیں آپ کو بتا دوں۔ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں "...... آنے والے نے کہا۔

" اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ بیٹھو "...... القیس نے کہا اور خساک

کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ہاں۔ اب بتاؤ۔ کیا خاص بات ہوئی ہے کہ تمہیں مجھ سے اس انداز میں رابطہ کرنا پڑا ہے "...... القیس نے کہا۔

" عظیم القیس۔ وہ انسان جس کا نام عمران ہے اپنے تین ساتھیوں سمیت جن میں سے ایک افریقی حبشی ہے۔ ایک ایکریمی حبشی ہے اور ایک پاکیشیائی ہے۔ ایک طیارے کے ذریعے قاہرہ پہنچا ہے "۔ سردار خساک نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔ تم خاص بات بتاؤ "...... القیس نے بدستور منہ بناتے ہوئے کہا۔

" راستے میں اخنوخ کے گھو کا سرپنچ سردار اختاش اس عمران سے ملا تھا لیکن چونکہ وہ مسلمان ہے اس لئے میں یا میرے قبیلے کا کوئی جن قریب نہ جا سکتا تھا۔ اس لئے مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کیوں ملا تھا اور اس نے کیا باتیں کی ہیں "...... سردار خساک نے کہا۔

" جو بھی باتیں کریں۔ اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیا تم نے یہی بتانا تھا "...... القیس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عظیم القیس۔ جو اصل اور خاص بات میں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ عمران اور اس کے ساتھی قاہرہ کے ایک سنسان علاقے میں گئے اور عمران کے ساتھی جس کا نام جوزف ہے، نے وہاں بڑے بجاری تاتا کے نائب سردار ڈوبے کو طلب کیا اور پھر سردار ڈوبے اور اس عمران کے درمیان باتیں ہوئیں "...... سردار خساک نے کہا تو القیس بے اختیار

اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ واقعی خاص بات ہے۔ کیا باتیں ہوئیں ان کے درمیان"...... القیس نے بے چین ہو کر پوچھا تو سردار خساک نے وہ تمام باتیں جو عمران اور ڈوے کے درمیان ہوئی تھیں لفظ بلفظ دوہرا دیں۔

"اوہ۔ پھر تو اسے اس کے مطلب کی کوئی بات معلوم نہ ہو سکی"۔ القیس نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر معلوم بھی ہو جاتی عظیم القیس۔ تو کوئی انسان ان باتوں پر عمل نہیں کر سکتا"...... سردار خساک نے کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ اس عمران کے خلاف میں نے جو جال بنا ہے۔ وہ اس جال میں پھنس کر ضرور ہلاک ہوگا"...... القیس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنے ساتھیوں سمیت تم سے ملنے آ رہا ہے عظیم القیس"۔ سردار خساک نے کہا۔

"میں بھی اس کی آمد کا ہی انتظار کر رہا ہوں۔ میں نے کیناس سے کہہ دیا ہے کہ وہ جیسے ہی آئیں۔ انہیں میرے پاس پہنچا دے"۔ القیس نے کہا۔

"وہ پہنچنے والے ہیں۔ اس لئے میں جا رہا ہوں۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں اب بھی ان کی نگرانی کروں یا واپس چلا جاؤں"...... سردار خساک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نگرانی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر چیز میرے علم میں ہے"۔ القیس نے فاخرانہ لہجے میں کہا تو سردار خساک نے سر ہلایا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور القیس کا خادم اور ڈرائیور کیناس اندر داخل ہوا۔

"آقا۔ عمران اور اس کے تین ساتھی آئے ہیں۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق انہیں بڑے کمرے میں بٹھا دیا ہے"...... کیناس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... القیس نے کہا اور کیناس واپس مڑ گیا۔ القیس نے جام میں موجود شراب کا آخری گھونٹ اپنے حلق میں انڈیلا اور پھر جام کو میز پر رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں خاص چمک تھی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوا جسے ڈرائینگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ چار آدمی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے دو قوی ہیکل حبشی تھے۔

"میرا نام القیس ہے"...... القیس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ نہ ہی اس کے آنے پر کمرے میں بیٹھے ہوئے چاروں اٹھے تھے اور نہ القیس نے ان سے مصافحہ کرنے کی کوشش کی تھی۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں ٹائیگر، جوزف اور جوانا اور تم میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو۔ کیونکہ تم نے مجھے

ہلاک کرانے کی کوششیں کی ہیں۔ میں اس لئے تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم سے کھل کر بات کر لی جائے"...... سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں نے یہ کوششیں کی تھیں اور مجھے یہ بھی اعتراف ہے کہ میری ہر کوشش ناکام ہوئی ہے۔ لیکن یہ کام مجھے جناتی دائرے کے بڑے شیطان نے دیا تھا لیکن میری ناکامی کے بعد اس بڑے شیطان نے یہ کام مجھ سے لے لیا۔ اس لئے اب میں تمہارا دشمن نہیں ہوں بلکہ اس بڑے شیطان نے میری توہین کی ہے۔ اس لئے اب میں اس کے حق میں کوئی کام نہیں کروں گا بلکہ اگر تم چاہو تو میں تمہارا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں"...... القیس نے کہا۔

"اچھا۔ پھر تو یہ ہمارے لئے خوشخبری ہے۔ تم ہماری کس طرح مدد کر سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سردار کنٹیلا کو فنا کرنا چاہتے ہو۔ میں اس کام میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں لیکن خود براہ راست یہ کام نہیں کر سکتا"...... القیس نے کہا۔

"کس طرح"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے سردار کنٹیلا کو بظاہر حفاظت کے لئے ایک معبد میں بند کیا ہوا ہے۔ اسے ختون معبد کہتے ہیں۔ میں تمہیں وہاں پہنچا سکتا ہوں۔ اگر تم اسے فنا کر سکتے ہو تو جا کر کر لو"...... القیس نے کہا

"اس کام سے وہ بڑا شیطان تم سے ناراض نہیں ہو جائے گا"۔

عمران نے کہا۔

"اگر وہ ناراض بھی ہو جائے تو مجھے کیا پرواہ ہو سکتی ہے کیونکہ میرا جناتی دائرے سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر میں خود بھی ایک طاقتور شخص ہوں اور میری یہ طاقت اس کی مرہون منت نہیں ہے"...... القیس نے کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ تم خود قدیم زمانے کی روح ہو۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں روح نہیں ہوں۔ انسان ہوں۔ البتہ میں طویل عرصے سے زندہ ہوں لیکن کس طرح زندہ ہوں۔ یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آ سکتی"...... القیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کوئی انسان تو صدیوں تک زندہ نہیں رہ سکتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ اس لئے تم اس بات کو رہنے دو"...... القیس نے کہا۔

"کیا تمہارا ملازم جس نے ہمیں یہاں پہنچایا ہے وہ بھی تمہارے ساتھ طویل عرصے سے زندہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"تم کیناس کی بات کر رہے ہو۔ نہیں۔ وہ ایسی طاقت نہیں رکھتا۔ البتہ ویسے وہ ایسی طاقتیں رکھتا ہے کہ جو عام انسان نہیں رکھتا۔ اس لئے میں نے اسے اپنا ملازم بنایا ہوا ہے اور یہ اس کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے"...... القیس نے فاخرانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا یہ کیناس بھی شیطان کا پیروکار ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن تم کیناس میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہو"۔ القیس نے کہا۔

"دیکھو القیس۔ تم شاید یہ سمجھ رہے ہو کہ تم مجھے بھی دوسروں کی طرح احمق بنا لو گے حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ تم اصل القیس نہیں ہو۔ تم القیس کی بدروح ضرور ہو۔ البتہ تم ایک قدیم مصری علم جانتے ہو جس کی مدد سے تم مردہ ہونے والے انسان کے جسم میں داخل ہو جاتے ہو اور اس طرح تم انسانی جسم حاصل کر لیتے ہو۔ تم انسان کے روپ میں زندہ شیطان ہو اور کوئی شیطان اپنے خلاف کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔ اس لئے تم کھل کر بات کرو۔ تم کیا چاہتے ہو"۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نہیں بلکہ تم احمق ہو۔ جو ایسی باتیں کر رہے ہو۔ میں تو تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ تم الٹا میرے خلاف ہی باتیں کر رہے ہو۔ ورنہ اگر میں چاہوں تو تم میرے مکان سے کسی صورت بھی زندہ واپس نہیں جا سکتے۔ میں تو صرف جناتی دائرے کے بڑے شیطان کو سبق دینا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں تمہاری مدد کرنے کا سوچ رہا تھا"...... القیس نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی عمران کی باتوں پر غصہ آ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارے بارے میں بعد میں باتیں ہوں گی۔ تم بتاؤ کہ سردار کنٹیلا کو تم کیسے معبد میں بند کر سکتے ہو۔ جبکہ وہ شیطان

کے پیروکار قبیلے کا سردار جن ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ میں نے بتایا ہے کہ میں از خود طاقتور ہوں۔ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں"...... القیس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے وہاں پہنچا دو۔ میں خود ہی اس سے نمٹ لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ سوچ لو کہ سردار کنٹیلا انتہائی طاقتور بھی ہے اور سردار بھی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم خود اس کے ہاتھوں مارے جاؤ"...... القیس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں نے سردار کنٹیلا کو فنا نہیں کرنا اور نہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے کہ وہ کسی کو فنا کرے یا باقی رکھے۔ میں تو سردار کنٹیلا کو صرف یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ وہ شیطان کی پیروکاری میں اتنا آگے نہ بڑھ جائے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب اس پر نازل ہو جائے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا کام صرف تمہیں بتانا تھا لیکن اگر سردار کنٹیلا نے تمہیں ہلاک کر دیا تو میں ذمہ دار نہ ہوں گا"...... القیس نے اپنے مخصوص قوانین کی بنا پر یہ بات کھولتے ہوئے کہا۔

"سردار کنٹیلا شیطان کا پیروکار ہے۔ اس لئے وہ کسی مسلمان پر حاوی نہیں ہو سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ معبد قاہرہ کے شمال مشرق میں موجود صحرا میں ہے۔ میرا خادم کیناس تمہیں وہاں پہنچا سکتا ہے۔ جب تم اس معبد میں داخل ہو

گے تو سردار کنٹیلا وہاں موجود ہوگا۔ اس کے بعد تم جانو اور سردار کنٹیلا جانے۔ میرا خادم تمہیں وہاں پہنچا کر واپس آجائے گا"...... القیس نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہم سردار کنٹیلا سے ملاقات کے لئے تیار ہیں"۔ عمران نے کہا تو القیس اٹھ کھڑا ہوا۔

" آؤ میرے ساتھ "...... القیس نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے بھی اٹھتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ بھی عمران کے پیچھے چلتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

عمران کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا عقبی سیٹ پر موجود تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر القیس کا خادم کیناس موجود تھا اور کار القیس کی حویلی سے نکل کر قاہرہ کے شمال مشرق کی طرف جانے والی سڑک پر آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔

" اس معبد تک ہم کتنی دیر میں پہنچ جائیں گے "...... عمران نے کیناس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کم از کم چار گھنٹے لگ جائیں گے "...... کیناس نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم کتنے عرصے سے القیس کے ساتھ ہو "...... عمران نے پوچھا۔

" گذشتہ پچیس سالوں سے "...... کیناس نے جواب دیا۔

"اس سے پہلے کیا کرتے تھے "...... عمران نے پوچھا۔

" میں ایک قدیم معبد کا رکھوالا تھا۔ اس معبد کے بڑے پجاری کا

خادم خاص۔ پھر عظیم القیس نے اس بڑے پجاری کو ہلاک کر کے معبد پر قبضہ کر لیا اور مجھے خادم خاص بنا لیا"...... کیناس نے جواب دیا۔

"کیا تم القیس کی خدمت گزاری میں خوش ہو"...... عمران نے کہا تو کیناس نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو"...... کیناس نے کہا۔

"اس لئے کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم خود انتہائی طاقتور شخصیت ہو اور القیس کے ساتھ مجبوراً رہ رہے ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے اس بات کا احساس ہوا ہے۔ تمہاری میری کوئی تفصیلی ملاقات تو نہیں ہوئی اور نہ تم میرے بارے میں کچھ جانتے ہو اور نہ میں نے تمہیں پہلے کبھی دیکھا ہے"...... کیناس نے کہا۔

"میں نے تمہیں دیکھ کر یہ اندازہ لگایا ہے کہ تمہاری طاقت کے پیچھے شیطان کا ہاتھ نہیں ہے بلکہ تم مصری ساحرانہ طاقتیں رکھتے ہو جن کا قدیم مصر میں عام رواج تھا"...... عمران نے کہا۔

"یہ بات درست ہے۔ میں شیطان کا پیروکار نہیں ہوں بلکہ میری طاقتیں جس قدیم مصری علم سے حاصل کردہ ہیں۔ اس علم کا کوئی تعلق شیطان سے نہیں ہے۔ یہ طاقتیں اور یہ قدیم مصری علم انسانوں کو شیطان سے بچانے کے لئے استعمال ہوتا تھا لیکن اب زمانہ بدل چکا

ہے۔ اب ہر طرف شیطان کی طاقت چھا گئی ہے"۔ کیناس نے جواب دیا۔

"تم شاید قدیم مصری علم فارو کی طاقتیں رکھتے ہو جو سورج دیوتا کے پجاریوں کا خاص علم تھا"...... عمران نے کہا تو کیناس بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم۔ تم کیا ہو۔ تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو"...... کیناس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو فارو کے بارے میں شاید تم سے زیادہ علم ہے۔ فرا قدیم مصری زبان میں سورج دیوتا کو کہا جاتا تھا جسے عبرانی زبان میں فارو بنا لیا گیا اور پھر اس لفظ سے فرعون بنا اور مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ مصر کے پہلے فرعون کا نام سن فیرو تھا۔ اس دور میں پورے مصر میں سورج کو دیوتا ماننے والوں کی حکومت تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم تو بہت بڑے عالم ہو۔ مجھے حیرت ہے۔ لیکن تم نے کیسے یہ بات معلوم کر لی کہ میرے پاس فارو کی طاقتیں ہیں"...... کیناس نے کہا۔

"تمہاری پیشانی کے درمیان میں سورج کا نشان کھدا ہوا موجود ہے اور یہ نشان صرف ان لوگوں کی پیشانی پر بنایا جاتا ہے۔ جو فارو کی طاقتوں کے مالک ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا تو کیناس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ ہنس پڑا۔

" واقعی یہ تو سیدھی سادھی بات تھی۔ مجھے نجانے اس کا خیال کیوں نہ آیا۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں واقعی فارو کی طاقتیں رکھتا ہوں"...... کیناس نے جواب دیا۔

" اور تمہارا آقا القیس مصر کے ایک اور قدیم علم فوفو کی طاقتیں رکھتا ہے جو شیطانی روحوں کا خاص علم تھا۔ لیکن یہ بات مجھے بھی معلوم ہے اور یقیناً تمہیں بھی معلوم ہوگی کہ فارو طاقتیں رکھنے والا فوفو روح کا خاتمہ آسانی سے کر سکتا ہے۔ پھر تم اس کے خادم کیوں بنے ہوئے ہو"...... عمران نے کہا۔

" مجبوری ہے۔ کیونکہ جب فارو کا آخری بڑا پجاری آقا القیس کی سازش کا شکار ہو کر ہلاک ہو گیا تو مجھے اپنی جان بچانے کے لئے حلف لینا پڑا کہ میں اس کے خلاف اپنی طاقتیں کبھی استعمال نہیں کروں گا۔ اس حلف کے بعد میں اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا"...... کیناس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے سورج دیوتا کا حلف لیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ ہمارے لئے سب سے بڑا حلف ہوتا ہے"...... کیناس نے جواب دیا۔

" مجھے معلوم ہے لیکن یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ سورج دیوتا کا حلف شیطان کے خلاف توڑا جا سکتا ہے کیونکہ شیطان اندھیرے کی پیداوار ہے اور سورج اندھیرے کا سب سے بڑا دشمن ہے"...... عمران نے کہا تو کیناس چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے یاد آگیا۔ مجھے بڑے پجاری نے ایک بار یہ بات بتائی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ میں القیس کے خلاف کام کر سکتا ہوں۔ میری طاقتیں کام دیں گی"...... کیناس نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" نہ صرف کام دیں گی بلکہ اور بڑھ جائیں گی جبکہ تم اس شیطان روح کی خدمت کر کے خود ہی اپنی طاقتیں کم کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

" لیکن تم تو خود القیس کی سازش کا شکار ہونے جا رہے ہو"۔ کیناس نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ القیس نے کیا سازش کی ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جس معبد میں تم ہمیں پہنچانے جا رہے ہو۔ وہاں سردار کنٹیلا کے روپ میں سردار خجالہ موجود ہے جسے ایک ہزار درپیاں دے کر اس کام کے لئے آمادہ کیا گیا ہے کہ وہ میری گردن توڑ دے لیکن نہ ہی تمہارے القیس کو یہ علم ہے اور نہ اس سردار خجالہ کو کوئی جن چاہے وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، انسان پر اس وقت تک قابو نہیں پا سکتا جب تک کہ انسان اپنی انسانیت کی سطح سے خود ہی نیچے نہ گر جائے اور شیطان کا پیروکار نہ ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا نائب اور تمام مخلوقات پر اشرف بنایا ہے اور الحمد للہ میں انسان ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی ہوں۔ اس لئے سردار خجالہ میرا کچھ

نہ بگاڑ سکے گا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" پھر تم وہاں کیوں جا رہے ہو"...... کیناس نے کہا۔

" میں اس سردار خجالہ کو سردار کنٹیلا کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہوں اور میں نے اب تک یہ ساری باتیں اس لئے کی ہیں کہ تم اگر چاہو تو اس کام میں میری مدد کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" میں کیسے تمہاری مدد کر سکتا ہوں"...... کیناس نے چونک کر پوچھا۔

" فارو علم اپنے قدیم دور میں قوم سبا کا علم تھا جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت اختیار کر لی تھی اور چونکہ جنات پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت تھی۔ اس لئے فارو عالموں کو جنات کے خلاف کام کرنے سے روک دیا گیا تھا لیکن ایسے جنات جو شیطان کے پیروکار تھے ان کے خلاف فارو عالم کام کر سکتے تھے۔ اس طرح فارو علم میں ایسے راز بہرحال موجود ہیں جن سے جنوں کو فنا کیا جا سکتا ہے اور تم فارو کے عالم ہو۔ اس لئے یقیناً تمہیں بھی ان رازوں کا علم ہو گا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن چونکہ میں القیس کا خادم ہوں اور میں صرف تمہاری باتوں پر اپنا حلف نہیں توڑ سکتا۔ اس لئے جب تک میں القیس کا خادم ہوں جنات کے خلاف اور خاص طور پر شیطان کے پیروکار جنات کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتا"...... کیناس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر میں تمہارے اس القیس کا خاتمہ کر دوں تو کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ سردار کنٹیلا کے خلاف میری مدد کرو گے"...... عمران نے کہا۔

" میرے وعدے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ تم القیس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ کس قدر طاقتور ہے"...... کیناس نے کہا۔

" تم پہلے وعدہ کرو۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر القیس ہلاک ہو جائے تو میں چونکہ اپنے حلف سے آزاد ہو جاؤں گا۔ اس لئے میں تمہاری مدد کروں گا"...... کیناس نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر کار موڑو اور واپس چلو"...... عمران نے کہا۔

" ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ کیونکہ آقا القیس نے مجھے تمہیں اس معبد تک چھوڑنے کا حکم دیا ہے اور میں آقا کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا"...... کیناس نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ایسے ہی سہی"...... عمران نے کہا تو کیناس نے اس کی طرف دیکھا اور پھر سامنے دیکھنے لگا۔ اب کار ایک صحرا میں بنی ہوئی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ پھر واقعی چار گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ ایک بہت بڑے ٹیلے کے پاس جا کر رک گئی۔

" اس ٹیلے کی جڑ میں اس معبد کا دروازہ ہے۔ جب تم دروازہ کھول کر اندر جاؤ گے تو وہاں سردار کنٹیلا موجود ہو گا"...... کیناس نے کار روکتے ہوئے کہا۔

"تم اب واپس جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے یہی حکم ہے"...... کیناس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اگر تم چاہو تو اپنے آقا کا یہاں تماشہ دیکھ کر واپس جا سکتے ہو"...... عمران نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ آقا کا یہاں کیا تماشہ ہو گا کیا وہ یہاں آئے گا"۔ کیناس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ابھی وہ یہاں آئے گا"...... عمران نے کہا اور کار سے نیچے اتر گیا اس کے نیچے اترتے ہی عمران کے ساتھی بھی کار سے نیچے آ گئے۔ اس کے ساتھ ہی کیناس بھی نیچے آ گیا۔

"میری بات سنو۔ میں تمہیں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ تم میرے آقا کے خلاف کام نہ کرو۔ ورنہ مجھے بطور خادم تمہارے خلاف کام کرنا ہو گا"...... کیناس نے کہا۔

"تم واپس جاؤ۔ لیکن یہ بات میں تمہیں بتا دوں کہ تمہارے واپس پہنچنے سے پہلے تمہارے آقا کا خاتمہ ہو چکا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تم اسے کیسے یہاں بلاؤ گے"...... کیناس نے کہا۔

"اس نے سردار خجالہ کو حلف دیا ہوا ہے کہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اس لئے جب سردار خجالہ کو نقصان پہنچے گا تو وہ اسے بچانے کے لئے یہاں لازماً آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تم سردار خجالہ یا سردار کنٹیلا کو نقصان پہنچا سکتے ہو"۔ کیناس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اگر تم چاہو تو یہ کام تمہارے سامنے بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تم چاہو تو تم بھی میرے خلاف کام کر سکتے ہو۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں الحمدللہ مسلمان ہوں۔ اس لئے تمہارا یہ سورج دیوتا والا علم بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ سورج بھی اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی کوئی پراسرار شخصیت ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں دیکھوں گا کہ تم کیا کرتے ہو"...... کیناس نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے کہا اور ٹیلے کی طرف بڑھ گیا جس کی بنیاد میں ایک قدیم دور کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ یہ دروازہ پتھر کا بنا ہوا تھا۔ جس پر انتہائی عجیب و غریب نقش اور تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ عمران کے ساتھی اس کے ساتھ تھے۔

"جوانا۔ اس دروازے کو دھکیل کر کھولو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ انتہائی ٹھوس اور بھاری پتھر کا ہونے کے باوجود انتہائی آسانی سے اور بے آواز کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے ہی اندر یکلخت تیز روشنی سی ہو گئی۔ عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی اور سب سے آخر میں کیناس اندر داخل ہوا۔ یہ ایک قدیم معبد تھا۔ اس کی دیواروں پر بھی ویسے ہی نقوش اور تصویریں بنی ہوئی تھیں جیسی دروازے پر بنی ہوئی تھیں۔ معبد کے درمیان میں پتھر کا ایک تخت تھا جس پر ایک لحیم شحیم آدمی

بیٹھا ہوا تھا جس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے سر پر سیاہ
رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی جس کے درمیان میں سرخ رنگ کا دائرہ
بنا ہوا تھا۔ اس آدمی کا چہرہ آگ کے شعلے کی طرح سرخ تھا۔ اس کی
آنکھوں میں انتہائی تیز سرخی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی آنکھوں
میں سرخ رنگ کے ہزاروں وولٹیج کے بلب جل رہے ہوں۔

"تو تم یہاں پہنچ گئے حالانکہ میں تم سے چھپ کر یہاں موجود
ہوں"...... اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ
بے حد کرخت تھا۔

"تم کون ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں سردار کنٹیلا ہوں۔ جنوں کے قبیلے کنٹیلا کا سردار۔ جس کے
خلاف تم سردار اخناش کے کہنے پر کام کر رہے ہو لیکن اب تمہاری
موت تمہیں یہاں لے آئی ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیا تم واقعی سردار کنٹیلا ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں سردار کنٹیلا ہوں"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"تم سردار کنٹیلا ہو تو تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ کیونکہ سردار کنٹیلا
شیطان کا پیروکار ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم سردار کنٹیلا نہیں ہو بلکہ
سردار خجالہ ہو اور سردار کنٹیلا بنے ہوئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں سردار کنٹیلا ہوں اور دیکھو کہ میں تمہیں کس طرح
ہلاک کرتا ہوں"...... اس آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جوزف اور جوانا۔ اس سردار خجالہ کے بازو پکڑ لو۔ اس معبد میں
یہ غائب نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا بجلی کی سی
تیزی سے آگے بڑھے اور پھر اس سے پہلے کہ سردار خجالہ سنبھلتا۔ جوزف
اور جوانا نے اس کے دونوں بازو پکڑ لئے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں
باوجود لحیم شحیم ہونے کے کھلونوں کی طرح اڑتے ہوئے دائیں بائیں
معبد کی دیواروں سے جا ٹکرائے سردار خجالہ نے اپنے بازوؤں کو صرف
جھٹکا تھا۔ لیکن اسی لمحے عمران سردار خجالہ پر جھپٹ پڑا۔ وہ اس کے گلے
سے چمٹ گیا تھا۔ سردار خجالہ نے تیزی سے اسے پکڑنے کی کوشش کی
لیکن عمران کا ایک ہاتھ اس کی ناک سے چمٹ گیا اور پھر اس سے پہلے
کہ سردار خجالہ کے دونوں ہاتھ عمران کو پکڑتے۔ اس کے دونوں ہاتھ
ڈھیلے ہوتے چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی سردار خجالہ کی تیز سرخ
آنکھیں بند ہونے لگیں اور پھر وہ اس طرح نیچے گرنے لگا جیسے خالی ہوتا
ہوا ریت کا بورا گرتا ہے لیکن عمران بدستور اس کے گلے سے چمٹا ہوا
تھا۔ سردار خجالہ نیچے گر پڑا لیکن عمران نے اس کے ناک پر رکھا ہوا ہاتھ
نہ اٹھایا۔ چند لمحوں بعد سردار خجالہ کا جسم مکمل طور پر ڈھیلا ہو چکا تھا تو
عمران ایک جھٹکے سے اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ جوزف اور جوانا
بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ اسی لمحے معبد کا دروازہ ایک دھماکے
سے کھلا اور القیس اندر داخل ہوا۔ القیس کا چہرہ غصے کی شدت سے
سرخ پڑا ہوا تھا۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ تم نے سردار کنٹیلا کے ساتھ کیا کیا

ہے"...... القیس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" وہی جو میں نے کرنا تھا اور تم بھی اب جاؤ شیطانی بدروح"۔
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھوٹی سی شیشی کو القیس کی طرف جھٹک دیا۔ دوسرے لمحے معبد تیز خوشبو سے مہک اٹھا۔ شیشی میں سے نکلنے والا محلول جیسے ہی القیس کے جسم پر پڑا۔ القیس بے اختیار چیخنے لگا۔ اس نے تیزی سے کچھ پڑھنا چاہا لیکن عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کو دوبارہ جھٹکا اور اس بار القیس چیختا ہوا نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے گلنے سڑنے لگ گیا اور اس کے ساتھ ہی معبد خوفناک چیخوں اور کراہوں سے گونج اٹھا لیکن پھر یہ چیخیں اور کراہیں آہستہ آہستہ خاموشی میں تبدیل ہو گئیں۔ القیس کا جسم اب گل سڑ رہا تھا اور گاڑھے سیال میں تبدیل ہوتا جا رہا تھا جس سے تیز بدبو نکل رہی تھی۔
" تم نے القیس کو اتنی آسانی سے ہلاک کر دیا۔ کیا کیا ہے تم نے"...... کیناس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" تمہیں مبارک ہو کہ تم اس کی غلامی سے آزاد ہو گئے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" ہاں۔ تم نے مجھے القیس کی غلامی سے آزاد کر دیا ہے لیکن اگر میں چاہتا تو تمہیں ہلاک کر سکتا تھا"...... کیناس نے کہا۔
" اس معبد میں تمہاری کوئی طاقت کام نہ دیتی کیناس۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ یہ معبد ختون بادشاہ کا معبد ہے اور ختون بادشاہ

شیطان کا پیروکار نہ تھا بلکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ماننے والا تھا۔ اس لئے اس معبد میں شیطانی طاقت بھی کام نہیں کر سکتی اور فارو طاقت بھی استعمال نہیں ہو سکتی۔ اس القیس نے حماقت کی ہے کہ اس سردار خجالہ کو اس معبد میں پہنچا دیا اور پھر مجھے یہاں بھیج دیا۔ جب میں نے سردار خجالہ کو بے بس کر دیا تو وہ یہ سمجھا کہ میں سردار خجالہ کو فنا کرنے والا ہوں اس لئے وہ خود یہاں آیا اور یہاں داخل ہوتے ہی اس کی طاقتیں بھی ختم ہو گئیں اور وہ خود ہلاک ہو گیا اور تمہیں بھی میں اس لئے اندر لے آیا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ اگر تم باہر رہو گے تو تم اپنے حلف کی وجہ سے اپنی طاقتیں میرے خلاف استعمال کر سکو گے جبکہ یہاں اندر تمہاری طاقتیں بھی کام نہیں کر سکتیں"...... عمران نے کہا۔
" تم واقعی عجیب و غریب انسان ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب جبکہ القیس ختم ہو گیا ہے۔ میں اپنے حلف سے آزاد ہو گیا ہوں اور میں نے چونکہ تم سے وعدہ کیا ہے اس لئے میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں لیکن کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تم نے کس طرح سردار خجالہ جیسے انتہائی طاقتور سردار جن کو اس طرح بے بس کر دیا ہے اور کس طرح القیس کو ختم کیا ہے"...... کیناس نے کہا۔
" یہ سردار خجالہ وقتی طور پر بے بس ہوا ہے۔ میں اسے فنا نہیں کر سکتا اور نہ ایسا چاہتا تھا البتہ القیس ایک بدروح تھی اور شیطان کی پیروکار تھی اور شیطان کے اس بڑے پیروکار کے لئے ایک خوفناک

ہتھیار خوشبو ہوتی ہے جس طرح انسان کو ریوالور کی گولی ہلاک کر
دیتی ہے اسی طرح تیز خوشبو شیطان کے پیروکار کو ختم کر دیتی ہے
بشرطیکہ وہ جن نہ ہو۔ میرے ہاتھ میں جو شیشی تھی۔ اس میں انتہائی تیز
خوشبو بھری ہوئی تھی اور تم نے دیکھا کہ خوشبو والا محلول جب میں نے
القلیس پر پھینکا تو وہ بالکل اس طرح ختم ہو گیا جیسے کہ انسان کے جسم
پر گولیوں کا برسٹ مار دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"بڑا عجیب ہتھیار استعمال کیا ہے تم نے۔ میں نے کبھی سوچا بھی
نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس القلیس کے پاس ہزاروں خوفناک حد
تک باقوت طاقتیں تھیں۔ یہ اپنے اشارے سے پورے ملک کو تہہ
وبالا کر سکتا تھا لیکن یہاں وہ اس طرح مارا گیا ہے جیسے وہ دنیا کا حقیر
ترین انسان ہو۔ لیکن یہ سردار نجالہ کیوں بے بس ہو گیا ہے۔ کیا یہ
بھی خوشبو کا اثر ہے"...... کیناس نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مخصوص خوشبو ہے جو جنات کے جسم میں موجود تیز گرمی
کو سرد کر دیتی ہے اور وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ میں نے اپنے
ساتھیوں جوزف اور جوانا کو اس لئے اس کے ہاتھ پکڑنے کا کہا تھا کہ
اس کا دھیان اس طرف ہو گا تو میں اس کی ناک سے شیشی لگا دوں گا
اور وہی ہوا۔ گو میرے ساتھیوں کو چوٹیں لگ گئیں لیکن مجھے بہرحال
موقع مل گیا کہ میں شیشی اس کی ناک سے لگا دوں اور پھر تم نے اس کا
اثر دیکھا کہ یہ بے ہوش ہو گیا"...... عمران نے کہا اور کیناس نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب مجھے بتاؤ کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"...... کیناس نے کہا۔

"میں سردار کنٹیلا کو فنا کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ تو سردار کنٹیلا نہیں ہے۔ یہ تو سردار نجالہ ہے۔ نجالہ قبیلے
کا سردار"...... کیناس نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے ذریعے میں سردار
کنٹیلا کو یہاں بلوا کر اسے فنا کر دوں۔ گو مجھے سردار جنوں کو فنا کرنے
کا ایک طریقہ بتایا گیا ہے لیکن وہ بے حد پیچیدہ ہے جبکہ مجھے معلوم ہے
کہ فارو علم میں ایسے طریقے موجود ہیں جن سے سردار جنوں کو انتہائی
آسانی سے فنا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے پاس کون سا طریقہ ہے"...... کیناس نے پوچھا۔

"چاندی کی گولیاں مار کر میں انہیں فنا کر سکتا ہوں۔ بے بس کر
کے بالوں کی گانٹھ میں انہیں بند کر کے بھی فنا کر سکتا ہوں لیکن یہ
سب طریقے آسان نہیں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم سردار کنٹیلا کو کیسے بلواؤ گے۔ وہ تو کسی صورت بھی
نہیں آئے گا"...... کیناس نے کہا۔

"یہ بات بعد میں سوچوں گا۔ پہلے مجھے اس کو فنا کرنے کا کوئی
آسان طریقہ چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں دو طریقے بتا دیتا ہوں لیکن یہ بتا دوں کہ
میں سردار کنٹیلا کو بلانے کا پابند نہیں ہوں گا اور نہ تم مجھے کہو گے۔
کیونکہ بہرحال میں شیطان کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ

اس وقت شیطان کی طاقت ہر طرف چھائی ہوئی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ شیطان میرے خلاف ہو جائے"...... کیناس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے طریقہ بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر سن لو۔ تمہاری بات واقعی درست ہے۔ سردار جنات کو فنا کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ تم تین چھپکلیوں کو مار کر انہیں سکھا کر ان کا سفوف بنا لو۔ یہ سفوف تم جس سردار جن کے جسم پر پھینکو گے۔ وہ فنا ہو جائے گا"...... کیناس نے کہا۔

"سفوف پھینکنے کے بعد کتنے وقت میں وہ فنا ہو گا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی شکنیں ابھر آئی تھیں۔

"زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے اندر"...... کیناس نے کہا۔

"کیا ان دس منٹوں میں وہ کوئی ایسا کام کر سکتا ہے کہ وہ فنا ہونے سے بچ جائے"...... عمران نے کہا۔

"وہ لاکھ کوشش کرے۔ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتا۔ کیونکہ یہ سفوف اس کے سانسوں کے ساتھ اس کے جسم میں داخل ہو جائے گا اور اس سفوف میں ایسی ساحرانہ قوت ہوتی ہے کہ سردار جن فنا ہو جاتا ہے"...... کیناس نے جواب دیا۔

"کیا اس سے عام جن بھی فنا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عام جن تو ایک چھپکلی کے سفوف سے فنا ہو سکتا ہے۔ سردار جن کے لئے تین چھپکلیوں کا سفوف ضروری ہوتا ہے"...... کیناس نے

جواب دیا۔

"کیا یہ سفوف اس وقت بھی اس پر پھینکا جا سکتا ہے جب وہ انسانی روپ میں ہو اور اگر سفوف پڑتے ہی وہ اپنے اصل روپ میں چلا جائے پھر"...... عمران نے کہا۔

"وہ اس سفوف کے سانس کے ساتھ اندر جانے کے بعد اپنے اصل روپ میں جا ہی نہیں سکتا۔ یہی تو اس سفوف کی خاصیت ہے۔ ورنہ تو وہ فنا بھی نہیں ہو سکتا"...... کیناس نے جواب دیا۔

"لیکن آج تک تو میں نے یہی سنا ہے اور دیکھا ہے کہ جنات کو آگ کے الاؤ میں ڈال کر فنا کیا جاتا ہے جبکہ یہاں تم کہہ رہے ہو کہ وہ سفوف جسم کے اندر جانے کے بعد خود بخود فنا ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ آگ میں فنا ہونے میں راز یہ ہے کہ جنات کے جسم میں موجود گرمی اس آگ سے مل کر اس قدر تیز ہو جاتی ہے کہ وہ فنا ہو جاتے ہیں لیکن اس سفوف کے جسم میں جانے کے بعد اس کے جسم کی گرمی سرد ہونا شروع ہو جائے گی اور اس قدر سرد ہو جائے گی کہ وہ فنا ہو جائے گا۔ دوسرے لفظوں میں تم اسے جنوں کی سرد موت بھی کہہ سکتے ہو"...... کیناس نے جواب دیا۔

"کیا تم نے کبھی اس کا تجربہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے کبھی تجربہ نہیں کیا البتہ بڑے پجاری نے مجھے یہ خاص طریقہ بتایا تھا۔ جو میں نے تمہیں بتا دیا ہے"...... کیناس نے

جواب دیا۔

"کیا یہ جن چھپکلیوں سے ڈرتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ انہیں کیا معلوم کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ طریقہ تو صرف فارو کے عالم جانتے ہیں۔ دنیا میں کوئی اور نہیں جانتا"۔ کیناس نے کہا۔

"کیا تم کوئی ایسا طریقہ بتا سکتے ہو کہ جس سے سردار کنٹیلا کو کسی اکیلی جگہ گھیرا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"سردار کنٹیلا اپنے قبیلے کی حدود سے باہر نہیں آئے گا کیونکہ اسے یہی حکم دیا گیا ہے"...... کیناس نے جواب دیا۔

"کیا ہم اس کے قبیلے کی حدود میں داخل ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ صحرا ہے۔ وہاں تم جا سکتے ہو۔ لیکن تمہیں وہاں بظاہر تو کوئی نظر نہیں آئے گا"...... کیناس نے جواب دیا۔

"کیا یہ سردار خجالہ سردار کنٹیلا کو مجبور کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ اپنے قبیلے کا سردار ہے اور وہ اپنے قبیلے کا"...... کیناس نے جواب دیا۔

"تو پھر اس طریقے کا مجھے کیا فائدہ ہوا۔ ٹھیک ہے تمہارا شکریہ"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے آزادی دلائی ہے۔ اس لئے میں اپنے طور پر تمہیں

ایک اور بات بتا دوں۔ اگر تم سردار کنٹیلا کو اس کے قبیلے سے نکال کر کسی اکیلی جگہ ملنا چاہتے ہو تو اس کا ایک بڑا سادہ سا طریقہ ہے اور وہ ہے جنات کی حاضری کا۔ جب تم کسی خاص جن کو اپنے سامنے حاضر کرنا چاہو تو خون سے پیدا ہونے والے درخت کی جڑوں کی مٹی لے کر ایک پتلا بناؤ۔ اس کا نام اس جن کے نام پر رکھ دو اور پھر اس پتلے کو آگ میں ڈال دو۔ وہ جن فوراً ہی حاضر ہو جائے گا اور جب تک یہ پتلا آگ میں جلتا رہے گا وہ جن حاضر رہے گا جب آگ بجھ جائے گی تو وہ جن غائب ہو جائے گا لیکن یہ بتا دوں کہ جن انسانی روپ میں نظر تو آئے گا لیکن اس کی طاقتیں کم نہیں ہوں گی۔ اس لئے اگر وہ چاہے تو حاضر کرنے والے کو ہلاک بھی کر سکتا ہے"...... کیناس نے کہا۔

"یہ عمل جہاں بھی کیا جائے گا وہ جن وہیں حاضر ہو جائے گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ جنات کے لیے فاصلے کوئی اہمیت نہیں رکھتے"...... کیناس نے کہا۔

"یہ خون سے پیدا ہونے والا درخت کون سا ہوتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو بڑے پجاری نے بتایا تھا۔ اس کے پاس ایسی مٹی ہوتی تھی جس سے وہ جن کو حاضر کر کے اس سے اپنی مرضی کے کام لے لیتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ مٹی اس درخت کی جڑوں کی ہے جو خون سے پیدا ہوتا ہے"...... کیناس نے کہا۔

"خون کس کا۔ جانوروں کا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ انسانی خون سے پیدا ہونے والا درخت"...... کیناس نے کہا۔

"انگور کی بیل میں تو جانوروں کا خون بطور کھاد ڈالا جاتا ہے لیکن ایک تو انگور کا درخت نہیں ہوتا بلکہ بیل ہوتی ہے دوسرا وہ خون سے پیدا نہیں ہوتا۔ صرف کھاد کے طور پر خون ڈالا جاتا ہے اور وہ بھی جانوروں کا۔ انسانوں کا نہیں۔ پھر یہ انسانی خون سے درخت کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ یہ تو بات ہی غلط ہے"...... عمران نے کہا۔

"جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے۔ اب میں جا رہا ہوں"...... کیناس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم بھی واپس چلتے ہیں۔ اس سردار خجالہ کو خود ہی ہوش آجائے گا اور پھر یہ خود ہی چلا جائے گا۔ تم ہمیں قاہرہ چھوڑ دو۔ اب تم کہاں جاؤ گے"...... عمران نے معبد کے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"میں اسنا جاؤں گا۔ میری رہائش وہاں کی ہے۔ اب قدیم حویلی پر میرا راج ہو گا"...... کیناس نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ معبد سے باہر آگئے۔ چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھے واپس قاہرہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں پھیلی ہوئی تھیں۔

دور دور تک پھیلے ہوئے صحرا کے درمیان ایک قدیم دور کا ٹوٹا پھوٹا معبد موجود تھا جس کے چاروں طرف ریت چڑھ گئی تھی اور بظاہر وہ ریت کا ایک ٹیلا ہی نظر آتا تھا لیکن اس ٹیلے کے اندر معبد کی اصل عمارت موجود تھی اور ایک طرف سے اس کا باقاعدہ دروازہ بھی تھا۔ اس معبد کے اندر ایک بھاری جسم کا آدمی جس کے سر پر چھوٹے چھوٹے بال کانٹوں کی طرح سیدھے کھڑے ہوئے تھے اور جس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا۔ آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سامنے دیوار پر جمی ہوئی تھیں جہاں ایک عجیب ساخت کی مکڑی کی تصویر بنی ہوئی تھی جس کی ایک بڑی سی آنکھ تھی جس کا رنگ سرخ تھا۔ یہ آدمی سرخ آنکھ کو دیکھ رہا تھا اور اس آنکھ کی سرخی لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس سرخ آنکھ میں سے جیسے خون کا قطرہ سا نکل کر معبد کے فرش پر گرا اور اس کے ساتھ ہی اس میں سے

سرخ رنگ کا دھواں نکلا اور چند لمحے لہرانے کے بعد وہ ایک عجیب ساخت کے انسان کی شکل میں مجسم ہو گیا۔ ایک ایسا انسان جس کا چہرہ لومڑی جیسا تھا۔ وہ دیکھنے میں انتہائی مکروہ نظر آتا تھا۔

" تراکوٹی حاضر ہے آقا"...... اس لومڑی کے چہرے والے عجیب ساخت کے انسان کے منہ سے باریک سی آواز نکلی۔

" تراکوٹی۔ القیس کیسے ہلاک ہوا ہے"...... اس آدمی نے بھاری لیکن کرخت لہجے میں کہا۔

" آقا۔ القیس کو اس پاکیشیائی عمران نے ہلاک کیا ہے اس نے تیز خوشبو سے اسے ہلاک کر دیا ہے"...... تراکوٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" القیس تو انتہائی طاقتور تھا۔ کیا اس کی طاقتیں اسے بچا نہ سکتی تھیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"آقا یہ کام ختون معبد کے اندر ہوا ہے۔ وہاں اس کی طاقتیں داخل ہی نہ ہو سکتی تھی"...... تراکوٹی نے جواب دیا۔

" وہ وہاں کیسے پہنچ گیا"...... اس آدمی نے پوچھا۔

" آقا۔ القیس نے اس عمران کو پھانسنے اور ہلاک کرنے کے لئے جال تیار کیا تھا لیکن وہ خود اس جال میں پھنس کر ختم ہو گیا"۔ تراکوٹی نے جواب دیا۔

" کیا جال تھا۔ تفصیل بتاؤ"...... اس آدمی نے کہا تو تراکوٹی نے چنڈول کے القیس کو مشورہ دینے اور پھر سردار نجالہ کو سردار کنٹیلا کے

روپ میں ختون معبد میں رکھنے سے لے کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی القیس سے ملاقات اور پھر عمران کا سردار نجالہ کو بے ہوش کرنے اور القیس کے وہاں پہنچنے اور پھر ختم ہونے تک کی ساری تفصیل دوہرا دی۔

" کیناس بھی تو وہاں موجود تھا وہ بھی تو اپنے آقا کو بچا سکتا تھا"۔ اس آدمی نے کہا۔

" نہیں آقا۔ ختون معبد میں کیناس کی طاقتیں بھی داخل نہ ہو سکتی تھیں"...... تراکوٹی نے جواب دیا۔

" تو اب یہ عمران کہاں ہے"...... اس آدمی نے پوچھا۔

" وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے ملک واپس پہنچ چکا ہے"۔ تراکوٹی نے جواب دیا۔

" اس نے سردار کنٹیلا کے بارے میں کیا سوچا ہے"...... اس آدمی نے پوچھا۔

" وہ سردار کنٹیلا کو فنا کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہو رہا کہ وہ اسے کس طرح ہلاک کرے۔ جیسے ہی اسے معلوم ہو گیا وہ لازماً ایسا کرے گا۔ وہ ایسا آدمی ہے کہ جب فیصلہ کر لے تو اسے لازماً پورا کرتا ہے"...... تراکوٹی نے جواب دیا۔

" بڑے شیطان نے القیس کی موت کے بعد مجھے خصوصی طور پر حکم دیا ہے کہ میں اس عمران کو جس قدر جلد ممکن ہو سکے ہلاک کر دوں اور بڑے شیطان نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں اس عمران کو ہلاک

کرنے میں ناکام رہا تو مجھے جلپانی کی سزادی جائے گی اور تم جانتے ہو کہ
جلپانی کی سزا کس قدر بھیانک ہوتی ہے اس لئے میں ہر قیمت پر اس
عمران کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں اور اسی لئے میں نے تم سے ساری
تفصیل معلوم کی ہے کیونکہ القیس بہرحال مجھ سے ہزار گنا زیادہ
طاقتور تھا۔ تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے میں یہی سمجھا ہوں کہ اس
عمران کی پشت پر نہ صرف روشنی کی طاقتیں ہیں بلکہ یہ عمران بذات
خود بھی بے حد ذہین ہے اور اسے ایسے ایسے رازوں کا بھی علم ہوتا ہے یا
وہ کہیں سے یہ علم حاصل کر لیتا ہے کہ القیس جیسا آدمی اپنے بچھائے
ہوئے جال میں خود پھنس گیا۔ اس عمران نے جس طرح سردار خجالہ
کو خوشبو سے بے ہوش کر کے القیس کو ختون معبد پہنچنے اور پھر اس
کے خادم کیناس کو بھی معبد میں ساتھ لے جا کر بہت ذہانت بھرا جال
بچھایا تھا اور القیس جسے ختون معبد کے بارے میں سب کچھ معلوم
تھا۔ اس کے جال میں پھنس گیا۔ پھر اس عمران کو یہ بھی معلوم تھا کہ
القیس کو تیز خوشبو کی مدد سے بھی ختم کیا جا سکتا ہے اور اسے یہ بھی
معلوم تھا کہ ختون معبد میں نہ القیس کی کوئی طاقت اس کا ساتھ دے
سکے گی اور نہ ہی کیناس اس کی کوئی مدد کر سکے گا۔ یہ ساری باتیں یہی
ظاہر کرتی ہیں کہ عمران عام آدمی نہیں ہے اور اسے آسانی سے ہلاک
نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے تم مجھے مشورہ دو کہ مجھے اس کے خلاف کیا
کرنا چاہئے"...... اس آدمی نے کہا۔

"آقا کسیارا۔ آپ جیسے ذہین آقا کو تراکوٹی کیسے کوئی مشورہ دے

سکتا ہے البتہ میں صرف اتنا کہوں گا کہ اس عمران کے پیچھے تو روشنی کی
طاقتیں ہوں گی لیکن اس کے ساتھیوں کے پیچھے ایسا نہیں ہے البتہ
اس کا ساتھی جوزف خود پراسرار طاقتوں کا مالک ہے اور یہ طاقتیں قدیم
افریقی ساحرانہ طاقتیں ہیں لیکن اس کا دوسرا ساتھی جوانا ایکریمی حبشی
ہے۔ وہ پیشہ ور قاتل بھی رہا ہے اور روشنی کی طاقتیں کسی پیشہ ور
قاتل کے حق میں کام نہیں کر سکتیں۔ اسی طرح اس کے ساتھ آنے والا
تیسرا ساتھی جس کا نام ٹائیگر ہے وہ بھی پاکیشیا کا بدمعاش ہے اور برا
آدمی ہے۔ اس لئے روشنی کی طاقتیں اس کے حق میں بھی کام نہیں
کریں گی"...... تراکوٹی نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس عمران کی طاقت توڑنے کے لئے اس
کے ساتھیوں کا پہلے خاتمہ کر دیا جائے"...... کسیارا نے چونک کر کہا۔

"نہیں آقا۔ اس سے کوئی فائدہ نہ ہو گا بلکہ عمران سراپا انتقام بن
جائے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ نہ صرف سردار کنٹیلا بلکہ اس کے
پورے قبیلے کو فنا کرنے پر تل جائے۔ میرا مطلب تھا کہ ان دونوں
جوانا اور ٹائیگر کو اغوا کر کے سردار کنٹیلا کے قبیلے کی حدود میں قید کر
دیا جائے تو پھر اس عمران سے سودے بازی ہو سکتی ہے کہ اگر وہ اپنے
ساتھیوں کی زندگی چاہتا ہے تو وہ سردار کنٹیلا کے خلاف کام نہ کرنے کا
حلف دے اور اگر وہ نہ مانے تو پھر اس کے دوسرے ساتھیوں،
عزیزوں، رشتہ داروں کو بھی اسی طرح اغوا کیا جا سکتا ہے اور مجھے یقین
ہے کہ عمران بہرحال حلف اٹھانے پر رضامند ہو جائے گا اور اس طرح

ہمیشہ کے لئے اس سے سردار کنٹیلا کی جان چھوٹ جائے گی"۔ تراکوٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ اپنے ساتھیوں کے لئے اس حد تک چلا جائے گا"...... کسیارا نے کہا۔

"ہاں آقا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو اپنے سے زیادہ عزیز رکھتا ہے"۔ تراکوٹی نے جواب دیا۔

"تو پھر ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ اس کے ساتھیوں کو اغوا کر کے سردار کنٹیلا کے علاقے میں واقع عیوق ستارے کے معبد میں بند کر دیا جائے۔ عمران لامحالہ انہیں چھڑانے کے لئے وہاں پہنچے گا اور وہ جیسے ہی عیوق معبد میں داخل ہوگا بے بس ہو جائے گا کیونکہ وہاں روشنی کی کوئی طاقت داخل نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہاں کوئی مقدس کلام اپنا اثر دکھا سکتا ہے۔ وہاں صرف شیطان کے پیروکار ہی داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ عیوق ستارے کو اندھیرے کا ستارہ کہا جاتا ہے۔ شیطان ستارہ۔ البتہ وہاں سردار کنٹیلا اور اس کے جنات داخل ہو سکتے ہیں اور وہاں اس عمران سے وہ جی بھر کر انتقام لے سکتے ہیں۔ اس طرح یہ شخص چاہے کچھ کر لے نہ وہاں سے نکل سکے گا اور نہ زندہ بچ کر جا سکے گا"۔ کسیارا نے کہا۔

"آپ نے واقعی انتہائی ذہانت بھرا منصوبہ بنایا ہے آقا۔ یہ قابل عمل بھی ہے اور انتہائی کامیاب بھی رہے گا"...... تراکوٹی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم واپس جا سکتے ہو۔ اب میں جانوں اور یہ عمران اور اس کے ساتھی"...... کسیارا نے کہا تو تراکوٹی کا جسم دوبارہ سرخ دھوئیں میں تبدیل ہوا اور اس کے ساتھ ہی یہ دھواں معبد کے فرش میں غائب ہو گیا۔ کسیارا نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور پھر دروازے کی طرف پھونک مار دی۔ چند لمحوں بعد دروازے میں سے ایک لحیم شحیم آدمی اندر داخل ہوا اس کے جسم پر سیاہ لباس تھا۔ ماتھے پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی جس کے درمیان میں سرخ رنگ کا دائرہ تھا۔ اس کا چہرہ شعلے کی طرح سرخ تھا اور آنکھیں بھی اس طرح سرخ تھیں کہ جیسے آنکھوں میں ہزار وولٹیج کے سرخ رنگ کے بلب جل رہے ہوں۔ یہ سردار کنٹیلا تھا۔

"مجھے کیوں بلایا ہے کسیارا"...... سردار کنٹیلا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"آؤ بیٹھو سردار کنٹیلا۔ بڑے شیطان نے القیس کی موت کے بعد مجھے تمہارے دشمن کو ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے اور میں نے اسے ہلاک کرنے کا ایک ایسا منصوبہ بنا لیا ہے کہ اس عمران کی نہ صرف ہلاکت یقینی ہو جائے گی بلکہ اگر تم چاہو تو یہ کام تمہارے ہاتھوں بھی ہو سکتا ہے"...... کسیارا نے کہا۔

"اچھا۔ وہ کیسے"...... سردار کنٹیلا نے چونک کر پوچھا تو کسیارا نے اسے منصوبے کی تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی کامیاب منصوبہ ہے۔ تم واقعی ذہین ہو

کسیارا۔ بڑا شیطان تمہاری صلاحیتوں سے اس لئے واقف ہے۔ بہت خوب۔ ایک بار وہ عیوق معبد میں داخل ہو جائے۔ پھر میں اس کا ایسا حشر کروں گا کہ صدیوں تک انسان جنوں کے نام سے ہی دہشت زدہ ہوتے رہیں گے"...... سردار کنٹیلا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر انتقام لینے کی تیاری کرو۔ میں اس منصوبے پر کام شروع کر دیتا ہوں"...... کسیارا نے کہا۔

"کب تک یہ کام ہو جائے گا"...... سردار کنٹیلا نے کہا۔

"تمہیں زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑے گا"...... کسیارا نے کہا تو سردار کنٹیلا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر چلا گیا۔

عمران کو مصر سے واپس آئے ہوئے آج چوتھا روز تھا۔ اس نے اب فیصلہ کر لیا تھا کہ جب سید چراغ شاہ صاحب عمرے سے واپس آئیں گے پھر ان سے بات کر کے وہ سردار کنٹیلا والے مشن کو مکمل کرے گا کیونکہ القیس جو اس کے خلاف کام کر رہا تھا وہ ہلاک ہو چکا تھا اور کیناس نے فارو علم کے تحت اسے جنات کی حاضری اور پھر انہیں ہلاک کرنے کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا وہ عمران کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ جنات کی سرد موت کیسے ہو سکتی ہے اور پھر اصل مسئلہ سردار کنٹیلا کو علیحدگی میں بلوانا تھا اور اس کو بلوانے کے لئے انسانی خون سے پیدا ہونے والے درخت کی جڑوں کی مٹی والا مسئلہ بھی اس کے لئے لاینحل تھا۔ اسے ایسے کسی درخت کے بارے میں علم نہ تھا کہ جو خون سے پیدا ہوتا ہو اور وہ بھی انسانی خون سے۔ اس نے ویسے اپنے طور پر یہاں آ کر بابا محمد بخش حکیم سے دوبارہ ملاقات کی تھی لیکن وہ بھی

اس بارے میں کچھ نہ بتا سکے تھے۔ سردار اختاش نے بھی خود آکر اس سے ملاقات کی تھی اور اسے القیس جیسی شیطانی قوت کی ہلاکت پر مبارکباد دی تھی۔ لیکن وہ بھی ان طریقوں پر کوئی روشنی نہ ڈال سکا تھا۔ عمران نے اپنے طور پر کتابوں سے معلومات حاصل کرنے کی بھی کوشش کی تھی لیکن اسے انسانی خون سے پیدا ہونے والے درخت کے بارے میں کوئی معلومات نہ مل سکی تھیں۔ اس لئے اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ سید چراغ شاہ صاحب سے ملاقات کے بعد وہ مشن کی تکمیل کا کوئی لائحہ عمل تیار کرے گا۔ سید چراغ شاہ صاحب کی واپسی میں ابھی کچھ روز رہتے تھے۔ اس لئے وہ اطمینان سے اپنے فلیٹ میں بیٹھا کتابیں اور رسائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ اس لئے عمران نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے اپنی عادت کے مطابق کہا لیکن اس کی نظریں کتاب پر جمی ہوئی تھیں۔

"جوزف بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ جوزف بغیر کسی خاص وجہ کے فون نہ کیا کرتا تھا۔

"کیا بات ہے"...... عمران نے کتاب سے نظریں ہٹاتے ہوئے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا اور ٹائیگر کو اغوا کر لیا گیا ہے باس اور یہ کام شیطانی طاقتوں

نے کیا ہے"...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کہیں دوبارہ تو شراب پینا شروع نہیں کر دی تم نے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ آپ یہاں آجائیں۔ میں آپ پر اپنی بات ثابت کر دوں گا"...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔

"ہوا کیا ہے۔ پہلے مجھے بتاؤ تو سہی"...... عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"جوانا نے اچانک فون کر کے ٹائیگر کو رانا ہاؤس بلوایا۔ میرے پوچھنے پر اس نے کہا کہ وہ ٹائیگر سے چند باتیں کرنا چاہتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر آگیا تو جوانا ٹائیگر کو لے کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اس کا رویہ خلاف معمول اور پراسرار سا تھا لیکن میں خاموش رہا۔ جب کافی دیر تک وہ کمرے سے باہر نہ آئے تو میں اس کے کمرے میں گیا۔ کمرے کا دروازہ اندر سے بند تھا میرے کھٹکھٹانے کے باوجود دروازہ نہ کھولا گیا تو میں پریشان ہو گیا۔ پھر میں نے ماسٹر کی کی مدد سے دروازے کا لاک کھولا اور جب میں کمرے میں داخل ہوا تو کمرہ خالی تھا۔ جوانا اور ٹائیگر دونوں غائب تھے اور فرش پر سفید رنگ کے دانوں کا ایک دائرہ سا بنا ہوا تھا جس کے درمیان میں ایک موم بتی موجود تھی جو بجھی ہوئی تھی اور مجھے اس کمرے میں داخل ہوتے ہی محسوس ہو گیا کہ یہاں کوئی شیطانی کھیل کھیلا گیا ہے۔ میں نے آپ کو فون کرنے سے پہلے اپنے

طور پر معلوم کرنے کی کوشش کی تو مجھے بتایا گیا کہ ایک شیطانی طاقت کسیارا نے ان دونوں کو اپنی شیطانی طاقت کی مدد سے اغوا کیا ہے اور انہیں مصر کے صحرا میں واقع کسی شیطانی معبد میں قید کر دیا گیا ہے۔ یہ شیطانی معبد شیطانی ستارے کا معبد ہے۔ چنانچہ میں نے اب آپ کو فون کیا ہے"...... جوزف نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کسیارا۔ یہ کون ہے۔ کیا یہ بھی القیس کی طرح کوئی شیطانی مخلوق ہے یا انسان ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ جوانا اور ٹائیگر کے اس طرح اغوا نے اسے ذہنی طور پر خاصا دھچکا پہنچایا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو جو کچھ بتایا گیا ہے وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ تم اپنا خیال رکھنا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں بھونچال سا آیا ہوا تھا۔ لباس تبدیل کر کے وہ جیسے ہی ڈریسنگ روم سے باہر آیا سٹنگ روم میں موجود سردار اختاش کو دیکھ کر چونک پڑا۔ سردار اختاش عمران کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے مجبوراً آنا پڑا ہے جناب۔ ورنہ میں آپ کو اس طرح بار بار تنگ نہ کرنا چاہتا تھا"...... سلام دعا کے بعد سردار اختاش نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ آپ کی آمد سے میں تنگ نہیں ہوتا۔ تشریف

رکھیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کے دو ساتھیوں کو سردار کنٹیلا نے اغوا کرالیا ہے"...... سردار اختاش نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ہاں۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے۔ لیکن مجھے تو بتایا گیا ہے کہ یہ کام کسی شیطانی طاقت کسیارا نے کیا ہے۔ آپ سردار کنٹیلا کی بات کر رہے ہیں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کام تو واقعی بڑے شیطان کے خاص آدمی کسیارا نے کیا ہے لیکن یہ کام سردار کنٹیلا کی وجہ سے ہوا ہے اور اس وقت آپ کے دونوں ساتھی کنٹیلا قبیلے کی حدود میں واقع شیطانی معبد میں ہی قید ہیں"۔ سردار اختاش نے کہا۔

"کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہ کیا سازش ہے اور یہ کسیارا کون ہے۔ اس کے بارے میں تفصیلات"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے صرف اس کا نام سنا ہوا ہے۔ شیطان کے جناتی دائرے میں ایسے انسان بھی ہیں جو جنات کے ساتھ ہی رہتے ہیں اور جہاں جنات کی بجائے انسانوں کا کام ہوتا ہے وہاں یہ انسان ہی شیطان کا مقصد پورا کرتے ہیں۔ کسیارا بھی اس جناتی دائرے میں شیطان کا بڑا پیروکار ہے اور اس کے پاس بھی بے شمار شیطانی طاقتیں ہیں۔ اس کسیارا کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس بے شمار انتہائی طاقتور شیطانی طاقتیں ہیں اور یہ منصوبہ بندی کرنے کا ماہر سمجھا جاتا ہے۔ جس معبد میں انہیں قید کیا گیا ہے اسے عیوق ستارے کا معبد

کہا جاتا ہے۔ عیوق ستارے کو اندھیرے کا ستارہ اور شیطانی ستارہ کہا جاتا ہے۔ یہ معبد کنٹیلا قبیلے کی حدود میں ہے اس کے بڑا پجاری کا نام بھی عیوق ہے اور وہ بھی شیطان کا خاص پیروکار ہے۔ اس معبد میں روشنی کی طاقتیں نہیں جا سکتیں اور وہاں مقدس کلام بھی اثر نہیں کرے گا اور یہ سارا کھیل اس لئے کھیلا گیا ہے تاکہ آپ اپنے ساتھیوں کو چھڑانے وہاں اس معبد میں پہنچ جائیں اور پھر وہاں بے بس ہو جائیں اور سردار کنٹیلا آپ کو ہلاک کر سکے"...... سردار اختاش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ کا کیا مشورہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا مشورہ تو یہی ہے کہ آپ وہاں نہ جائیں۔ وہاں پہنچ کر آپ واقعی بے بس ہو جائیں گے۔ جہاں تک آپ کے ساتھیوں کا تعلق ہے لامحالہ وہ انہیں اس وقت تک کچھ نہیں کہیں گے جب تک آپ کا انتظار رہے گا۔ جب سید چراغ شاہ صاحب آ جائیں تو پھر وہ جیسا کہیں ویسا کر لیں کیونکہ وہ بہت عظیم شخصیت اور صاحب تصرف آدمی ہیں۔ ان کے لئے یہ شیطانی طاقتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں"۔ سردار اختاش نے کہا۔

"نہیں۔ ان کی واپسی میں ابھی کافی دن باقی ہیں اور پھر وہ بزرگ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ زیارات کی خاطر وہاں مزید ٹھہر جائیں اور تب تک میرے ساتھیوں کو کوئی نقصان پہنچ جائے۔ اس لئے مجھے فوری طور پر انہیں ان شیطانی طاقتوں سے آزاد کرانا ہے"...... عمران نے

کہا۔

"اگر آپ حکم دیں تو میں سید چراغ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضری دے آؤں اور ان سے بات کر آؤں لیکن میں آپ کے حکم پر ہی جاؤں گا کیونکہ وہ بے حد جلالی بزرگ ہیں۔ وہ اگر مجھ سے ناراض ہو گئے تو میں کہیں کا نہ رہوں گا اور وہ اپنی عبادت کے دوران کسی قسم کی مداخلت پسند نہیں کرتے"...... سردار اختاش نے کہا۔

"آپ ضرور جائیں یہ میرے ساتھیوں کا مسئلہ ہے۔ میرے لئے ایک ایک لمحہ قیمتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... سردار اختاش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کی واپسی کب تک ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ان سے بات چیت میں جو دیر ہو گی وہ ہو گی۔ آنے جانے میں تو دیر نہیں ہو گی"...... سردار اختاش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو سردار اختاش نے سلام کیا اور کمرے کے دروازے سے باہر چلے گئے لیکن نہ دروازہ کھلنے کی اور نہ ہی دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ سردار اختاش اصل روپ میں غائب ہو گئے ہوں گے۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کمرے میں بے چینی سے ٹہلنے لگا۔ وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ جوانا اور ٹائیگر کو کس طرح وہاں سے رہا کرایا جائے لیکن کوئی ترکیب اسے سمجھ نہ آ رہی تھی۔ پھر اسے ٹہلتے ہوئے ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اچانک کمرے میں

سردار اختاش کے سلام کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ سردار اختاش دروازے سے اندر داخل ہو رہے تھے۔

"آپ آگئے۔ کیا ہوا"...... عمران نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"تشریف رکھیں۔ میں بتاتا ہوں۔ تفصیلی بات ہوئی ہے"۔ سردار اختاش نے کہا تو عمران کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ سردار اختاش بھی اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"شاہ صاحب کو تمام باتوں کا علم تھا۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ عمران نے جس ذہانت سے القیس کی سازش کو اس پر الٹا ہے وہ قابل داد ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اسی لئے انہوں نے عمران کی یہ ڈیوٹی لگائی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں کو چھڑانے ضرور جائے۔ وہاں وہ واقعی پھنس جائے گا لیکن شاہ صاحب کا کہنا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ عمران اپنی ذہانت سے یہ کام کر لے گا۔ انہوں نے یہ پیغام بھی دیا ہے کہ سردار جن کو فنا کرنے کا جو طریقہ عمران کو کیناس نے بتایا ہے وہ غلط ہے البتہ انہوں نے کہا ہے کہ شیطان کے پیروکار کا سردار جن یا کوئی عام جن جب وہ انسانی شکل میں سامنے آئے گا تو پھر اس کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک کیا جا سکتا ہے۔ اسے باندھا جا سکتا ہے۔ انسانوں کی طرح ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ جب کوئی جن انسان کی شکل میں باندھ دیا جائے تو پھر وہ اپنی اصل شکل میں اس وقت تک واپس نہیں جا سکتا جب تک اسے کھولا نہ جائے یا وہ خود ہی اپنی طاقت سے بندش کو نہ توڑ

لے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا ہے کہ انسانی خون سے پیدا ہونے والے درخت کو پاکیشیا اور کافرستان میں ڈھاک کا درخت کہا جاتا ہے۔ یہ درخت پاکیشیا اور کافرستان میں ہر اس جگہ پیدا ہوتا ہے جہاں قدیم دور میں انسانوں کے درمیان خوفناک جنگیں ہوتی رہی ہیں۔ جس زمین میں انسانی خون جذب ہو گا وہاں یہ درخت خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ عمران سے کہہ دینا کہ یہ وہی ڈھاک کا درخت ہے جس کے بارے میں محاورہ مشہور ہے ڈھاک کے تین پات"...... سردار اختاش نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران حیرت بھرے انداز میں یہ سب سنتا رہا۔

"ڈھاک تو بڑا مشہور درخت ہے لیکن اس کی یہ عجیب خصوصیت پہلی بار میرے سامنے آئی ہے۔ حیرت ہے کہ شاہ صاحب اس بارے میں اتنا کچھ جانتے ہیں۔ البتہ شاہ صاحب نے کہا ہے کہ انسانی روپ میں موجود جن کو انسانوں کی طرح ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ یہ واقعی عجیب بات ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے۔ آپ بھی تو جن ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ شاہ صاحب کی بات حرف آخر ہوتی ہے۔ گو مجھے اس کا تجربہ نہیں ہوا اور نہ ہی کبھی ایسا واقعہ پیش آیا ہے لیکن مجھے مکمل یقین ہے کہ جیسا شاہ صاحب نے فرمایا ہے ویسے ہی ہو گا"۔ سردار اختاش نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا تو ابھی تجربہ ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو رسی سے باندھ دیتا

ہوں۔ آپ خود ہی دیکھ لیں کہ کیا آپ اپنے اصل روپ میں جا سکتے ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ تجربہ کرنا چاہیں تو کر لیں۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ جیسے شاہ صاحب نے فرمایا ہے ویسے ہی ہوگا"...... سردار اختاش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ذرا وہمی سا آدمی ہوں۔ اس لئے میں تجربہ کرنا چاہتا ہوں اور ہو سکتا ہے کہ وہاں اس تجربے پر میری زندگی کا انحصار ہو جائے۔ اس لئے آپ جو حقیقت ہو وہ بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ تجربہ کر لیں۔ میں مسلمان ہوں۔ آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گا"...... سردار اختاش نے کہا تو عمران اٹھا اور سپیشل روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں سے رسی کا بنڈل اٹھایا اور واپس آکر اس نے رسی کی مدد سے سردار اختاش کو کرسی کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا۔

"اب آپ اپنے اصل روپ میں جانے کی کوشش کریں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ باہر چلے جائیں"...... سردار اختاش نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آجائیں"...... کافی دیر بعد سردار اختاش کی آواز سنائی دی تو عمران واپس کمرے میں داخل ہوا۔ سردار اختاش ویسے ہی کرسی سے بندھا ہوا تھا موجود تھا۔

"شاہ صاحب کی بات درست ثابت ہوئی ہے۔ میں نے بے حد کوشش کی ہے کہ میں اسی حالت میں اصل روپ میں تبدیل ہو جاؤں لیکن میری کوشش کامیاب نہیں ہو سکی۔ البتہ یہ رسی مضبوط نہیں ہے۔ اسے میں اپنی طاقت سے توڑ سکتا ہوں"...... سردار اختاش نے کہا۔

"عجیب اور انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے۔ اس صورت میں تو اگر شاہ صاحب سے پہلے ملاقات ہو جاتی تو میں بہت سی پریشانیوں سے بچ جاتا"...... عمران نے رسی کی بندشیں کھولتے ہوئے کہا۔

"شاہ صاحب بہت بڑے بزرگ ہیں۔ وہ جھوٹ بول ہی نہیں سکتے"...... سردار اختاش نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اب مجھے اجازت ہے"...... سردار اختاش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آپ کا شکریہ۔ آپ نے واقعی یہ اہم کام کیا ہے۔ اب انشاء اللہ میں اپنے ساتھیوں کو بھی چھڑوا لوں گا اور اس سردار کنٹیلا کا بھی خاتمہ کر کے ہی واپس آؤں گا"...... عمران نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"خدا آپ کو کامیاب کرے۔ خدا حافظ"...... سردار اختاش نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔

کیسارا کمرے کے درمیان فرش پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کا جسم کسی پنڈولم کی طرح جھول رہا تھا۔ وہ اس وقت عیوق معبد کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے جسم نے جھولنا بند کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور سردار کنٹیلا اندر داخل ہوا۔

"عمران ایک ساتھی کے ساتھ آرہا ہے کیسارا"...... سردار کنٹیلا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ابھی اسے دیکھا ہے اور سردار کنٹیلا۔ میں نے اور بھی بہت کچھ دیکھ لیا ہے"...... کیسارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سردار کنٹیلا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"کیا دیکھا ہے تم نے"...... سردار کنٹیلا نے پوچھا۔

"میری طاقتوں نے عمران کے ذہن کو پڑھ کر مجھے بتایا ہے سردار کنٹیلا کہ عمران کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس کے ساتھیوں کو میں نے اغوا کرایا ہے اور اس کے ساتھی اس وقت مصر کے صحرا میں واقع عیوق ستارے کے معبد میں قید ہیں اور یہ بھی اسے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ معبد سردار کنٹیلا کے قبیلے کی حدود میں ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ عیوق ستارے کے معبد میں نہ ہی روشنی کی کوئی طاقت اس کی مدد کر سکے گی اور نہ ہی مقدس کلام اپنا اثر دکھا سکے گا لیکن اس کے باوجود وہ اپنے ساتھیوں کو چھڑوانے آرہا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ وہ اپنی ذہانت سے نہ صرف اپنے ساتھیوں کو چھڑوا لے گا بلکہ اپنی حفاظت بھی کر سکے گا"...... کیسارا نے کہا۔

"کیا وہ واقعی ایسا کر لے گا"...... سردار کنٹیلا نے کہا تو کیسارا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم احمق تو نہیں ہو گئے۔ اس کی ذہانت میرے شیطانی حربوں اور تمہاری طاقت کا کیسے مقابلہ کر سکتی ہے۔ وہ یہاں ہلاک ہونے کے لئے آرہا ہے۔ یقیناً موت اسے یہاں کھینچ کر لا رہی ہے"...... کیسارا نے کہا۔

"وہ یہاں پہنچے گا کیسے۔ کیا اسے اس معبد کے محل وقوع کا علم ہے"...... سردار کنٹیلا نے کہا۔

"نہیں۔ اس بات کا اسے علم نہیں ہے۔ وہ قاہرہ پہنچ کر اس بارے معلومات حاصل کرے گا اور اس کا میں نے انتظام کر دیا ہے۔ بے فکر

رہو۔ وہ اپنے ساتھی سمیت یہاں پہنچ جائے گا۔ اب تم بتاؤ کہ تم اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتے ہو"...... کسیارا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"میں اسے عبرتناک موت مارنا چاہتا ہوں"...... سردار کنٹیلا نے کہا۔

"کیسے"...... کسیارا نے پوچھا۔

"میں اس کے جسم کو شدید زخمی کر کے اسے پہلے اپنے قبیلے میں پھراؤں گا۔ میرے قبیلے والے شیطان کے اس دشمن پر تھوکیں گے۔ پھر میں اسے زندہ آگ میں جلاؤں گا"...... سردار کنٹیلا نے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ تم اپنے قبیلے والوں کو سمجھانا چاہتے ہو کہ تم کتنے طاقتور ہو۔ لیکن اس کا ایک طریقہ اور بھی ہے کہ تم سارے قبیلے کو ایک جگہ اکٹھا کرو۔ پھر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو باندھ کر وہاں لے جایا جائے اور اس کے بعد تمام قبیلے والے باری باری اس کے جسم پر زخم لگاتے رہیں۔ یہاں تک کہ وہ مر جائے اور پھر اس کی لاش کو جلا کر راکھ کر دیا جائے"...... کسیارا نے کہا۔

"نہیں۔ میں اس کی چیخیں سننا چاہتا ہوں۔ میں اسے اپنے پیروں پر جھکتا دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھ سے رحم کی بھیک مانگے اور پھر میں اسے سب کے سامنے عبرت ناک موت سے دوچار کروں"...... سردار کنٹیلا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا۔ لیکن ایک بات

بتا دوں۔ وہ جب تک اس معبد میں رہے گا، بے بس رہے گا لیکن جیسے ہی تم نے اسے اس معبد سے باہر نکالا تو روشنی کی طاقتیں اس کی مدد کو آجائیں گی اور اس کے ساتھ ہی مقدس کلام کی مدد بھی وہ حاصل کر لے گا"...... کسیارا نے کہا تو سردار کنٹیلا بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے تو اس کا خیال ہی نہ رہا تھا۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ پھر تو اس کے ساتھ سب کچھ اس معبد میں ہی کرنا ہو گا"۔ سردار کنٹیلا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ایک بات اور بتا دوں۔ تم اسے فوراً ہلاک نہ کر سکو گے کیونکہ بڑے شیطان سے میری بات ہوئی ہے اس نے حکم دیا ہے کہ پہلے کوشش کی جائے کہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو شیطان کا پیروکار بنایا جائے۔ اگر وہ انکار کریں تب ان سے جو سلوک ہم چاہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے پہلے میں اس سے بات کروں گا۔ پھر جب میں تمہیں اشارہ کروں تب تم اس کے ساتھ جو سلوک چاہے کرنا"...... کسیارا نے کہا۔

"ایسا نہ ہو کہ الٹا وہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا دے"...... سردار کنٹیلا نے کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ تم بے فکر رہو۔ وہ یہاں حقیر کیچوے سے بھی زیادہ بے بس ہو گا"...... کسیارا نے کہا تو سردار کنٹیلا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

لق و دق صحرا میں ایک جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ پر عمران اور عقبی سیٹ پر جوزف موجود تھا۔ نوجوان کا نام آصف تھا۔ اس کا تعلق ایک سیاحتی کمپنی سے تھا۔ عمران جوزف کے ساتھ طیارے کے ذریعے قاہرہ پہنچا تھا اور پھر اس نے عیوق ستارے کے معبد کی تلاش کے لئے ایک سیاحتی کمپنی سے رابطہ کیا تھا اور پھر اس سیاحتی کمپنی نے اپنے ذرائع سے اس معبد کے بارے میں تفصیلات حاصل کی تھیں اور پھر اس کے بعد انہوں نے عمران کو آصف سے ملایا جو اس معبد کو کئی بار دیکھ چکا تھا۔ چنانچہ اب عمران آصف کے ساتھ اس معبد کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"یہ معبد کتنا بڑا ہے آصف"...... عمران نے آصف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کافی بڑا اور قدیم معبد ہے جناب"...... آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم معبد کے اندر کبھی گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں کئی بار گیا ہوں۔ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ مشہور ماہر آثار قدیمہ سر شہاب کے ساتھ میں وہاں گیا ہوں۔ انہوں نے اس معبد پر ریسرچ کی تھی۔ اسی لئے تو میں اس معبد کو جانتا ہوں ورنہ شاید نہ جان سکتا۔ کیونکہ یہ معبد صحرا کے تقریباً درمیان میں ہے اور وہاں تک پہنچنا ہی عام حالات میں ناممکن ہو جاتا ہے"...... آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کوئی پجاری بھی ہوتا ہے یا معبد خالی ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جتنی بار ہم گئے ہیں وہ خالی ہی ملا تھا۔ ویسے بھی وہاں کون رہ سکتا ہے۔ نہ پانی نہ کھانا نہ راستہ نہ حفاظت نہ کوئی سامان"...... آصف نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد وہ ریت کے ٹیلوں کے درمیان بنے ہوئے ایک قدیم اور خاصے بڑے معبد تک پہنچ گئے۔

"یہ ہے جناب عیوق ستارے کا معبد"...... آصف نے جیپ روکتے ہوئے کہا۔ معبد کے اوپر باقاعدہ لکڑی سے ایک ستارہ بنا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم واپس جا سکتے ہو۔ کیونکہ ہم نے یہاں کچھ دن رہنا ہے تاکہ اس پر کتاب لکھی جا سکے"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا اور جیپ سے اتر گیا۔ جوزف بھی خاموشی سے نیچے اترا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ میں سے سیاہ رنگ کا ایک تھیلا اٹھا کر اپنی پشت پر لاد لیا۔

"اگر آپ حکم دیں تو میں کچھ دنوں بعد آپ کو لینے واپس آجاؤں"۔ آصف نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ ہم خود ہی تمہاری کمپنی کو اطلاع دے دیں گے۔ ہماری ان سے تفصیلی بات چیت ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا تو آصف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیپ موڑ کر وہ واپس چلا گیا۔

"آو جوزف"...... عمران نے کہا اور معبد کی طرف بڑھ گیا۔

"باس۔ یہ شیطانی معبد ہے"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ عیوق ستارے کو اندھیرے کا ستارہ اور شیطانی ستارہ بھی کہا جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ اس لکڑی کے دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جوزف بھی اندر داخل ہوا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کی دیواروں پر ہر طرف ستاروں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں البتہ ایک دیوار پر سینگ دار شیطان کی تصویر بھی موجود تھی، لیکن کمرہ خالی تھا البتہ ایک دیوار میں ایک اور دروازہ بھی موجود تھا۔ عمران جب اس کمرے میں داخل ہوا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کمرے کے درمیان جوانا اور ٹائیگر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"یہ تو جوانا اور ٹائیگر ہیں"...... جوزف نے عمران کے پیچھے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ ہم درست جگہ پہنچ گئے ہیں"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے قدم آگے بڑھائے ہی تھے کہ اچانک کمرے میں ایک خوفناک چیخ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جیسے کوئی سیاہ پرندہ پھڑپھڑاتا ہوا کمرے کی چھت سے اڑتا ہوا عمران اور جوزف پر جھپٹا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اپنے آپ کو اس پرندے کے حملے سے بچانا چاہا لیکن جس طرح کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اس طرح اچانک اس کا ذہن بھی بند سا ہو گیا اور اس کے تمام احساسات یکلخت ہی جیسے منجمد سے ہو کر رہ گئے۔ اس کے ذہن پر سیاہ پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔ پھر اس سیاہی میں آہستہ آہستہ روشنی نمودار ہونے لگ گئی تو عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ قدرے ہوش میں آتے ہی عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر گھوما اور اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو اس سیاہ پرندے سے بچانے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم حرکت نہ کر سکا تو اس کے ذہن نے جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے دونوں ہاتھ اس کے سر کے اوپر دیوار میں نصب ایک کنڈے میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس کنڈے سے ایک زنجیر نکل کر اس کے جسم کے گرد لپٹی ہوئی پیروں کے پاس دیوار میں نصب ایک اور کنڈے سے منسلک تھی۔ اس نے نظریں ادھر ادھر گھمائیں تو اس کے

ساتھ ہی جوزف اور اس کے ساتھ جوانا اور ٹائیگر بھی اسی طرح
زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور ان سب کی جسمانی کیفیت
بتا رہی تھیں کہ وہ ہوش میں آرہے ہیں۔ یہ وہ کمرہ نہ تھا جہاں عمران
بے ہوش ہوا تھا بلکہ یہ اس سے بڑا کمرہ تھا اور اس کمرے کے درمیان
میں ایک چبوترہ سا بنا ہوا تھا، اور اس چبوترے کا ڈیزائن اس طرح تھا
جیسے اسے قدیم دور میں قربان گاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو۔ چند
لمحوں بعد جوزف کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ باس۔ یہ کیا ہو گیا"...... جوزف کہہ رہا تھا۔

"ہمیں باندھ دیا گیا ہے اور کیا ہو گیا ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی انگلیاں کنڈے پر رینگ رہی
تھیں کیونکہ جس انداز میں اس کی کلائیاں اور زنجیریں کنڈے سے
بندھی ہوئی تھیں۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کنڈا کسی ہک سے کھلتا
اور بند ہوتا ہو گا۔

"ماسٹر۔ ماسٹر آپ۔ اوہ۔ یہ جگہ۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ کیا
مطلب"...... چند لمحوں بعد جوانا کی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی
اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، ٹائیگر نے بھی ہوش
میں آتے ہی یہی بات کی۔

"جوانا تمہیں اور ٹائیگر کو شیطانی قوتوں نے پاکیشیا سے اغوا کیا اور
یہاں مصر کے صحرا کے اس شیطانی معبد میں قید کر دیا، تم مسلسل
بے ہوش رہے ہو۔ میں جوزف کے ساتھ تمہیں یہاں سے رہائی دلانے

آیا تھا کہ مجھے اور جوزف کو بھی بے ہوش کر دیا گیا اور اب ہم سب کو
اکٹھے ہی ہوش آرہا ہے"...... عمران نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی
انگلیوں نے وہ ہک تلاش کر لیا تو اس کے چہرے پر مزید اطمینان پھیل
گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا اور کس نے کیا ہے"...... جوانا نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے کمرے کے ایک کونے میں
موجود دروازہ کھلا اور اس میں سے دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں
سے ایک کے سر کے بال چھوٹے چھوٹے اور کانٹوں کی طرح اوپر کو
اٹھے ہوئے تھے جبکہ دوسرے کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ جن قبیلے
کنٹیلا کا سردار کنٹیلا ہے کیونکہ وہ پہلے ختون معبد میں سردار نجالہ کو
اس روپ میں دیکھ چکا تھا۔

"تمہیں ہوش آگیا عمران"...... اس چھوٹے اور کانٹے دار بالوں
والے آدمی نے انتہائی مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا پورا نام لو"...... عمران نے ایک خیال کے تحت کہا۔

"نہیں۔ ہم تمہارا پورا نام نہیں لے سکتے ورنہ ہم جل کر راکھ ہو
جائیں گے اس لئے صرف عمران ہی کہہ سکتے ہیں۔ میرا نام کسیارا ہے۔
تم نے القیس کو ہلاک کر دیا تھا لیکن اب دیکھو کسیارا نے تمہیں یہاں
بلا کر کیسے بے بس کر دیا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم یہاں داخل ہونے
سے پہلے مقدس کلام کو پڑھ پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکتے رہے ہو۔ لیکن
یہاں داخل ہونے کے بعد مقدس کلام تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا

سکتا۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم اپنے ساتھ اسلحہ وغیرہ بھی لے آئے
ہو۔ لیکن یہاں نہ تمہارا اسلحہ کام کر سکتا ہے اور نہ کوئی اور چیز۔ اب
تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا جو حشر ہو گا۔ اس سے دنیا عبرت حاصل
کرے گی۔ یہ میرے ساتھ سردار کنٹیلا ہے جس کے خلاف تم اخنوخ
کے گھوکے سرپنچ سردار اختاش کے کہنے پر کام کر رہے تھے۔ تمہاری پشت
پر روشنی کی طاقتیں تھیں اور تم خود بھی روشنی کے نمائندے تھے۔ اس
لئے شیطان کا کوئی پیروکار تم پر ہاتھ ڈالتے ہوئے ڈرتا تھا لیکن تم دیکھ لو
کہ کسیارا نے تمہیں کیسے بے بس کر دیا ہے۔ اب تمہارے ذہن میں
نہ ہی مقدس کلام آئے گا اور نہ تم اسے پڑھ سکو گے۔ اب تم اپنے
عبرتناک انجام کے لئے تیار ہو جاؤ"...... کسیارا نے بڑے فاخرانہ لہجے
میں بات کرتے ہوئے کہا جبکہ سردار کنٹیلا خاموش رہا تھا۔
"کیا تم انسان ہو یا جن"...... عمران نے کسیارا سے پوچھا۔
"میں انسان ہوں البتہ سردار کنٹیلا جن ہے اور یہ معبد جس میں
تم موجود ہو۔ کنٹیلا قبیلے کی حدود میں ہے"...... کسیارا نے کہا۔
"لیکن مجھے تو یہاں آتے ہوئے راستے میں کوئی جن یا انسان دکھائی
نہیں دیا"...... عمران نے کہا تو کسیارا بے اختیار ہنس پڑا۔
"جن اس وقت تک انسانوں کو نظر نہیں آسکتے جب تک وہ انسانی
روپ نہ دھار لیں اور جنات اپنی مرضی سے انسانی روپ دھار سکتے
ہیں۔ کوئی انہیں مجبور نہیں کر سکتا یا پھر سردار کے حکم پر ایسا کیا جاتا
ہے"...... کسیارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو نظر نہ آئیں لیکن ہماری جیپ تو کسی نہ کسی سے ٹکرا سکتی
تھی"...... عمران نے کہا۔
"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ ہوائی مخلوق ہوتی ہے۔ اصل روپ
میں ان کا وجود انسانوں کی طرح ٹھوس نہیں ہوتا۔ لیکن تم یہ سب
باتیں کیوں کر رہے ہو"...... کسیارا نے کہا۔
"میں صرف اپنے تجسس کی وجہ سے پوچھ رہا ہوں۔ تم یہ بتاؤ کہ
اب تم کیا چاہتے ہو۔ ہم تو صرف اپنے ساتھیوں کو رہا کرانے آئے تھے
ہمارا مقصد تم سے لڑنا نہیں تھا"...... عمران نے کہا۔
"یہی تو ہمارا منصوبہ تھا۔ ہم تمہیں یہاں اس معبد میں لے آنا
چاہتے تھے تاکہ روشنی کی طاقتیں اور مقدس کلام تمہاری مدد نہ کر
سکیں اور ہم تمہیں ہلاک کر دیں لیکن تمہیں ہلاک ہونے سے پہلے
عبرتناک سزا سے گزرنا پڑے گا تاکہ دوسرے انسانوں کو سبق حاصل
ہو سکے۔ البتہ میں بڑے شیطان کے حکم پر تمہیں بتا رہا ہوں کہ اگر تم
چاہو تو اپنا ایمان اور روح شیطان کے حوالے کر دو۔ اس طرح نہ صرف
تمہاری زندگی بچ جائے گی بلکہ تم جو مانگو گے تمہیں مل جائے گا"۔
کسیارا نے کہا۔
"میں ایک ہزار بار تم پر اور تمہارے شیطان پر لعنت بھیجتا ہوں
سمجھے۔ آئندہ یہ بات میرے سامنے نہ کرنا"...... عمران نے یکلخت انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا۔
"میں نے صرف حکم کی تعمیل کرنی تھی وہ کر دی۔ ویسے مجھے پہلے ہی

یقین تھا کہ تم انکار کر دو گے۔ اب بھگتو"...... کسیارا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"سردار کنٹیلا۔ تمہارا مجرم اب تمہارے حوالے ہے۔ جو چاہو اس کے ساتھ سلوک کرو"...... کسیارا نے سردار کنٹیلا سے کہا۔

"ایک منٹ۔ پہلے مجھے سردار کنٹیلا سے براہ راست بات کرنے دو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا"...... سردار کنٹیلا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کہاں جا رہا ہے"...... عمران نے چونک کر کسیارا سے پوچھا۔

"تمہیں عبرتناک سزا دینے کا بندوبست کرنے"...... کسیارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسا بندوبست"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"...... کسیارا نے کہا تو اسی لمحے سردار کنٹیلا واپس اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بہت لمبا سا خار دار کوڑا تھا۔

"میں پہلے تمہارے جسم کی بوٹیاں اڑاؤں گا۔ پھر تمہیں آگ میں زندہ جلاؤں گا"...... سردار کنٹیلا نے کوڑے کو ہوا میں پٹختے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتا دو کہ جب تم انسانی روپ میں ہوتے ہو تو تمہاری سوچ جنوں کی طرح ہوتی ہے یا انسانوں کی طرح"۔ عمران نے کہا۔

"جب ہم انسانی روپ میں ہوتے ہیں تو ہماری سوچ بھی انسانوں جیسی ہو جاتی ہے"...... سردار کنٹیلا نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا کوڑے والا ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ عمران نے کنڈے کا ہک کھینچ لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی زنجیر چھن چھن کرتی نیچے زمین پر گری اور اس کے دونوں ہاتھ بھی آزاد ہو گئے۔ یہ اس قدر اچانک اور غیر متوقع طور پر ہوا تھا کہ سردار کنٹیلا کا ہاتھ ہوا میں ہی رکا رہا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔ کسیارا بھی حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ باہر آیا اور ایک کیپسول فرش پر گر کر پھٹا۔ عمران نے سانس روک لیا تھا۔ دوسرے لمحے عمران کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات پھیل گئے کیونکہ کیپسول ٹوٹتے ہی کسیارا اور سردار کنٹیلا دونوں ہی لہرا کر نیچے گرے تھے اور ساکت ہو گئے تھے۔ عمران سانس روکے کھڑا ہوا تھا اس نے گردن گھما کر دیکھا تو اس کے ساتھیوں کی گردنیں بھی ڈھلک چکی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ انہیں بھی بروقت اس ایکشن کا احساس نہیں ہو سکا اور فوری طور پر سانس نہ روک سکے تھے۔ ویسے عمران اپنے ساتھ جو گیس لے آیا تھا وہ انتہائی زود اثر تھی۔ اس کا خیال تھا کہ چونکہ جنات انسانوں کی نسبت جسمانی طور پر زیادہ طاقتور ہوتے ہیں اس لئے شاید انہیں زیادہ طاقتور گیس کی ضرورت پڑے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں یہ خدشہ بھی موجود تھا کہ شاید یہ جنات گیس سے بے ہوش نہ ہوتے ہوں۔ گو

سردار اختاش، نے سید چراغ شاہ صاحب کا پیغام دیا تھا کہ جنات
انسانوں کے روپ میں انسان ہی ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ وہ سب
کچھ ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے جو انسانوں کے ساتھ ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے۔
اس لئے اس نے انتہائی زور اثر دوا ساتھ لی تھی۔ زنجیروں کی بندش سے
وہ آزاد ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے آگے بڑھا تاکہ سردار کنٹیلا کو اٹھا
کر زنجیروں میں جکڑے کہ اچانک معبد کی چھت سے ایک بار پھر
پھڑپھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے سایہ عمران پر جھپٹا۔ لیکن
اس بار عمران ہوشیار تھا۔ اس نے تیزی سے غوطہ مارا لیکن کوئی سیاہ
چیز اس کے چہرے سے چمٹ گئی تھی۔ عمران نے لاشعوری طور پر
سانس روک لیا تھا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ سے چہرے پر موجود اس
سائے کو پکڑنا چاہا۔ جیسے ہی اس کا ہاتھ چہرے کی طرف گیا۔ ایک بار
پھر پھڑپھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور عمران کا چہرہ صاف ہو گیا لیکن اس
کے باوجود عمران کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا ذہن چکرا رہا ہے۔ اس
نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن باوجود شدید جدوجہد کے
وہ اپنے آپ کو جب سنبھال نہ سکا تو اس نے کوشش کر کے اپنے ذہن
کو بلینک کرنا شروع کر دیا۔ ایسا کرنے سے اس کا چکراتا ہوا ذہن یکجا
ہونا شروع ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد جب اس کا ذہن یکجا ہو گیا تو اس
نے آنکھیں کھول دیں۔ اب وہ اپنے ذہن پر قابو پا چکا تھا لیکن جیسے ہی
اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ سردار کنٹیلا کا جسم
ہوا میں اڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کے جسم کا انداز

ایسا تھا جیسے اسے چار آدمی اٹھا کر لے جا رہے ہوں۔ عمران ابھی یہ دیکھ
رہا تھا کہ سردار کنٹیلا کا جسم غائب ہو گیا۔ عمران یکلخت چونک کر اس
کے پیچھے بھاگا لیکن اس کا جسم غائب ہو چکا تھا۔ عمران نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔ اس نے ضروری اسلحہ اور بے ہوش کر دینے
والی گیس اور ہوش میں لانے والی اینٹی گیس کی شیشی سب کچھ پہلے ہی
جیب میں رکھا ہوا تھا اور کسیارا اور سردار کنٹیلا دونوں نے اسے بے
ہوش کرنے کے بعد باندھتے وقت یہ چیزیں چیک کرنے یا نکالنے کی
ضرورت ہی محسوس نہ کی تھی۔ اس لئے یہ سارا سامان اس کی جیبوں
میں ہی تھا۔ اس نے جیب سے اینٹی گیس کی شیشی نکالی اور اس کا دہانہ
سب سے پہلے جوانا کی ناک سے لگایا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی
اور پھر اسے جوزف کی ناک سے لگا دیا۔ پھر اس نے یہی کارروائی ٹائیگر
کے ساتھ دوہرائی اور پھر شیشی کو بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔
چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے جوانا، جوزف اور ٹائیگر تینوں ہوش
میں آگئے تو عمران نے انہیں سارے واقعات بتانے کے ساتھ ساتھ
ان کی بندشیں بھی کھولنا شروع کر دیں۔

"باس۔ تو کیا جن بھی اس گیس سے بے ہوش ہو جاتے ہیں"۔
ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جب وہ انسان کے روپ میں ہوں۔ یہاں کوئی ایسی
طاقت ہے جو مجھے بے ہوش کر دیتی ہے لیکن اس بار اس کا داؤ پوری
طرح نہیں چلا البتہ شاید سردار کنٹیلا کے جن آکر اسے اٹھا کر لے گئے

ہیں۔اس طرح سردار کنٹیلا ہاتھ سے نکل گیا ہے ورنہ میں اسے گولیوں
سے اڑا کر مشن ابھی مکمل کر لیتا۔ بہرحال اب اس کسیارا کو اٹھا کر
دیوار سے باندھ دو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔
" باس۔یہ شیطان کا پیروکار ہے اور ہم شیطانی معبد میں ہیں اس لئے
اسے جیسے ہی ہوش آیا۔یہ شیطانی قوتوں کو بلالے گا"...... جوزف نے
کہا تو عمران چونک پڑا۔
" اوہ۔واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ پھر کیا کیا
جائے"...... عمران نے کہا۔
" ماسٹر۔اسے گولی مار دو۔یہ تو بہرحال انسان ہے۔اس کا تو خاتمہ
ہو جائے گا۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... جوانا نے کہا تو عمران نے
اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل
نکال لیا۔
" باس۔اس کی مدد سے ہم سردار کنٹیلا کو دوبارہ حاصل کر سکتے
ہیں"...... اچانک ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔
" کیا مطلب۔وہ کیسے"...... عمران نے کہا۔
" باس۔میں نے جو سوچا ہے اس کے مطابق جب تک سردار کنٹیلا
جن ہوش میں نہیں آئے گا۔اس وقت تک وہ اپنے اصل روپ میں نہ
آسکے گا اور چونکہ اسے گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے اس لئے وہ اب خود
ہوش میں نہ آسکے گا۔اس لئے لامحالہ کنٹیلا قبیلے کے دوسرے جن اپنے
سردار کے لئے آپ کے پاس آئیں گے یا پھر اس آدمی سے رابطہ کریں

گے۔ایسی صورت میں کوئی سودے بازی ہو سکتی ہے ورنہ یہ مخلوق
یہاں نجانے ہمارے ساتھ کیا سلوک کرے۔ہم شیطانی معبد میں
ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
" لیکن تم نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا کہ جب تک سردار کنٹیلا ہوش
میں نہ آئے گا وہ اپنے اصل روپ میں نہیں جا سکتا"...... عمران نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" آپ نے خود ہی بتایا ہے کہ سردار کنٹیلا کے بے ہوش جسم کو
نامعلوم جن اٹھا کر لے گئے ہیں۔اگر وہ بے ہوشی کے باوجود اپنے اصل
روپ میں جا سکتا تو اسے لے جانے والے جن اسے انسانی روپ میں
اٹھا کر نہ لے جاتے"...... ٹائیگر نے کہا۔
" اوہ۔ہاں۔ویری گڈ۔میرے ذہن کو نجانے کیا ہو گیا ہے کہ مجھے
کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا۔لیکن جوانا کی بات بھی سچ ہے یہ شخص ہوش میں
آتے ہی اپنی شیطانی طاقتوں کو بلالے گا۔ پھر کیا کیا جائے"...... عمران
نے کہا۔
" باس۔اس کا طریقہ میں بتاتا ہوں۔آپ اس کے منہ پر سیاہ تسمہ
باندھ دیں۔ پھر یہ شیطانی طاقتوں کو نہ بلا سکے گا اور باتیں بھی کرتا
رہے گا"...... جوزف نے کہا۔
" منہ پر سیاہ تسمہ۔تمہارا مطلب ہے کہ اس کے دونوں ہونٹوں
کے درمیان"...... عمران نے کہا۔
" ہاں"...... جوزف نے کہا تو عمران کو بھی یاد آگیا کہ ایک بار پہلے

بھی بلیک پاور والے مشن میں جوزف نے اسی طرح ایک شیطانی طاقت کو بے بس کر دیا تھا۔

" ٹھیک ہے۔ چلو جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو جوزف نے جھک کر اپنے فل بوٹ کا تسمہ کھولا اور پھر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے کسیارا کے منہ پر تسمہ باندھ دیا۔

" اب اسے زنجیروں میں جکڑ دو"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا نے مل کر اسے زنجیروں سے اسی انداز میں جکڑ دیا جیسے وہ پہلے خود جکڑے ہوئے تھے۔

" اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ہاتھ میں موجود انٹی گیس کی شیشی جوانا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو جوانا نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور پھر اس کا دہانہ کسیارا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے شیشی لے کر اپنی جیب میں ڈال لی۔ اسی لمحے کسیارا کو ہوش آنا شروع ہو گیا اور پھر اس نے عجیب سے انداز میں کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"...... کسیارا کے منہ سے عجیب سے انداز میں الفاظ نکلے کیونکہ اس کے ہونٹوں کے درمیان سیاہ تسمہ بندھا ہوا تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح بول نہ پا رہا تھا۔

" اب بتاؤ کسیارا۔ تمہیں کیا سزا دی جائے"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو کسیارا کے بندھے ہوئے جسم کو جھٹکا سا لگا۔

" یہ...... یہ کیا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میں بندھا ہوا ہوں۔ مگر۔ مگر"۔ کسیارا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خاموش ہو کر کچھ پڑھنا شروع کر دیا لیکن چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ میری طاقتیں۔ یہ میں...." کسیارا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اب نہ تم کوئی منتر وغیرہ پڑھ سکتے ہو اور نہ ہی اپنی کسی شیطانی طاقت کو بلا سکتے ہو کسیارا۔ میں نے تمہارے منہ پر سیاہ تسمہ باندھ دیا ہے۔ اب تم مکمل طور پر بے بس ہو چکے ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ مگر یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ مجھے کیا ہوا تھا۔ تم کیسے رہا ہو گئے۔ وہ سردار کنٹیلا۔ اس کا کیا ہوا"...... کسیارا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اب اس کے الفاظ قدرے واضح طور پر سمجھ میں آنے لگ گئے تھے۔ کیونکہ تسمہ کسی حد تک خود بخود ایڈجسٹ ہو گیا تھا اور عمران کو معلوم تھا کہ آہستہ آہستہ وہ مکمل طور پر ایڈجسٹ ہو جائے گا اور پھر وہ اسی طرح بول سکے گا جیسے بغیر تسمے کے بولتا ہے۔

" میں نے یہاں فوری طور پر بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی تھی جس کی وجہ سے تم بھی بے ہوش ہو گئے اور سردار کنٹیلا بھی۔ لیکن ہم نے سانس روک لئے تھے۔ اس لئے ہم بے ہوش نہ ہوئے۔

زنجیریں میں کھول چکا تھا۔ اس لئے میں نے اپنے ساتھیوں کو بھی آزادی دلا دی۔ اس دوران سردار کنٹیلا کے ساتھی جن یہاں آئے اور سردار کنٹیلا کو اسی بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر لے گئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"انہوں نے تمہیں کچھ نہیں کہا"...... کسیارا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ مجھے کیا کہہ سکتے تھے۔ وہ تو یہاں اصل روپ میں آئے تھے۔ اس لئے مجھے صرف سردار کنٹیلا کا جسم نظر آ رہا تھا۔ وہ نظر نہیں آ رہے تھے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو تم اب کیا چاہتے ہو۔ بہرحال تمہاری موت تو آئے گی ہی سہی۔ سردار کنٹیلا کا پورا قبیلہ یہاں موجود ہے۔ وہ جب چاہے تمہیں ہلاک کرا دے گا"...... کسیارا نے کہا۔

"تمہارا اپنے متعلق کیا خیال ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب"...... کسیارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم تو انسان ہو اور میرے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود ہے۔ میں صرف ٹریگر دباؤں گا اور تم ہلاک ہو جاؤ گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اس کی طرف کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہ لوہا یقیناً تمہارے ہاتھ میں ہوگا اس

لئے کنٹیلا قبیلے کے جنوں نے تمہیں کچھ نہیں کہا ہوگا۔ کاش میں اسے پہلے ہی تمہاری جیب سے نکال لیتا"...... کسیارا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لوہا تو اس وقت بھی میری جیب میں تھا جب سردار کنٹیلا مجھے کوڑے مارنے جا رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس وقت یہ تمہاری جیب میں تھا۔ ہاتھ میں نہیں تھا"۔ کسیارا نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ بات اس کے لئے واقعی نئی تھی کہ اگر آدمی کے ہاتھ میں لوہے کی بنی ہوئی کوئی چیز ہو تو جنات اس کے قریب نہیں آسکتے۔ حالانکہ یہ بات نہ ہی اسے سردار خناش نے بتائی تھی اور نہ ہی بابا محمد بخش حکیم نے۔ جبکہ عمران کے خیال کے مطابق یہ واقعی انتہائی فائدہ مند بات تھی لیکن اب اسے اپنے بچپن کا واقعہ یاد آ رہا تھا جب وہ اپنی اماں بی کے ساتھ ان کے کسی ملازم کے کسی عزیز کی شادی میں ان کے گاؤں گئے تھے اور وہاں عمران نے دیکھا تھا کہ دولہا کے ہاتھ میں لوہے کی چھری پکڑی ہوئی تھی۔ عمران کا ذہن بچپن سے ہی پر تجسس تھا۔ اس لئے اس نے پوچھ لیا تو وہاں موجود ایک دیہاتی بزرگ نے اسے بتایا تھا کہ دولہا کو جنات سے خطرہ ہوتا ہے اس لئے دولہا ہاتھ میں چھری رکھتا ہے تاکہ جنات اس کے قریب نہ آسکیں۔ یہ بات چونکہ اس وقت عمران کے پلے نہ پڑی تھی اس لئے وہ اسے بھول گیا تھا لیکن اب کسیارا کی بات سن کر اسے یہ بات یاد آگئی تھی۔

"جوزف۔ تمہاری جیب میں بھی مشین پسٹل ہے۔ وہ جیب سے نکال کر ہاتھ میں لے لو اور یہاں کسی کمرے میں ہمارا تھیلا موجود ہوگا۔ وہ اٹھا لاؤ۔ اس میں دو مشین پسٹل بھی ہیں وہ نکال کر جوانا اور ٹائیگر کو دے دو تاکہ ہم سب جنات کی کارروائی سے بچ سکیں"۔ عمران نے کہا تو جوزف نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑا اور تیزی سے اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے دوسرے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا تھیلا موجود تھا۔ اس نے تھیلے میں سے دو مشین پسٹل نکال کر ایک ٹائیگر کو اور دوسرا جوانا کے ہاتھ میں دے دیا۔

"انہیں جیب میں نہ ڈالنا۔ ہاتھ میں ہی پکڑے رکھنا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"اب جنات ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس لئے اب ہم اطمینان سے یہاں سے واپس جا سکتے ہیں۔ اس لئے اب اس کسیارا کو زندہ رکھنے کی ضرورت نہیں رہی۔ کیوں نہ اسے گولی مار دی جائے"...... عمران نے جان بوجھ کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ مجھے مت مارو۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ تم جو چاہے کرو۔ مجھے مت مارو"...... کسیارا نے چیختے ہوئے کہا اور پھر بات ختم کر کے اس کی نظریں یکلخت عمران کی عقب کی طرف جم سی گئیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کو دیکھ رہا ہو۔ عمران نے تیزی سے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی بھی نہ تھا۔

"سنو۔ سنو۔ سردار کنٹیلا کا نائب کالچو یہاں آیا ہے۔ وہ انسانی روپ میں نہیں ہے۔ اس لئے وہ نظر نہیں آرہا۔ لیکن میری نگاہیں اس کا مخصوص حلقہ دیکھ رہی ہیں۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ سردار کنٹیلا اپنے اصلی روپ میں نہیں آرہا اور نہ ہی ہوش میں آرہا ہے۔ حالانکہ جنات حکیموں نے اسے ہوش میں لانے کی بے حد کوششیں کی ہیں۔ وہ یہاں اس لئے آیا ہے تاکہ میں تم سے اسے ہوش میں لے آنے کی بات کروں۔ سنو۔ میں سردار کنٹیلا کی طرف سے حلف دیتا ہوں کہ وہ اخنوخ قبیلے کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا"...... کسیارا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جب تک ہم نہ چاہیں۔ وہ ہوش میں آ ہی نہیں سکتا۔ وہ اب قیامت تک اسی طرح بے ہوش ہی رہے گا اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ جب تک وہ ہوش میں نہیں آئے گا وہ اپنے اصل روپ میں بھی نہیں آسکتا۔ لیکن اگر ہم چاہیں تو اسے چند لمحوں میں ہوش میں لا سکتے ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے کیونکہ وہ ہوش میں آکر دوبارہ اپنے اصل روپ میں چلا جائے گا اور وہ شیطان کا پیروکار ہے اس لئے مجھے تمہارے یا اس کے کسی حلف پر اعتماد نہیں ہے اور یہ بات بھی مجھے معلوم ہے کہ جب تک سردار کنٹیلا فنا نہیں ہو جاتا وہی اس قبیلے کا سردار رہے گا اور جب تک سردار کنٹیلا زندہ ہے۔ تب تک قبیلے کا کوئی اور جن اس کے اختیارات استعمال نہیں کر سکتا۔ اس لئے یہ بات ہمارے فائدے میں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ شیطان جب چاہے اسے ہوش میں لائے بغیر اصل روپ میں لا سکتا ہے ۔ سنو ۔ میں تمہیں ہر قسم کا حلف دلا سکتا ہوں ۔ تم اسے ہوش میں لے آؤ "...... کسیارا نے کہا ۔

" ایک صورت میں یہ سودا ہو سکتا ہے کہ ہم سردار کنٹیلا کو اسی حالت میں ساتھ لے جائیں ۔ جب ہم کنٹیلا قبیلے کی حدود سے باہر نکل جائیں گے تو پھر ہم اسے ہوش میں لے آئیں گے "...... عمران نے کہا ۔

" نائب کالچو کہہ رہا ہے کہ انہیں یہ شرط منظور ہے "...... کسیارا نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ اسے یہاں منگواؤ اور ہمارے ساتھ ساتھ اسے اٹھا کر لے چلو "...... عمران نے کہا ۔

" باس ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں ۔ وہ تو .... " ٹائیگر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا ۔

" تم خاموش رہو "...... عمران نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا تو ٹائیگر فقرہ مکمل کئے بغیر ہی خاموش ہو گیا ۔

" نائب کالچو کہہ رہا ہے کہ وہ سردار کنٹیلا کو قبیلے کی حدود والے ستون کے باہر پہنچا دیتے ہیں ۔ تم وہاں پہنچ جاؤ "...... کسیارا نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ ایسے ہی سہی ۔ لیکن کسیارا تم ہمارے ساتھ جاؤ گے اور یہ سن لو کہ اگر کنٹیلا قبیلے کے کسی جن نے ہمارے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی کی تو پھر نہ تم زندہ رہو گے اور نہ ہی کبھی سردار کنٹیلا ہوش میں آسکے گا "...... عمران نے کہا ۔

" کوئی شرارت نہیں ہو گی "...... کسیارا نے کہا ۔

" جوزف ۔ تھیلے میں سے کلپ ہتھکڑی نکال کر کسیارا کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دو ۔ پھر اسے کھول دینا اور ٹائیگر تم تھیلے میں سے وائرلیس چارجر بم نکال کر جاتے وقت اس کمرے کے کونے میں رکھ دینا اور اسے آن کر دینا "...... عمران نے پاکیشیائی زبان میں کہا ۔

" یس باس "...... ٹائیگر نے کہا جبکہ جوزف عمران کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہو گیا ۔ تھوڑی دیر بعد عمران ، کسیارا اور اپنے ساتھیوں سمیت اس معبد سے باہر آگیا جبکہ ٹائیگر تھیلے سمیت پیچھے تھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ بھی باہر آگیا ۔

" اب تم ہماری رہنمائی کرو گے "...... عمران نے کسیارا سے کہا تو کسیارا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ کسیارا کی رہنمائی میں چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے البتہ مشین پسٹل سب نے بدستور ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے ۔

" کہاں تک کنٹیلا قبیلے کی حدود ہے "...... عمران نے کسیارا سے پوچھا ۔

" یہاں سے قریب ہی ہے ۔ وہاں ایک ستون موجود ہے " ۔ کسیارا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"السلام علیکم"...... سردار اختاش نے جو انسانی روپ میں تھا بابا
محمد بخش کی دکان میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔
"وعلیکم السلام"...... بابا محمد بخش نے سر اٹھاتے ہوئے سردار
اختاش کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑا۔
"اوہ تم ۔ اور یہاں"...... بابا محمد بخش نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔
"میں نے آپ سے ایک انتہائی ضروری بات کرنی ہے باباجی۔ آپ
مجھے فوری وقت دیں تو آپ کی مہربانی ہوگی"...... سردار اختاش نے کہا
تو بابا محمد بخش اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے وہاں موجود لوگوں سے
معذرت کی اور پھر وہ سردار اختاش کو لے کر علیحدہ کمرے میں آگئے۔
"کیا ہوا ہے کہ تمہیں خود اس روپ میں یہاں آنا پڑا ہے"...... بابا
محمد بخش نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سید چراغ شاہ صاحب عمرے پر گئے ہوئے ہیں۔ میں ایک بار
عمران صاحب کے کہنے پر ان کے پاس گیا تھا۔ انہوں نے بات چیت کی
تھی لیکن ساتھ ہی انہوں نے مجھے منع کر دیا تھا کہ اب میں وہاں نہ
آؤں۔ اس لئے اب میں نہ وہاں جا سکتا ہوں اور نہ ان سے رابطہ کر سکتا
ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے معلوم ہے کہ جنات کے معاملات سے
آپ بہرحال واقف ہیں اور عمران صاحب نے بھی آپ کا کئی بار ذکر کیا
تھا۔ وہ آپ سے مل بھی چکے ہیں۔ اس لئے میں یہاں آپ کے پاس آیا
ہوں"...... سردار اختاش نے کہا۔
"ہاں۔ وہ نوجوان میرے پاس آیا تھا لیکن کیا ہوا ہے"...... بابا محمد
بخش نے کہا۔
"شیطان کے پیروکار قبیلے کنٹیلا کے سردار جن سردار کنٹیلا کو فنا
کرنے کا کام سید چراغ شاہ صاحب نے عمران کے ذمے لگایا ہوا ہے
لیکن عمران صاحب اس کام میں کامیاب نہیں ہو پا رہے۔ انہوں نے
ایک بہت بڑی شیطانی قوت کے حامل شخص القیس کو ہلاک کر دیا ہے
لیکن سردار کنٹیلا کا کچھ نہیں بگڑا۔ شیطان نے القیس کے بعد یہ کام
ایک اور شیطانی طاقت کسیارا کے ذمے لگا دیا۔ کسیارا نے عمران کے دو
ساتھیوں کو اغوا کر کے کنٹیلا قبیلے کی حدود میں واقع شیطانی معبد میں
قید کر دیا۔ عمران صاحب اپنے ایک ساتھی کے ساتھ وہاں گئے لیکن
ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران صاحب وہاں بے بس ہو گئے ہیں اور
اب سردار کنٹیلا انہیں عبرت ناک موت مارنے کی کوشش کر رہا

ہے"۔ سردار اختاش نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی بری خبر ہے لیکن اس سلسلے میں تم میرے پاس کیوں آئے ہو۔ میں کیا کر سکتا ہوں"...... بابا محمد بخش نے کہا۔

"کیا آپ کوئی مدد نہیں کر سکتے"...... سردار اختاش نے کہا۔

"کیسی مدد اور کس طرح"...... بابا محمد بخش نے چونک کر پوچھا۔

"جس قسم کی بھی آپ کر سکیں۔ میرا مقصد ہے کہ عمران صاحب کو اس معبد اور سردار کنٹیلا کے قبیلے کی حدود سے کسی طرح باہر نکال لیا جائے"...... سردار اختاش نے کہا۔

"تم اختاش قبیلے کے سردار ہو اور پھر اخنوخ قبیلے کے سرپنچ بھی۔ اگر تم اس کی مدد نہیں کر سکتے تو میں کیا کر سکتا ہوں"...... بابا محمد بخش نے کہا۔

"ہم شیطان قبیلے کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہم مسلمان ہیں لیکن آپ کے پاس تو روحانی طاقتیں ہیں۔ آپ روحانی طاقتوں کی مدد سے کچھ کریں"...... سردار اختاش نے کہا۔

"نہیں۔ میرے پاس ایسی طاقتیں نہیں ہیں البتہ میں روحانی طور پر سید چراغ شاہ صاحب سے رابطہ کر سکتا ہوں۔ وہ میرے مرشد بھی ہیں"...... بابا محمد بخش نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو ضرور رابطہ کریں اور ان کی خدمت میں یہ حالات عرض کر دیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اسے بچا لیں گے"...... سردار اختاش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بیٹھو۔ میں ابھی اپنے خاص کمرے میں جا کر مرشد سے روحانی رابطہ کر کے واپس آتا ہوں"...... بابا محمد بخش نے کہا اور اٹھ کر کمرے کے ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ سردار اختاش کرسی پر خاموش بیٹھا رہا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد بابا محمد بخش واپس آئے تو سردار اختاش نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

"کیا ہوا"...... سردار اختاش نے بڑے بے چین لہجے میں کہا۔

"تم اس کے لئے بہت پریشان ہو۔ حالانکہ جنات انسانوں کے بارے میں کبھی اس قدر پریشان نہیں ہوتے"...... بابا محمد بخش نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ایک تو وہ ہمارے قبیلے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ دوسرا مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے بتایا تھا کہ عمران صاحب پاکیشیا اور پوری مسلم دنیا کے انسانوں کے لئے بھی بہت بڑا سرمایہ ہیں۔ سید چراغ شاہ صاحب ویسے بھی ان سے بہت محبت کرتے ہیں اور میری درخواست پر انہوں نے خصوصی طور پر عمران صاحب کو اس کام کے لئے کہا تھا۔ اس لئے میں پریشان ہو رہا ہوں لیکن آپ نے کیا کیا ہے۔ کیا آپ کا سید چراغ شاہ صاحب سے رابطہ ہوا ہے۔ کیا کہا ہے انہوں نے"...... سردار اختاش نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ میرا رابطہ ہوا ہے۔ میں نے تمہارے بتائے ہوئے حالات ان کی خدمت میں عرض کر دیئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا ہے کہ عمران کے لئے کسی تشویش کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اپنی حفاظت خود

کر سکتا ہے۔ دوسری بات انہوں نے یہ فرمائی ہے کہ سردار اختاش کو پیغام دے دیا جائے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے پریشان نہ ہوا کرے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم نے سوچ سمجھ کر عمران کا اس کام کے لئے انتخاب کیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ عمران اپنی ذہانت اور کارکردگی کی بنا پر کامیاب رہے گا"...... بابا محمد بخش نے کہا۔

" اوہ۔ پھر ٹھیک ہے بے حد شکریہ بابا۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ اب مجھے اجازت دیں"...... سردار اختاش نے مطمئن لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" ویسے میری ایک گذارش ہے کہ جب عمران اپنے کام میں کامیاب ہو جائے تو مجھے اس کے پاس لے جائیں۔ میں اس سے مزید باتیں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مرشد سید چراغ شاہ صاحب نے اس کے بارے میں جس اطمینان کا اظہار کیا ہے میں اس سے بے حد متاثر ہوا ہوں"...... بابا محمد بخش حکیم نے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب۔ اب اجازت دیں"...... سردار اختاش نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو بابا محمد بخش حکیم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ بھی اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت صحرا میں چلتا ہوا کسیارا کی رہنمائی میں آگے بڑھتا رہا اور پھر انہیں دور سے ریت کے درمیان ایک اونچا سنگی ستون نظر آنے لگ گیا۔ اس ستون پر کچھ لکھا ہوا تھا لیکن نہ ہی تحریر پڑھی جا رہی تھی اور نہ عمران کو یہ سمجھ آ رہی تھی۔

" یہ ستون حدود ہے"...... عمران نے کسیارا سے پوچھا۔

" ہاں۔ اس ستون کے اندر کنٹیلا قبیلے کی حدود ہے۔ دوسری طرف نہیں ہے"...... کسیارا نے جواب دیا۔

" اس ستون پر کیا لکھا ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" یہ جناتی زبان ہے۔ تمہیں سمجھ نہیں آئے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں سے کنٹیلا قبیلے کی حدود شروع ہو رہی ہے۔ اس لئے جنات بغیر سردار کی اجازت کے اس حدود میں داخل نہ ہوں ورنہ انہیں سزا کے طور پر جلا کر فنا کر دیا جائے گا"...... کسیارا نے جواب دیا اور عمران نے

اثبات میں سرہلا دیا۔

" تھوڑی دیر بعد وہ اس ستون کے پاس پہنچ گئے"...... عمران نے دیکھا کہ سردار کنٹیلا ستون کی اندرونی طرف ریت پر پڑا ہوا تھا۔

" کیا یہاں کنٹیلا قبیلے کے جنات موجود ہیں"...... عمران نے کسیارا سے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن وہ تمہیں نظر نہیں آسکتے"...... کسیارا نے جواب دیا۔

" لیکن میں نے تو کہا تھا کہ سردار کنٹیلا کا جسم قبیلے کی حدود سے باہر ہونا چاہئے لیکن یہ تو اندر پڑا ہوا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس کا جسم اٹھا کر حدود سے باہر رکھ دو"...... کسیارا نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے سردار کنٹیلا کا جسم ہوا میں اٹھتا ہوا دکھائی دیا اور پھر وہ جیسے ہوا میں تیرتا ہوا ستون کی دوسری طرف ریت پر ٹک گیا۔

" جس معبد سے ہم آئے ہیں وہاں بھی جنات موجود ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ یہ مقدس معبد ہے۔ اس میں سوائے خصوصی اجازت کے کوئی نہیں داخل ہو سکتا"...... کسیارا نے کہا۔

" کس کی اجازت"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" معبد کے بڑے پجاری کی"...... کسیارا نے کہا۔

" وہ پجاری ہمیں تو نظر نہیں آیا۔ کیا وہ بھی جن ہے"...... عمران

نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ہاں۔ وہ بھی جن ہے۔ اسے تمہاری وجہ سے ہٹا دیا گیا تھا"۔ کسیارا نے جواب دیا۔

" اس معبد کو کیوں قائم رکھا گیا ہے۔ وہاں کیا ہوتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

" وہاں سال میں ایک بار تمام کنٹیلا قبیلے کے جنات اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے شیطان کے پیروکار جنات اکٹھے ہو کر شیطان کی پوجا کرتے ہیں اور اس سے عہد کرتے ہیں کہ وہ اس کے وفادار رہیں گے"...... کسیارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ کام وہ معبد کے باہر بھی تو کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ کر تو سکتے ہیں لیکن انہیں معلوم ہے کہ معبد کی وجہ سے انہیں خاص شیطانی طاقتیں ملتی ہیں"...... کسیارا نے جواب دیا۔

" ٹائیگر۔ وہ ڈی چارجر کہاں ہے"...... عمران نے ٹائیگر کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو اس پر ایک زرد رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

" شیطان کی پوجا کا شیطانی مرکز تو پہلے ہی ختم کر دوں۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے کسیارا سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کسیارا کچھ کہتا عمران نے دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ آلے پر سرخ رنگ کا ایک بلب جھماکے سے جلا اور بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ زرد رنگ کا بلب بھی

بجھ گیا اور دوسرے لمحے دور صحرا میں ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور ریت کے بادل آسمان کی طرف بلند ہوتے دکھائی دیئے۔

"یہ۔یہ کیا ہو گیا ہے"...... کسیارا نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"عیوق ستارے کا معبد تباہ ہو گیا ہے"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا تو کسیارا پاگلوں کے سے انداز میں چیختا ہوا واپس صحرا میں اس طرف کو دوڑنے لگا جدھر سے وہ آئے تھے۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل سیدھا کیا لیکن پھر اس نے ہاتھ جھکا لیا۔ اسی لمحے کسیارا ایک ٹیلے کی اوٹ میں جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"باس۔آپ نے اس شیطان کو گولی نہیں ماری"...... جوزف نے کہا۔

"میں نے سوچا تو تھا لیکن پھر مجھے خیال آگیا کہ ایک تو وہ بندھا ہوا ہے۔ دوسرا اس کی میری طرف پشت تھی اور مجھے کسی بندھے ہوئے بے بس آدمی پر اور وہ بھی اس کی پشت پر فائر کرنا مجھے اچھا نہیں لگا"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ یہ شیطان کا پیروکار ہے۔آپ اس پر رحم کیوں کرتے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن میں اپنے اصولوں کے خلاف کام نہیں کر سکتا"...... عمران نے جواب دیا تو جوزف ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اچانک ایک ٹیلے کی اوٹ سے کسیارا واپس آتا

دکھائی دیا لیکن عمران نے دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے تھے۔ اس کے کاندھے جھکے ہوئے تھے اور چہرے پر انتہائی مردنی چھائی ہوئی تھی۔

"تم۔ تم نے کیا غضب کیا۔ تم نے شیطان کا سب سے بڑا معبد تباہ کر دیا ہے اور یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے۔اس لئے اب مجھے شیطان خوفناک سزا دے گا۔ کاش۔ تم ایسا نہ کرتے۔ تم نے میری تمام محنت پر پانی پھیر دیا ہے۔مجھے بھی مار ڈالو"...... کسیارا نے قریب آکر روتے ہوئے کہا۔

"تم انسان ہو کر شیطان سے ڈرتے ہو۔شیطان تمہارا کیا بگاڑ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو کسیارا بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ۔وہ۔ بڑی طاقتوں کا مالک ہے۔وہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ وہ مجھے عبرتناک سزا دے گا"...... کسیارا نے جیسے لاشعوری انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"سب سے بڑی طاقت اللہ تعالیٰ کی ہے کسیارا۔ ہمارا ایمان ہے کہ جو انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتا ہے شیطان اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مم۔مم۔میں بھی مسلمان....." کسیارا نے یکلخت کہنا شروع کیا لیکن دوسرے لمحے وہ ہوا میں اچھلا اور پھر ایک دھمکے سے نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اس طرح تڑپنے مڑنے لگ گیا جیسے چاروں طرف سے اس پر لاٹھیاں برسائی جا رہی ہوں۔اس کے حلق سے نکلنے

والی چیخوں سے صحرا کا وہ حصہ گونج اٹھا تھا۔ عمران یہ صورتحال دیکھ کر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے کسیارا کا ہاتھ پکڑا لیکن دوسرے لمحے کسیارا نے اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل جھپٹ لیا اور اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔

"ہا۔ہا۔ اب تم بچ کر نہیں جا سکتے"...... کسیارا نے بھرپور قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس کی حالت اب بالکل ٹھیک تھی۔

"تو تم ڈرامہ کر رہے تھے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ہا۔ہا۔ یہ ڈرامہ نہیں۔ شیطان کے دشمن کا خاتمہ ہے"۔ کسیارا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کیا ہی تھا کہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل گیا تھا جسے عمران نے اٹھا لیا۔ کسیارا کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔ وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ یہ فائرنگ جوزف نے کی تھی۔

"یہ شیطان تھا باس۔ مجسم شیطان۔ اس لئے میں نے اسے مار دیا ہے"...... جوزف نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی شیطان کا پیروکار تھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ شاید یہ شیطان سے بچنے کے لئے مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ اس لئے میں اس کی مدد کرنا چاہتا تھا لیکن یہ واقعی ڈرامہ کر رہا تھا۔ لیکن تم نے جلدی کی۔

بہرحال ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس ستون کی طرف مڑ گیا۔ اچانک ایک آدمی نمودار ہوا جس کا قد جوزف اور جوانا سے بھی لمبا تھا۔ جسم دبلا پتلا تھا اور جسم کی مناسبت سے اس کا سر کافی بڑا تھا البتہ اس کی آنکھیں چھوٹی تھیں۔ وہ سر سے گنجا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے چہرے پر بھی بھنوؤں اور پلکوں تک کے بال نہ تھے۔ ایسے لگتا تھا جیسے کوئی بڑا سا سرخ رنگ کا راڈ ہو۔

"ہمارے سردار کو چھوڑ دو۔ ہم اس کے بدلے تمہیں مال و دولت دے سکتے ہیں"...... اس آدمی نے عجیب سی چیختی ہوئی آواز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کون ہو"...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام کاچو ہے اور میں سردار کنٹیلا کا نائب ہوں۔ میں نے تمہارے وعدے کے مطابق سردار کنٹیلا کو یہاں لا کر رکھ دیا ہے۔ کسیارا نے مجھے کہا تھا کہ وہ تمہیں ہلاک کر دے گا لیکن اس کی بجائے تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اس لئے ہم تم سے خوفزدہ ہو گئے ہیں۔ تم ہمارے سردار کو آزاد کر دو اسے ہوش میں لے آؤ"...... کاچو نے کہا۔

"تم اور تمہارا سردار سب شیطان کے پیروکار ہیں۔ اس لئے میں تمہارے سردار کو نہیں چھوڑ سکتا اور میں اسے اسی حالت میں اٹھا کر اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور اسے سردار اختاش کے حوالے کر دوں گا۔ پھر سردار اختاش جانے اور تمہارا سردار کنٹیلا"...... عمران نے جواب دیا۔

" تم یہ لوہے کے آگ برسانے والے ہتھیار اپنی جیبوں میں ڈال لو تاکہ تم سے تفصیلی بات ہو سکے "...... کاچو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم بھی کسیارا کی طرح مجھے فریب دینا چاہتے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اس کے باوجود تم شیطان کے پیروکار ہمارے قریب نہ آسکو گے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم ہم جنوں کے درمیان کیوں آئے ہو۔ ہم نے تم انسانوں کو تو کچھ نہیں کہا ہے۔ یہ تو کنٹیلا قبیلے اور اخنوخ قبیلے کے درمیان جنگ ہے۔ دو جنات قبیلوں کے درمیان جنگ ہے۔ یہ تو سردار اختاش نے زیادتی کی ہے کہ وہ تم انسانوں کو درمیان میں لے آیا ہے۔ تم ہٹ جاؤ۔ ہم خود سردار اختاش اور اس کے قبیلے سے مقابلہ کر لیں گے "۔ کاچو نے کہا۔

" تمہیں غلط فہمی ہے کاچو۔ تم شاید اپنے آپ کو بہت ذہین سمجھتے ہو۔ اس لئے تم نے اپنی طرف سے یہ بات کی ہے۔ یہ دو جنات قبیلوں کے درمیان جنگ نہیں ہے۔ خیر و شر کے درمیان جنگ ہے۔ اگر واقعی یہ دو جنات قبیلوں کے درمیان جنگ ہوتی تو میں اس میں مداخلت نہ کرتا اور نہ مجھے اس کا حکم دیا جاتا۔ لیکن یہ خیر و شر کی جنگ ہے اور تم اور تمہارا سردار اور تمہارا قبیلہ شر کے نمائندے ہیں "۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" تم انسانوں کو دولت چاہئے۔ بتاؤ۔ جتنی دولت تم چاہو۔ تمہیں

مل سکتی ہے۔ تم درمیان سے ہٹ جاؤ "...... کاچو نے کہا۔

" تمہیں غلط فہمی ہے کاچو۔ یہ ضروری نہیں کہ سب انسان ہی دولت کی خواہش رکھتے ہوں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" دیکھو۔ تم کسی سردار جن کو ہلاک نہیں کر سکتے۔ اس لئے تم سردار کنٹیلا کو ہلاک تو کر ہی نہیں سکتے۔ اس لئے تم کب تک اسے بے ہوش رکھو گے "...... کاچو نے پینترا بدلتے ہوئے کہا۔

" میں واقعی بڑے طویل عرصے تک اس مسئلے پر پریشان رہا ہوں لیکن اب مجھے معلوم ہے کہ جب تک تم انسان کے روپ میں ہو تب تک تمہیں بالکل اسی طرح فنا کیا جا سکتا ہے جیسے کہ انسانوں کو ہلاک کیا جاتا ہے۔ اس لئے اب میں اگر تمہارے سردار کنٹیلا کے جسم میں مشین پسٹل کی گولیاں اتار دوں تو یہ بالکل اسی طرح فنا ہو جائے گا جس طرح میرے ساتھی کی گولیوں سے کسیارا ہلاک ہوا ہے "۔ عمران نے جواب دیا۔

" تمہیں جس نے بھی یہ بات بتائی ہے۔ غلط بتائی ہے۔ جنات کو انسانوں کی طرح فنا نہیں کیا جا سکتا۔ تمہاری اور ہماری طاقت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ دیکھو۔ میں اس وقت انسان کے روپ میں ہوں۔ تم بے شک مجھ پر گولیاں چلا کر دیکھ لو "...... کاچو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ جیسے ہی میں ٹریگر دباؤں گا۔ تم اصل روپ میں چلے جاؤ گے۔ اس طرح گولی ضائع ہو جائے گی لیکن تمہارا سردار

بندھا ہونے کی وجہ سے اصل روپ میں نہیں جا سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سردار کو بے شک بندھا رہنے دو لیکن اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ ہم اس سے بات کر سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم اس سے وعدہ لے لیں کہ وہ آئندہ سردار اخناش اور اس کے قبیلے کے خلاف کام نہ کرے"...... کاچو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جوانا کی طرف مڑ گیا۔

"جوانا۔ اس کی ناک سے اینٹی گیس کی شیشی لگا دو"...... عمران نے جیب سے وہ بوتل نکالی اور جوانا کی طرف بڑھا۔ جوانا نے اس کا ڈھکن کھولا اور پھر جھک کر اس نے شیشی کو سردار کنٹیلا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد جب سردار کنٹیلا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد سردار کنٹیلا نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی خون کبوتر کی طرف سرخ آنکھیں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم۔ تم میرے دشمن۔ تم نے میرے ساتھ کیا کیا تھا۔ وہ۔ وہ معبد۔ وہ کسیارا"...... سردار کنٹیلا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں کاچو پر جم گئیں اور وہ خاموش ہو گیا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے۔

"اچھا تو تم نے کسیارا کو ہلاک کر دیا اور شیطان کے معبد کو تباہ کر دیا اور تم سمجھ رہے ہو کہ تم سردار کنٹیلا کو بھی ہلاک کر دو گے"۔ اچانک سردار کنٹیلا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسی یکلخت نیچے گر گئی اور دوسرے لمحے پلک جھپکنے سے بھی پہلے وہ غائب ہو گیا۔ عمران تیزی سے کاچو کی طرف مڑا لیکن کاچو بھی غائب ہو چکا تھا۔

"یہ رسی کس طرح کھل گئی ہے"...... عمران نے آگے بڑھ کر رسی اٹھاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اس کی گانٹھ باقاعدہ کھولی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ کام نظر نہ آنے والے جنات کا ہے۔ وہ اپنے سردار کو ہوش میں تو نہیں لا سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ گیم کھیلی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں واقعی۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں بے بس اور بے ہوش پر فائر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ آؤ اب ہم واپس چلیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کہاں جا رہے ہو۔ اب تم کہیں نہ جا سکو گے"...... اچانک پشت کی طرف سے عمران کو چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے مڑا۔ اس نے سردار کنٹیلا کو انسانی روپ میں کھڑے دیکھا تھا لیکن جیسے ہی عمران مڑا۔ وہ غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے چاروں طرف یکلخت ریت کے تیز اور اونچے بگولے سے

گھومنے لگے۔ یہ انتہائی خوفناک بگولے تھے اور پھر ان بگولوں کا دائرہ تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد تنگ ہونے لگ گیا۔ اس کے ساتھ ہی خوفناک آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ان سب کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے چند لمحوں بعد وہ ان خوفناک بگولوں میں پھنس کر ہلاک ہو جائیں گے کہ یکلخت عمران نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے چاروں طرف گھوم کر پھونک ماری تو بگولے یکلخت غائب ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی بے شمار رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر آہستہ آہستہ خاموشی طاری ہو گئی۔

"یہ کیا ہوا باس"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اصل اور قدرتی بگولے نہیں تھے بلکہ یہ شیطانی سلسلہ تھا۔ اس لئے میں نے آیت الکرسی پڑھ کر چاروں طرف پھونک ماری ہے جس سے شیطان کا یہ حربہ ختم ہو گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اب یہاں رک کر کیا کرنا ہے۔ وہ سردار کنٹیلا تو بھاگ گیا ہو گا"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ چلیں۔ ان کے پاس یہی شیطانی حربہ تھا جو وہ ہم پر استعمال کر سکتے تھے اور وہ انہوں نے کر لیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔

"ایک حربہ ختم ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم بے بس ہو گئے ہیں۔ ہمارے پاس لاکھوں شیطانی حربے ہیں۔ تم کن کن کا خاتمہ کرو

گے۔ میں نے تمہیں کہا ہے کہ تم اب زندہ یہاں سے بچ کر نہ جا سکو گے"...... اچانک عمران اور اس کے ساتھیوں کی پشت کی طرف سے سردار کنٹیلا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمران اور اس کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے مڑے لیکن سردار کنٹیلا کی صرف جھلک انہیں نظر آئی اور اس کے ساتھ ہی غائب ہو گیا۔

"تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی مڑے اور پھر وہ اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے لیکن ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی حربہ استعمال نہ ہوا۔ لیکن ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئے ہوں گے کہ اچانک ان کے سامنے سرخ رنگ کی دیوار ریت سے نکل کر آسمان تک اٹھتی چلی گئی۔

"ہا۔ ہا۔ اب اسے ختم کر کے....." عقب سے سردار کنٹیلا کی قہقہہ لگاتی ہوئی آواز سنائی دی لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی سردار کنٹیلا کی درد میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا تو سردار کنٹیلا اس کے سامنے ریت پر انسانی روپ میں پڑا بری طرح تڑپ رہا تھا۔ یہ فائرنگ عمران نے کی تھی۔ اس نے مڑے بغیر ہی آواز کا اندازہ لگا کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کو موڑ کر فائر کھول دیا تھا اور اس کا نشانہ سو فیصد درست ثابت ہوا تھا اور سردار کنٹیلا جو عمران سے بات کرنے کے لئے انسانی روپ میں آیا تھا اور یہ

سمجھ کر انسانی روپ میں رہا کہ جب تک عمران مڑے گا وہ غائب ہو جائے گا لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ عمران بغیر مڑے بھی سو فیصد درست نشانہ لگا سکتا ہے۔ اس لئے وہ انسانی روپ میں ہی گولیوں کا شکار ہو گیا تھا۔ اس کے نیچے گرتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اس پر فائر کھول دیا اور چند لمحوں بعد سردار کنٹیلا تڑپتا ہوا ہوا میں اچھلا اور پھر نیچے گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے پورے جسم میں آگ لگ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ہر طرف رونے پیٹنے اور چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" پسٹول ہاتھ سے نہ چھوڑنا"...... عمران نے چیخ کر کہا۔ وہ سرخ دیوار جو اچانک نمودار ہوئی تھی سردار کنٹیلا کے نیچے گرتے ہی اسی طرح اچانک غائب ہو گئی تھی۔ رونے پیٹنے کی آوازیں لمحہ بہ لمحہ قریب آتی جا رہی تھیں۔

" سن لو کنٹیلا قبیلے کے سب جنات سن لو۔ اگر تم نے یا اب تمہارے کسی سردار نے قبیلہ اخنوخ یا اس کے کسی جن کے خلاف شیطانی حربے استعمال کئے تو تمہارا پورا قبیلہ بھی اسی طرح فنا کر دیا جائے گا"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چیخ کر بولتے ہی رونے پیٹنے کی آوازیں یکلخت بند ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی وہی دبلا پتلا۔ گنجا اور لمبا کاچو ان کے سامنے نمودار ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھ باندھ رکھے تھے۔

" تم نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں سردار کنٹیلا کو فنا کر دیا ہے۔ اب میں سردار کنٹیلا ہوں اور سنو۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم جنات انسانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تم نے جس طرح سردار کنٹیلا کو فنا کیا ہے اس کا ہمیں تصور تک نہ تھا۔ سردار کنٹیلا شیطان کا پیروکار تھا۔ اس نے شیطان سے عہد کر رکھا تھا کہ وہ اخنوخ قبیلے کو شیطان کا پیروکار بنائے گا لیکن اب میں سردار کنٹیلا ہوں اور میں نے شیطان سے کوئی عہد نہیں کیا اور اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں ایسا کوئی عہد نہیں کروں گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمارا پورا قبیلہ شیطان کا پیروکار ہے لیکن ہم اب سردار کنٹیلا کی طرح کھل کر اخنوخ قبیلے کے خلاف کام نہیں کریں گے"...... اس کاچو نے ہاتھ جوڑتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" پوری دنیا میں شیطان کے پیروکار پھیلے ہوئے ہیں کاچو۔ جن میں انسان بھی ہیں اور جنات بھی۔ کیونکہ خیر اور شر کی جنگ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گی لیکن سردار کنٹیلا اس جنگ میں اپنی حدود سے تجاوز کر گیا تھا۔ اس لئے اسے فنا ہونا پڑا۔ اگر تم اور تمہارا قبیلہ اپنی حدود میں رہے گا تو کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ اگر کوئی اخنوخ قبیلے کا جن تمہارے بہکاوے میں آجاتا ہے تو یہ اسکا ذاتی فعل ہو گا اور وہ اسکی سزا بھی خود ہی بھگت لے گا لیکن پورے اخنوخ قبیلے کے خلاف سازش کر کے انہیں شیطان کا پیروکار بنانا غلط ہے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو پھر یقین رکھو کہ اس بار تو صرف تمہارا سردار فنا ہوا

ہے۔ پھر پورے قبیلے کو فنا کر دیا جائے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ اب ایسا نہیں ہوگا"...... کاچو نے کہا۔

"ٹھیک ہے تو پھر ہم بھی تمہارے آڑے نہیں آئیں گے"۔ عمران نے کہا اور کاچو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا۔

"آؤ۔ یہ عجیب وغریب مشن بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مکمل ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

عمران نے کار سید چراغ شاہ صاحب کے مکان کے باہر روکی اور پھر وہ کار سے اترا ہی تھا کہ مکان کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ سید چراغ شاہ صاحب کا صاحبزادہ ہے کیونکہ "سفلی دنیا" والے کیس کے سلسلے میں وہ جب اماں بی کے ساتھ پہلی بار سید چراغ شاہ صاحب کے پاس آیا تھا تو اس نوجوان نے انہیں سید چراغ شاہ صاحب کے پاس ان کے کمرے میں پہنچایا تھا اور ڈرائیور نے عمران کو بتایا تھا کہ یہ نوجوان شاہ صاحب کا صاحبزادہ ہے۔ اس لئے عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔

"السلام علیم ورحمتہ اللہ و برکاۃ"...... عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ خوش آمدید جناب"۔ نوجوان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور آگے بڑھ کر اس نے انتہائی

خلوص اور گرمجوشی سے عمران سے مصافحہ کیا۔

" مجھے معلوم ہوا ہے کہ شاہ صاحب عمرے سے واپس آگئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ دو روز ہوئے ہیں۔ وہ اس وقت مسجد میں ہیں"۔ نوجوان نے جواب دیا۔

" میرا نام علی عمران ہے۔ میں بھی ان کے نیاز حاصل کرنے آیا ہوں"..... عمران نے کہا۔

" آیئے۔ ادھر مسجد میں ہی آجایئے"..... نوجوان نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ اسے شاہ صاحب کی واپسی کی اطلاع ملی تھی تو وہ شاہ صاحب سے ملنے کے لئے آگیا تھا اور اس ملاقات کے لئے وہ خصوصی طور پر شلوار قمیض پہن کر آیا تھا۔ مسجد دیہاتی انداز کی چھوٹی سی تھی۔ مسجد میں بچھی ہوئی چٹائیوں پر شاہ صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے چار پانچ دیہاتی لوگ انتہائی مؤدبانہ انداز میں دو زانو بیٹھے ہوئے تھے۔ شاہ صاحب اسی پرانی وضع قطع میں ہی تھے۔ جسم پر سفید رنگ کے موٹے کپڑے کا لباس۔ سر پر دیہاتی انداز کی پگڑی اور آنکھوں پر نظر کے شیشوں اور گول فریم والی عینک جس کی ایک کمانی کی جگہ سیاہ رنگ کا دھاگہ بندھا ہوا تھا۔ البتہ وہ پہلے سے کافی کمزور دکھائی دے رہے تھے۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"..... عمران نے اندر داخل ہو کر انتہائی خشوع خضوع سے کہا۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ آؤ عمران بیٹے۔ بیٹھو"..... شاہ صاحب نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران ان سے مصافحہ کر کے ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

" میں نے عمران بیٹے سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں۔ اس لئے مجھے اجازت دیں"..... شاہ صاحب نے سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا۔

" جی آپ تشریف رکھیں۔ ہمیں اجازت دیں"..... انہوں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ سب شاہ صاحب کو سلام کر کے مسجد سے باہر چلے گئے۔

" آپ نے کافی عرصہ لگا دیا عمرے اور زیارات مقدسہ کی ادائیگی میں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہاں سے واپس آنے کو جی ہی نہیں چاہتا۔ لیکن کیا کروں حکم کی تعمیل تو کرنی ہی پڑتی ہے۔ ویسے میری طرف سے مبارکباد قبول کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کام میں بھی کامیابی سے نوازا ہے"..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کی مہربانی۔ ویسے اس کام نے واقعی مجھے انتہائی پریشان کئے رکھا کیونکہ جناتی دنیا اور جنات کے بارے میں میرے پاس قطعی کسی قسم کی کوئی معلومات نہ تھیں اور نہ ہی مجھے اس مخلوق سے پہلے کبھی واسطہ پڑا تھا۔ یہ تو اللہ بھلا کرے بابا محمد بخش حکیم صاحب کا۔ کچھ انہوں نے معلومات فراہم کیں اور کچھ تجربے سے پتہ چلتا گیا۔ پھر آپ کا

پیغام ملا کہ جنات انسانی روپ میں ہوں تو انہیں انسانوں کی طرح ہلاک کیا جا سکتا ہے تو پھر جا کر مسئلہ حل ہو سکا"...... عمران نے کہا۔

"سردار اختاش بے حد پریشان تھے۔ جب تم اپنے ساتھیوں سمیت کنٹیلا قبیلے کی حدود میں اس شیطانی معبد میں قید کر دیئے گئے تو سردار اختاش پریشان ہو کر محمد بخش حکیم کے پاس گیا۔ انہوں نے روحانی طور پر مجھ سے رابطہ کیا تو میں نے انہیں بتایا دیا کہ وہ تمہارے بارے میں پریشان نہ ہوں۔ تم اپنی حفاظت کر سکتے ہو۔ کیونکہ تمہاری صلاحیتوں کا مجھے علم ہے اور انہی صلاحیتوں کی وجہ سے ہی میں نے یہ کام تمہارے ذمہ لگایا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم ہی اس کام کو سرانجام دے سکتے ہو۔ کوئی دوسرا اسے اس انداز میں سرانجام نہیں دے سکتا اور تم نے واقعی بہترین انداز میں کام کیا ہے"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں عرض کروں کہ آئندہ آپ یہ سفلی دنیا اور جناتی دنیا ٹائپ کا کام میرے ذمہ نہ لگایا کریں۔ مجھے وہی کام کرنے دیں جو میں کرتا آرہا ہوں"...... عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہرے پر ہلکی سی کبیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ بھی تو ویسا ہی کام تھا جیسا تم کرتے رہے ہو۔ پاکیشیا کے جنات کا بھی تم پر اتنا ہی حق ہے جتنا انسانوں کا۔ اور جس انداز میں تم نے القیس اور کسیارا کا خاتمہ کیا ہے اور پھر جس خاص انداز میں بغیر

لڑے تم نے اس سردار کنٹیلا پر فائر کر کے اس کا خاتمہ کیا ہے۔ یہ کام تم ہی کر سکتے تھے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے شاہ صاحب۔ لیکن یہ شیطانی دنیا تو بے حد وسیع ہے اور ازل سے ابد تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ میں کب تک ان حیرت انگیز سلسلوں میں کام کرتا رہوں گا۔ یہ کام جن لوگوں کا ہے انہی کے ذمہ لگایا کریں تو بہتر ہے"...... عمران نے کہا تو شاہ صاحب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ آئندہ میں خیال رکھوں گا۔ اگر تم کام نہیں کرنا چاہتے تو میں زبردستی تو نہیں کر سکتا"...... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

"آپ ناراض نہ ہوں شاہ صاحب۔ میں نے تو یہ بات اس لئے کی ہے کہ ان کاموں میں مشغول ہونے کی وجہ سے میرا وہ کام رہ جاتا ہے جو میرے ذمے ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں ناراض نہیں ہوا ہوں اور نہ مجھے ناراض ہونے کا حق ہے۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ تمہارے اختیارات اس قدر ہیں کہ ملک کا صدر بھی تمہارے سامنے دم نہیں مار سکتا۔ میں ایک بوڑھا دیہاتی بھلا تم سے کیسے ناراض ہو سکتا ہوں۔ مجھے معلوم تھا کہ تم ان دنوں فارغ ہو اور پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں خصوصی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس لئے سردار اختاش کے آنے پر میں نے اسے تمہارے پاس بھیج دیا تھا۔ بہرحال آئندہ میں خیال رکھوں گا اور تمہیں مجھ سے آئندہ شکایت نہ ہو گی اس بار مجھے معاف کر دو"...... شاہ صاحب نے

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ آپ کی مہربانی ہے شاہ صاحب کہ آپ اس بات پر مجھ سے ناراض نہیں ہوئے۔ اصل میں بحیثیت سیکرٹ سروس کے چیف کے مجھ پر بے پناہ ذمہ داریاں ہیں اور کسی بھی لمحے کوئی ایسا مسئلہ کھڑا ہو سکتا ہے جس پر مجھے فوری طور پر حرکت میں آنا پڑ سکتا ہے اس لئے میں نے یہ درخواست کی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں سیکرٹ سروس کا کوئی کام ملتا ہے تو بے شک کرو۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا بیٹے کہ عزت اور ذلت دونوں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔ وہی عزت دیتا ہے اور وہی جسے چاہے اور جب چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے اس کے سامنے کسی کے دم مارنے کی مجال نہیں ہے۔ بہرحال تمہارا ایک بار پھر شکریہ۔ سردار اختاش بھی تمہارا شکریہ ادا کر رہا تھا"...... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

" اب مجھے اجازت ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" فی امان اللہ"...... شاہ صاحب نے کہا اور عمران نے انہیں سلام کیا اور واپس مڑ کر وہ مسجد سے باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھا واپس دارالحکومت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب اسے ان عجیب و غریب قسم کے کیسوں میں کام نہ کرنا پڑے گا۔ اس نے تو پہلے بھی سردار اختاش کو انکار کر دیا تھا لیکن پھر حالات ہی ایسے ہوتے چلے گئے کہ اسے مجبوراً یہ کام کرنا پڑا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ شاہ صاحب کی واپسی پر

ان سے مل کر وہ انہیں سمجھا دے گا کہ اس کے پاس اس قسم کے کاموں کے لئے وقت نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ آئندہ اسے ایسے کاموں میں ملوث نہ کیا کریں اور اب چونکہ شاہ صاحب نے وعدہ کر لیا تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ کار تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک ڈیش بورڈ سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے کار کی رفتار آہستہ کی اور اسے ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ پھر اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اندر موجود ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ طاہر کالنگ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی طاہر کی آواز سنائی دی۔

" یس عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ اس وقت کہاں ہیں۔ اوور"...... طاہر نے کہا۔

" میں دارالحکومت سے دور ایک گاؤں کے پاس ہوں۔ کیوں۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ غضب ہو گیا ہے۔ صدر صاحب نے اپنے خصوصی آئینی اختیارات استعمال کرتے ہوئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا موجودہ سیٹ اپ ختم کر دیا ہے اور سر سلطان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چارج لے کر انہوں نے آپ کے ڈیڈی سر عبدالرحمن کو دے

دیا ہے۔ سر عبدالرحمن ان دونوں سرکاری دورے پر ملک سے باہر
ہیں۔ ان کی واپسی دو روز بعد ہو رہی ہے۔ اس کے بعد وہ سیکرٹ
سروس کے انچارج ہوں گے۔ اوور"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو
نے کہا تو عمران کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کے دماغ میں آتش
فشاں پھٹ پڑا ہے۔

" یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ صدر صاحب کو اس کا
اختیار کیسے ہے اور کیوں ایسا ہوا ہے۔ اوور"...... عمران نے انتہائی
بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سر سلطان کا کسی اصولی بات پر صدر صاحب سے اختلاف ہو گیا تو
انہوں نے استعفیٰ دے دیا اور صدر صاحب نے ان کے استعفے کی بنیاد
پر یہ کارروائی کر دی ہے۔ سر سلطان کا ابھی فون آیا تھا۔ وہ آپ کے
بارے میں پوچھ رہے تھے کیونکہ آپ فلیٹ پر بھی نہیں تھے۔ میں نے
رانا ہاؤس فون کیا لیکن آپ وہاں بھی موجود نہیں تھے۔ اس لئے مجبور
مجھے ٹرانسمیٹر کال کرنا پڑی ہے۔ آپ فوراً سر سلطان سے مل لیں۔
اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" سر سلطان اس وقت کہاں ہیں۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ
چباتے ہوئے پوچھا۔

" وہ اپنی رہائش گاہ پر ہیں۔ میں انہیں فون کر کے بتا دیتا ہوں۔
اوور"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ میں خود بات کرتا ہوں۔ اوور

اینڈ آل"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ بلیک زیرو کی بات ہی اس قدر دھماکہ خیز تھی
کہ اس کے ذہن میں واقعی مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ اس نے کار
سٹارٹ کی اور پھر اسے پوری رفتار سے دوڑاتا ہوا شہر کی طرف بڑھتا چلا
گیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے
تاثرات نمایاں تھے، شہر میں داخل ہونے کے بعد وہ سیدھا آفیسرز
کالونی پہنچا اور پھر سر سلطان کی کوٹھی میں لے جا کر اس نے کار روک
دی۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے کار سے اترا تو سامنے کا دروازہ
کھلا اور سر سلطان کا پرانا ملازم بابا الٰہی بخش باہر آ گیا۔

" بابا سر سلطان کہاں ہیں"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں
کہا۔

" وہ ادھر ڈرائینگ روم میں ہیں صاحب"...... بابا الٰہی بخش نے
جواب دیا تو عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا اور
بابا الٰہی بخش حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔ کیونکہ یہ
شاید اس کی زندگی میں پہلا واقعہ تھا کہ عمران نے نہ ہی اس سے دعا
سلام کی تھی اور نہ ہی اس کا حال پوچھا تھا۔ عمران نے ڈرائینگ روم کا
دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہوا تو سر سلطان جو ڈرائینگ روم
میں ٹہل رہے تھے، تیزی سے مڑے۔

" اوہ۔ تم آ گئے۔ میں بڑی شدت سے تمہارا انتظار کر رہا تھا، آؤ
بیٹھو"...... سر سلطان نے سلام دعا کے بعد انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

کیا تو نجانے پاکیشیا پر کیا قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ اب تم بتاؤ کیا کیا جائے۔ کیا میں استعفیٰ دے دوں"...... سر سلطان نے کہا۔

"نہیں سر سلطان۔ آپ کی ذات ملک و قوم کے لئے انتہائی فائدہ مند ہے۔ آپ استعفیٰ نہیں دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی"۔ سر سلطان نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا میں بحیثیت ایکسٹو صدر صاحب سے بات کروں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس وقت وہ اپنی بات پر بضد ہیں۔ اس لئے وہ کسی کی بات نہ مانیں گے"...... سر سلطان نے کہا۔

"صدر صاحب کے یہ صوابدیدی اختیارات تو آئینی طور پر قومی اسمبلی کی دو تہائی اکثریت کے ساتھ مشروط ہیں۔ پھر وہ کیسے انہیں خود ہی استعمال کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس سلسلے میں بات کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ بعد میں اس کی اجازت حاصل کر لیں گے۔ موجودہ حالات میں ان کے لئے یہ مشکل نہیں ہے۔ ہنگامی طور پر وہ یہ اختیارات بغیر پیشگی منظوری کے بھی استعمال کر سکتے ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان کے یہ صوابدیدی اختیارات بھی آئینی طور پر ختم کرنے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو طویل پراسس ہے۔ فوری طور پر کیا کیا جائے"...... سر

سلطان نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ مجھے تو خود سمجھ نہیں آ رہی"۔ عمران نے بے بسی کے سے انداز میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سر سلطان کوئی جواب دیتے اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سر سلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں طاہر بول رہا ہوں سر۔ کیا عمران صاحب پہنچ گئے ہیں"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ موجود ہے"...... سر سلطان نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"طاہر کا فون ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران نے سر ہلاتے ہوئے رسیور ان کے ہاتھ سے لے لیا۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ ابھی سلیمان کا فون آیا تھا۔ آپ کی اماں بی آپ سے فوری بات کرنا چاہتی ہیں۔ آپ کوٹھی پر ان سے بات کر لیں"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ملازم کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ اماں بی سے بات کرائیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"عمران تم شاہ صاحب کے پاس گئے تھے"...... دوسری طرف سے اماں بی کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ میں ان سے ملنے گیا تھا اور ابھی وہاں سے واپس آیا ہوں۔ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی شاہ صاحب کا فون آیا تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ تم ان سے ملنے گئے تھے اور تم نے ان کا کوئی کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ شاہ صاحب کہہ رہے تھے کہ عمران بیٹا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی عزت کو سنبھال نہیں پا رہا۔ اس لئے میں اسے سمجھا دوں کہ عزت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتی ہے۔ ان کے لہجے میں ناراضگی تھی جس پر میں پریشان ہو گئی۔ میں نے ان سے تفصیل معلوم کی تو انہوں نے صرف یہ بتایا کہ انہوں نے تمہارے ذمے کوئی کام لگایا تھا جو تم نے کر دیا ہے لیکن ساتھ ہی انہیں کہہ دیا کہ وہ آئندہ تمہیں کام نہ دیں اس پر انہوں نے تم سے وعدہ کر لیا کہ وہ آئندہ تمہیں کوئی کام نہ کہیں گے۔ لیکن ظاہر ہے انہوں نے تمہیں کوئی ذاتی فائدے کا کام تو نہ بتایا ہو گا۔ کوئی نیکی کا کام ہی بتایا ہو گا لیکن تمہارے انکار نے انہیں شدید رنج

پہنچایا ہے۔ وہ مجھ پر بھی بے حد شفقت فرماتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے فون کر کے کہا کہ میں تمہیں سمجھا دوں۔ میں نے ان سے تمہارے طرف سے بے حد معافی مانگی ہے اور انہیں کہا ہے کہ تم ابھی بچے ہو۔ اللہ والوں کے درجات کو نہیں پہچانتے۔ جس پر انہوں نے کہا ہے کہ عمران سے کہو کہ مجھ سے فون پر بات کرے۔ اس لئے میں نے تمہارے فلیٹ پر فون کیا لیکن تم وہاں موجود نہ تھے تو میں نے سلیمان کو کہہ دیا ہے کہ وہ تمہیں تلاش کر کے مجھ سے بات کرائے۔ عمران بیٹے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بزرگ بہت حساس ہوتے ہیں۔ تم نے کیوں انکار کیا ہے۔ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ تم فوراً انہیں فون کرو اور ان سے معافی مانگو"...... اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"شاہ صاحب کے پاس فون ہے"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہارے ڈیڈی نے انہیں فون لگوا کر دیا ہوا ہے کیونکہ میں نے اصرار کیا تھا"...... اماں بی نے جواب دیا۔

"ان کا نمبر کیا ہے مجھے بتائیں۔ ویسے میں نے تو ان کی منت کی تھی۔ میں پھر ان سے معافی مانگ لیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یہ ملازم تمہیں بتا دے گا نمبر۔ تم انہیں فون کر کے پھر مجھے بتاؤ۔ نہیں تو چلو میرے ساتھ ان کے پاس چلو۔ مجھے اس وقت تک چین نہیں آئے گا جب تک ان کی ناراضگی دور نہیں ہو جاتی"...... اماں بی

نے کہا۔

"جی اچھا"...... عمران نے کہا۔

"صاحب نمبر لکھ لیں"...... چند لمحوں بعد ملازم کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ہے"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو عمران نے انہیں تفصیل بتا دی۔ سر سلطان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

عمران نے رسیور اٹھایا اور ملازم کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"السلام علیکم"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو عمران پہچان گیا کہ یہ شاہ صاحب کے صاحبزادے کی آواز ہے۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں شاہ صاحب سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاۃ۔ میں عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سید چراغ شاہ صاحب کی آواز سنائی دی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ شاہ صاحب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ میں نے تو آپ سے درخواست کی تھی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا

تھا کہ آپ ناراض نہ ہوں لیکن آپ پھر ناراض ہو گئے۔ میں دست بستہ معافی چاہتا ہوں۔ میرا ہرگز یہ مطلب نہ تھا کہ میں آپ کے کسی کام سے انکار کروں"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹے تم نے نیکی کے کام سے انکار کر کے مجھے دلی رنج پہنچایا تھا۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم جیسا نوجوان اس طرح نیکی کے کسی کام سے انکار کر سکتا ہے لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ تم جیسا نوجوان ضائع ہو جائے کیونکہ اس طرح یہ ملک وقوم کا ہی نقصان ہوگا۔ اس لئے میں نے تمہاری اماں بی کو فون کیا تھا۔ ویسے تمہارے اس سیکرٹ سروس والے کام کا کیا ہو رہا ہے جس کی وجہ سے تم نے مجھے انکار کیا تھا کہ تم اس میں بہت مصروف رہتے ہو"...... دوسری طرف سے شاہ صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے ساتھ ساتھ بے چینی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"شاہ صاحب۔ میں نے دست بستہ معافی مانگ لی ہے۔ بچوں سے غلطی ہو جاتی ہے۔ آپ جیسے بزرگوں کی شفقت کی وجہ سے بچے لاڈ میں غلطی کر جاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے شاہ صاحب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ آئندہ تم اپنے کام پر فخر وغرور نہیں کرو گے۔ جو کچھ تم کرتے ہو یا جو کچھ تم سے کام لیا جاتا ہے یہ سب مشیت ایزدی کے تحت ہوتا ہے اور وہ قادر مطلق ہے جب چاہے شاہ کو گدا بنا دے اور جب چاہے گدا کو شاہ بنا دے۔ تمام عزتیں وہی دیتا

ہے۔ انسان تو خواہ مخواہ اسے اپنی ذہانت اور صلاحیتوں کا ثمر سمجھ لیتا
ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ اللہ حافظ "...... دوسری طرف
سے شاہ صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی
بج اٹھی اور سر سلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" سلطان بول رہا ہوں "...... سر سلطان نے کہا۔

" ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے
بات کیجئے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سر سلطان بے اختیار چونک
پڑے اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو "...... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی تو
عمران چونک پڑا۔

" سلطان بول رہا ہوں جناب "...... سر سلطان نے انتہائی مؤدبانہ
لہجے میں کہا۔

" سر سلطان جو بات آپ سے میٹنگ کے دوران ہوئی تھی۔ میں
نے اس پر مزید غور کیا ہے اور اب میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ میری یہ
بات ملک و قوم کے مفاد کے خلاف ہے اس لئے کہ اب تک سیکرٹ
سروس کا جو سیٹ اپ چلا آ رہا ہے وہ بہترین ہے۔ اس میں کسی قسم کی
تبدیلی ملک و قوم کے لئے فائدہ مند نہ ہو گی۔ اس لئے میں نے آپ کو
فون کیا ہے کہ آپ کو اب استعفیٰ دینے کی ضرورت نہیں ہے اور آپ
نے سیکرٹ سروس کے چیف جناب ایکسٹو کو یہ بات بتائی ہے تو

انہیں میری طرف سے کہہ دیں کہ وہ بے فکر رہیں۔ میں نے اپنی تجویز
واپس لے لی ہے اور اگر انہیں نہیں بتایا تو پھر انہیں بتانے کی
ضرورت نہیں ہے "...... صدر صاحب نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا
تو سر سلطان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ عمران کے
چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی تھی۔

" ان کے نمائندہ خصوصی سے بات ہو گئی ہے جناب۔ وہ اس
وقت میرے پاس ہی موجود ہیں۔ بہرحال آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ
نے ملک و قوم کے مفاد میں فیصلہ کیا ہے "...... سر سلطان نے کہا۔

" میں نے جب اس بات پر تفصیل سے غور کیا تو مجھے احساس ہوا
کہ میں نے نجانے کس خیال کے تحت یہ بات کر دی تھی۔ بہرحال
مجھے اپنی تجویز سے زیادہ ملک و قوم کا مفاد عزیز ہے۔ اس لئے اب اس
آئیڈیئے کو ڈراپ سمجھیئے۔ خدا حافظ "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
سر سلطان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" شکر ہے صدر صاحب کو بروقت سمجھ آ گئی ہے۔ ورنہ نجانے کیا ہو
جاتا "...... سر سلطان نے لمبا سا سانس لیتے ہوئے کہا۔

" صدر صاحب کو سمجھ شاید اب بھی نہ آتی اگر شاہ صاحب مجھے
معاف نہ کر دیتے۔ مجھے تو ابھی تک یہ سوچ کر حیرت ہو رہی ہے کہ
بظاہر ایک گاؤں میں بیٹھا ہوا دیہاتی آدمی اس طرح بھی ملک پر
حکومت کر سکتا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا۔ کس کی بات کر رہے

ہو"۔ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سید چراغ شاہ صاحب کی۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ میں سیکرٹ سروس کے کاموں میں مصروف ہونے کی وجہ سے سیکرٹ سروس سے ہٹ کر کوئی کام نہیں کر سکتا اور آپ نے نتیجہ دیکھ لیا کہ سیکرٹ سروس کا سارا کام ہی ختم ہو رہا تھا۔ لیکن جب انہوں نے معاف کیا تو معاملہ فوراً ہی سیدھا ہو گیا۔ اب میری سمجھ میں یہ بات آئی ہے کہ اصل حاکم تو یہ اللہ والے لوگ ہوتے ہیں جبکہ ہم ظاہری حاکموں کو ہی اصل حاکم سمجھ لیتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں شاہ صاحب کو جانتا ہوں۔ کئی بار ان کی خدمت میں تمہاری آنٹی کے ساتھ بھی جا چکا ہوں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ یہی لوگ اصل حاکم ہوتے ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"آج تک میں واقعی اس زعم میں مبتلا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف سب سے بااختیار ہے لیکن آج مجھے بھی اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ لوگ جب چاہیں کسی کو بے اختیار کر سکتے ہیں۔ اگر صدر صاحب کی کایا پلٹ نہ کی جاتی تو نتیجہ یہی نکلتا کہ مجھے ہر صورت میں استعفیٰ دینا پڑتا اور نتیجہ یہ کہ میں سیکرٹ سروس کے جن کاموں کی مصروفیت کی وجہ سے انکار کر رہا تھا وہ کام ہی سرے سے ختم ہو جاتا۔ واقعی عزت اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے جسے اور جب چاہے دے اور جب چاہے اس سے واپس لے لے۔ میری تو ہزار بار توبہ۔ آج مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ میں کیا ہوں اور میری اصل حیثیت کیا ہے"...... عمران نے بے اختیار دونوں

ہاتھوں سے کان پکڑتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" میں اماں بی کو فون کر کے بتا دوں۔ وہ بے چین ہوں گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد

مظہر کلیم ایم اے

یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

پاک گیٹ ○ ملتان